بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 72

شمارہ 15

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

21 رمضان 1444 ہجری قمری ● 13 شہادت 1402 ہجری شمسی ● 13 اپریل 2023ء

ارشاد باری تعالیٰ

فَمَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ مَّرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَی الَّذِیۡنَ یُطِیۡقُوۡنَہٗ فِدۡیَۃٌ طَعَامُ مِسۡکِیۡنٍ ؕ (سورۃ البقرہ آیت 185)

ترجمہ: جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو (اُسے) اور دنوں میں تعداد (پوری کرنی) ہوگی اور ان لوگوں پر جو اس (یعنی روزہ) کی طاقت نہ رکھتے ہوں (بطور فدیہ) ایک مسکین کا کھانا دینا (بشرطِ استطاعت) واجب ہے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7 اپریل 2023 کو مسجد بیت الفتوح، یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

انسان کو واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے بلکہ ایسا بنے کہ خدا تعالیٰ اسکے نفس پر شفقت کرے کیونکہ انسان کی شفقت اس کے نفس پر اس کے واسطے جہنم ہے اور خدا تعالیٰ کی شفقت جنت ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہونگے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی نعمت کو خود اپنے اُوپر گراں گمان کرتا ہے۔ کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور میں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جُو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جس طرح اہل دنیا کو دھوکا دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ صحیح نہیں۔ تکلفات کا باب بہت وسیع ہے اگر انسان چاہے تو اس (تکلف) کی رو سے ساری عمر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا تعالیٰ اسے ثواب سے زیادہ بھی دیتا ہے کیونکہ درد دل ایک قابل قدر شئے ہے۔ حیلہ جُو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شئے نہیں۔ جب میں نے چھ ماہ روزے رکھے تھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ انبیاء کا مجھے (کشف میں) ملا اور انہوں نے کہا کہ تُو نے کیوں اپنے نفس کو اس قدر مشقت میں ڈالا ہوا ہے، اس سے باہر نکل۔ اسی طرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہوا ہے۔

یہ لوگ ہیں کہ تکلف سے اپنے آپ کو مشقت سے محروم رکھتے ہیں۔ اس لئے خدا ان کو دوسری مشقتوں میں ڈالتا ہے اور نکالتا نہیں اور دوسرے جو خود مشقت میں پڑتے ہیں ان کو وہ آپ نکالتا ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے بلکہ ایسا بنے کہ خدا تعالیٰ اس کے نفس پر شفقت کرے کیونکہ انسان کی شفقت اس کے نفس پر اس کے واسطے جہنم ہے اور خدا تعالیٰ کی شفقت جنت ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کے قصہ پر غور کرو کہ جو آگ میں گرنا چاہتے ہیں تو ان کو خدا تعالیٰ آگ سے بچاتا ہے۔ اور جو خود آگ سے بچنا چاہتے ہیں وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں۔ یہ سلم ہے اور یہ اسلام ہے کہ جو کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش آئے اس سے انکار نہ کرے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عصمت کی فکر میں خود لگتے تو وَاللّٰہُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ کی آیت نازل نہ ہوتی۔ حفاظت الٰہی کا یہی سر ہے۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 564 مطبوعہ قادیان 2003)

روزہ کا ایک روحانی فائدہ یہ ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے اعلیٰ درجہ کا اتصال ہوجاتا ہے

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

روزوں کا ایک روحانی فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے انسان خدا تعالیٰ سے مشابہت اختیار کر لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ نیند سے پاک ہے۔ انسان ایسا تو نہیں کر سکتا کہ وہ اپنی نیند کو بالکل چھوڑ دے مگر وہ اپنی نیند کے ایک حصہ کو روزوں میں خدا تعالیٰ کیلئے قربان ضرور کرتا ہے۔ سحری کھانے کیلئے اُٹھتا ہے، تہجد پڑھتا ہے، عورتیں جو روزہ نہ رکھیں وہ سحری کے انتظام کیلئے جاگتی ہیں کچھ وقت دعاؤں میں اور کچھ نماز میں صرف کرنا پڑتا ہے اور اسطرح رات کا بہت کم حصہ سونے کیلئے باقی رہ جاتا ہے...... اسطرح انسان کو اللہ تعالیٰ سے ایک مشابہت پیدا ہوجاتی ہے۔ اسیطرح اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے پاک ہے انسان کھانے پینا بالکل تو نہیں چھوڑ سکتا مگر پھر بھی رمضان میں اللہ تعالیٰ سے وہ ایک قسم کی مشابہت ضرور پیدا کر لیتا ہے۔ پھر جسطرح اللہ تعالیٰ سے خیر ہی خیر ظاہر ہوتا ہے اسی طرح انسان کو بھی روزوں میں خاص طور پر نیکیاں کرنیکا حکم ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص غیبت، چغلخوری اور بدگوئی وغیرہ بُری باتوں سے پرہیز نہیں کرتا اسکا روزہ نہیں ہوتا۔ گویا مومن بھی کوشش کرتا ہے کہ اس سے خیر ہی خیر ظاہر ہو۔ اور وہ غیبت اور لڑائی جھگڑے سے بچتا رہے۔ اسطرح وہ اُس حد تک خدا تعالیٰ سے مشابہت پیدا کر لیتا ہے جس حد تک ہو سکتی ہے...... پس روزہ کا ایک روحانی فائدہ یہ ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے اعلیٰ درجہ کا اتصال ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ خود اس کا محافظ بن جاتا ہے۔

پھر روزوں کا روحانی رنگ میں ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ اسکے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا الہام انسانی قلب پر نازل ہوتا ہے اور اسکی کشفی نگاہ میں زیادہ جِلا اور نور پیدا ہوجاتا ہے۔ درحقیقت اگر غور سے کام لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی عادت تو نہیں مگر اس میں عادت سے ایک مشابہت ضرور پائی جاتی ہے۔ انسان کی طرح اسکی آنکھیں تو نہیں مگر وہ بصیر ضرور ہے اسکے کان نہیں مگر وہ سمیع ضرور ہے۔ اسی طرح گو اس میں کوئی عادت نہیں پائی جاتی مگر اس میں یہ بات ضروری پائی جاتی ہے کہ جب وہ ایک کام کرتا ہے تو اُسے دوہراتا ہے۔ انسان میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے۔ بعض لوگوں کو ہاتھ یا پیر ہلانے کی عادت ہوتی ہے اور وہ انہیں بار بار ہلاتے ہیں اور عادت کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ کوئی بات بار بار کی جائے اور یہ بات اللہ تعالیٰ میں بھی ہے کہ جب وہ ایک خاص موقعہ پر اپنا فضل نازل کرتا ہے تو اس موقعہ پر بار بار فضل کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے ماتحت چونکہ رمضان کے مہینہ میں قرآن کریم نازل ہوا تھا اسلئے اگر اس رسولؐ کی اتباع کی جائے جس پر قرآن کریم نازل ہوا تو اللہ تعالیٰ کی عادت سے مشابہت رکھنے والی صفت کے ماتحت اُن لوگوں کو جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اقتداء کیوجہ سے دنیا سے علیحدگی اختیار کرتے ہیں اور دنیا میں رہتے ہوئے بھی اس سے تعلقات نہیں رکھتے، کھانے پینے اور سونے میں کمی کرتے ہیں، بیہودہ گوئی وغیرہ سے پرہیز کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے الہام سے نوازتا اور ان پر رؤیا صادقہ اور کشوفِ صحیحہ کا دروازہ کھول دیتا ہے اور اسرار غیبیہ سے مطلع کرتا ہے۔ (تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 378)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

افطاری سے پہلے اور بعد کی دُعا

عَنۡ مُعَاذِ بۡنِ زُہۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَفۡطَرَ، قَالَ : اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمۡتُ وَعَلٰی رِزۡقِکَ اَفۡطَرۡتُ۔

حضرت معاذ بن زہرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم افطار کے وقت یہ دُعا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمۡتُ وَعَلٰی رِزۡقِکَ اَفۡطَرۡتُ یعنی اے اللہ! میں نے تیری رضا کی خاطر روزہ رکھا ہے اور تیرے دیئے ہوئے رزق سے میں روزہ کھول رہا ہوں۔

عَنِ ابۡنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ : کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفۡطَرَ قَالَ : ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابۡتَلَّتِ الۡعُرُوۡقُ وَثَبَتَ الۡاَجۡرُ اِنۡ شَاءَ اللّٰہُ۔

(ابوداؤد کتاب الصیام باب القول عند الافطار)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم افطار کرنے کے بعد یہ فرماتے تھے ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابۡتَلَّتِ الۡعُرُوۡقُ وَثَبَتَ الۡاَجۡرُ اِنۡ شَاءَ اللّٰہُ۔ پیاس جاتی رہی اور رگیں تر ہوگئیں اور اَجر ثابت ہوا یعنی انشاء اللہ اس کا ثواب ضرور ملے گا۔ ☆☆

اس شمارہ میں

خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 24 مارچ 2023ء (مکمل متن)
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
کینیڈا کے خدام نومبائعین کی حضور انور سے آن لائن ملاقات
حضور انور کی طرف سے دیئے گئے بصیرت افروز جوابات
خطبہ عید الفطر 14 نومبر 20 مئی 2022
خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب
نظمیں، وصایا، نماز جنازہ حاضر و غائب
خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

روزوں کے عظیم الشان رُوحانی فوائد
روزہ جسمانی صحت کا بھی ضامن ہے

روزوں کا عظیم الشان مقصد اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ’’ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ ‘‘ بتایا ہے۔یعنی تا کہ تُم تقویٰ اختیار کرو۔گو یا روزوں کے نتیجہ میں انسان تقویٰ میں ترقی کرتا ہے۔تقویٰ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں:

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے ......☆...... اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اس کا دوسرا مصرعہ الہامی ہے۔پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر کسی میں تقویٰ ہے تو سمجھو کہ اُس میں سب کچھ ہے۔جنہیں تقویٰ نصیب ہوجاتا ہے وہ متقی کہلاتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تقویٰ کی بے شمار فضیلتیں بیان فرمائی ہیں سورہ طٰہٰ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالۡعَاقِبَۃُ لِلتَّقۡوٰی یعنی انجام تقویٰ ہی کا بہتر ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے متقیوں سے بڑے بڑے مدارج کے وعدے کئے ہیں اور فرماتا ہے کہ وہ متقیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔چنانچہ سورہ توبہ میں دو مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الۡمُتَّقِیۡنَ یعنی جان لو کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔گو یا روزوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ملتا ہے۔اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں یہی بات بتائی ہے کہ روزوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوتی ہے۔چنانچہ آپؐ نے فرمایا کہ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہوتی ہیں ایک خوشی اُسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری خوشی اُسے اس وقت ہوگی جب وہ اپنے ربّ سے ملاقات کرے گا۔اور یہ ملاقات دراصل اِسی دُنیا میں ہی ہوتی ہے۔اور ایک دوسری حدیث میں جو کہ حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزے کی جزا میں خود بنوں گا۔یعنی اس کے بدلے میں مَیں اُسے ملوں گا۔پس روزوں کا رُوحانی فائدہ عظیم الشان ہے کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی لقا نصیب ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

’’شَھۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡہِ الۡقُرۡاٰنُ سے ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔تزکیہ نفس سے مُراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہوجائے اور تجلی قلب سے مُراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اُس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔‘‘ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 561، مطبوعہ قادیان 2003)

روزوں کے بے شمار روحانی فوائد ہیں اور جب ایک مومن اُن تمام فوائد کو روزوں کے ذریعہ سمیٹتا ہے تو وہ تقویٰ میں ترقی کرتا رہتا ہے اور ایک وقت پھر ایسا آتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں اُسے اللہ تعالیٰ کی لقا بھی نصیب ہوجاتی ہے۔پس روزوں کا سب سے بڑا روحانی فائدہ اللہ تعالیٰ کی لقا ہے۔اس کے ساتھ روزوں کا جسمانی فائدہ بھی بہت ہے۔اس سے صحت اچھی ہوتی ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے صُوۡمُوۡا تَصِحُّوۡا (المعجم الاوسط ، 8/ 174، نمبر 8312) یعنی تم روزہ رکھو تا کہ تم صحت مند ہوجاؤ۔اس میں رُوحانی اور جسمانی ہر دو صحت کی طرف اشارہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

بعض لوگ کہتے ہیں روزے نہیں رکھنے کہ میری صحت ٹھیک نہیں رہتی ۔ یہ بالکل لغو بات ہے۔روزوں سے ہی صحت اچھی ہوتی ہے۔اور کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو رمضان کو ٹھیک حالت میں گزار دے اور وہ پہلے سے بہتر نہ ہوجائے۔میں نے گزشتہ رمضان میں یہ ذکر کیا تھا کہ اسرائیل کے ڈاکٹرز نے غالبًا اسلام پر حملے کی نیت سے اور یہ بتانے کی خاطر کہ دیکھو روزے رکھ کر بچوں کی صحت خراب کردیتے ہیں، بوڑھوں، کمزوروں کی صحت خراب کردیتے ہیں، اس لئے مضر عادت ہے ایک تحقیق شروع کی ۔اور یہ ان کو ضرور ہمیں خراج تحسین پیش کرنا چاہئے کہ تحقیق میں سچے تھے، حملہ کی نیت بدی کی ہوگی مگر تحقیق میں سچے تھے۔بڑی کثرت سے انہوں نے تحقیق کی۔کمزوروں پر، بوڑھوں پر، بچوں پر۔اور تحقیق کا آخری نتیجہ یہ نکالا اور حیران رہ گئے کہ ہر شخص جس نے روزے رکھے ہیں اس کی صحت رمضان سے پہلے خراب تھی، رمضان کے بعد اچھی ہوگئی۔تو یہ آج کی دنیا میں جو اسلام پر سختی سے تنقید کرنے والے لوگ ہیں وہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کی گواہی دے رہے ہیں۔

فرمایا : صُوۡمُوۡا تَصِحُّوۡا روزے رکھا کرو تمہاری صحت اچھی ہوگی لیکن مَیں سمجھتا ہوں کہ اس حدیث میں جسمانی صحت کی طرف ہی اشارہ نہیں جیسا کہ لوگ عام طور پر سمجھتے ہیں۔صُوۡمُوۡا تَصِحُّوۡا سے مُراد ہے تم ٹھیک ٹھاک ہوجاؤ گے۔تمہیں بہت سی بدیاں لاحق ہیں۔تم روحانی طور پر بیمار ہو۔تمہیں علم نہیں ہے۔روزے رکھو گے تو بہت سی بیماریاں جھڑ جائیں گی اور تمہارے روحانی بدن کو بھی صحت نصیب ہوگی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۹۷، الفضل انٹرنیشنل 13 فروری 1998)

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ میں دوسرا اشارہ اس امر کی طرف کیا گیا ہے کہ اس ذریعہ سے خدا تعالیٰ روزہ دار کا محافظ ہوجاتا ہے۔کیونکہ اِتِّقَاء کے معنے ہیں ڈھال بنانا، وقایہ بنانا، نجات کا ذریعہ بنانا۔پس اس آیت کے معنے یہ ہوئے کہ تم پر روزے رکھنے اس لئے فرض کئے گئے ہیں تا کہ تم خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنالو اور ہر شرّ سے اور ہر خیر کے فقدان سے محفوظ رہو۔ضعف دو قسم کے ہوتے ہیں۔ایک تو یہ کہ انسان کو کوئی شرّ پہنچ جائے اور دوسرے یہ کہ کوئی نیکی اس کے ہاتھ سے جاتی رہے۔جیسے کسی کو کوئی مار بیٹھے تو یہ بھی ایک شرّ ہے۔اور یہ بھی شرّ ہے کہ کسی کے ماں باپ اس سے ناراض ہوجائیں۔حالانکہ اگر کسی کے والدین ناراض ہو کر اس کے گھر سے نکل جائیں تو بظاہر اس کا کوئی نقصان نظر نہیں آتا بلکہ ان کے کھانے کا خرچ بچ سکتا ہے۔لیکن ماں باپ کی رضا مندی ایک خیر اور برکت ہے اور جب وہ ناراض ہوجائیں تو انسان ایک خیر سے محروم ہوجاتا ہے۔اِتِّقَاء ان دونوں باتوں پر دلالت کرتا ہے اور متقی وہ ہے جسے ہر قسم کی خیر مل جائے اور وہ ہر قسم کی ذلت اور شرّ سے محفوظ رہے۔

اس سے آگے پھر شرّ کا دائرہ بھی ہر کام کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے مثلاً اگر کوئی شخص گاڑی میں سفر کر رہا ہے تو اس کا شرّ سے محفوظ رہنا یہی ہے کہ اسے کوئی حادثہ پیش نہ آئے اور وہ بحفاظت منزلِ مقصود پر پہنچ جائے۔اسی طرح روزے کے سلسلہ میں بھی ایسے ہی خیر وشرّ مراد ہوسکتے ہیں جن کا روزے سے تعلق ہو۔روزہ ایک دینی مسئلہ ہے یا بلحاظ صحتِ انسانی دُنیوی امور سے بھی کسی حد تک تعلق رکھتا ہے۔پس لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ کے یہ معنے ہوئے کہ تا تم دینی اور دُنیوی شُرور سے محفوظ رہو۔دینی خیر و برکت تمہارے ہاتھ سے نہ جاتی رہے یا تمہاری صحت کو نقصان نہ پہنچ جائے کیونکہ بعض دفعہ روزے کئی قسم کے امراض سے نجات دلانے کا بھی موجب ہوجاتے ہیں۔

آجکل کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ بڑھاپا یا ضعف آتے ہی اس وجہ سے ہیں کہ انسان کے جسم میں زائد مواد جمع ہوجاتے ہیں اور ان سے بیماری یا موت پیدا ہوتی ہے۔بعض نادان تو اس خیال میں اس حد تک ترقی کر گئے ہیں کہ کہتے ہیں جس دن ہم زائد مواد کو فنا کرنے میں کامیاب ہوگئے اُس دن موت بھی دنیا سے اُٹھ جائیگی ۔ یہ خیال اگرچہ احمقانہ ہے تاہم اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تھکان اور کمزوری وغیرہ جسم میں زائد مواد جمع ہونے ہی سے پیدا ہوتی ہے اور روزہ اس کے لئے بہت مفید ہے۔ میں نے خود دیکھا ہے کہ صحت کی حالت میں جب روزے رکھے جائیں تو دورانِ رمضان میں بے شک کچھ کوفت محسوس ہوتی ہے مگر رمضان کے بعد جسم میں ایک نئی قوت اور ترو تازگی کا احساس ہونے لگتا ہے یہ فائدہ تو صحتِ جسمانی کے لحاظ سے ہے مگر روحانی لحاظ سے اس کا یہ فائدہ ہے کہ جو لوگ روزے رکھتے ہیں خدا تعالیٰ ان کی حفاظت کا وعدہ کرتا ہے۔اسی لئے روزوں کے ذکر کے بعد خدا تعالیٰ نے دعاؤں کی قبولیت کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ میں اپنے بندوں کے قریب ہوں اور ان کی دعاؤں کو سنتا ہوں پس روزے خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والی چیز ہیں اور روزے رکھنے والا خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنالیتا ہے جو اسے ہر قسم کے دُکھوں اور شُرور سے محفوظ رکھتا ہے۔ (تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 374)

اللہ تعالیٰ ہمیں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے ارشادات پر دل و جان سے عمل کرنے اور اُن کے مطابق اپنی زندگیوں کو گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔ (منصور احمد مسرور)

......☆......☆......☆......

اس ماہِ مبارک کو نہ غفلت میں گزاریں

نصر الحق نصر، نیپالی معلم وقف جدید ارشاد

رمضان کے ایام عبادت میں گزاریں ..... قرآن کا مہینہ تلاوت میں گزاریں
غفلت میں گزر جاتے ہیں باقی کے گیارہ ماہ ..... اس ماہِ مبارک کو نہ غفلت میں گزاریں
روزہ نہیں وہ جس میں کہ فسق و فجور ہو ..... صائم کو چاہئے کہ گناہوں سے دُور ہو
رمضان میں ہو رمض خطاؤں کے بوجھ کا ..... فریاد توبہ ہر گھڑی ربّ کے حضور ہو
رمضان کی اک خاص عبادت ہے اعتکاف ..... عشرہ اخیر میں کریں سنت ہے اعتکاف
ربّ کے حضور دھونی رمانا بھی خوب ہے ..... تن من کی گویا پاک ریاضت ہے اعتکاف
رمضان کا مہینہ رحمت کا ہے خزینہ ..... دل اس میں ہو منور یوں مثل آبگینہ
افضال و مغفرت ہو اَے ربّ یہ التجا ہے ..... ماضی کی غفلتوں کا آئندہ ہو دفینہ
آخری عشرہ جہنم سے یہ آزادی کا ہے ..... متقی صائم کی خاطر روز و شب شادی کا ہے
چند دن باقی ہیں اس ماہِ مبارک کے مزید ..... پھر کسے توفیق ہو مولا کی یہ مرضی کا ہے
مومن کو ظلمتوں سے بچا لیتا ہے روزہ ..... نورانیت کی شمع جلا دیتا ہے روزہ
روزہ ھدایتوں کے دکھاتا ہے راستے ..... قرآں سے انس پیدا کرا دیتا ہے روزہ
رمضان ماہِ صبر ہے مومن کے واسطے ..... صابر کے ساتھ وعدہ اجرِ عظیم ہے
روزے سے روح تازگی پاتی ہے بالیقین ..... روزے کا بدل خود ہی وہ ربّ رحیم ہے

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

”اس صدی کے سر پر جو خدا کی طرف سے تجدید دین کیلئے آنیوالا تھا وہ مَیں ہی ہوں تا وہ ایمان جو زمین پر سے اٹھ گیا ہے اُسکو دوبارہ قائم کروں اور خدا سے قوت پا کر اسی کے ہاتھ کی کشش سے دنیا کو اصلاح اور تقویٰ اور راستبازی کی طرف کھینچوں اور انکی اعتقادی اور عملی غلطیوں کو دور کروں“ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

”ایک گروہ اَور ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا وہ بھی اوّل تاریکی اور گمراہی میں ہوں گے اور علم اور حکمت اور یقین سے دُور ہوں گے تب خدا ان کو بھی صحابہ کے رنگ میں لائے گا“

”جس حالت میں مسیح موعود اور فارسی الاصل کا زمانہ بھی ایک ہی ہے اور کام بھی ایک ہی ہے یعنی ایمان کو دوبارہ قائم کرنا اس لئے یقینی طور پر ثابت ہوا کہ مسیح موعود ہی فارسی الاصل ہے اور اُسی کی جماعت کے حق میں یہ آیت ہے وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ“

دوسرا گروہ جو بموجب آیت موصوفہ بالا صحابہ کی مانند ہیں مسیح موعود کا گروہ ہے کیونکہ یہ گروہ بھی صحابہ کی مانند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کو دیکھنے والا ہے اور تاریکی اور ضلالت کے بعد ہدایت پانے والا اور آیت اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ میں جو اس گروہ کو مِنْھُمْ کی دولت سے یعنی صحابہ سے مشابہ ہونے کی نعمت سے حصہ دیا گیا ہے۔

”بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔“

”خدا تعالیٰ نے مجھے چودھویں صدی کے سر پر اس تجدیدِ ایمان اور معرفت کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور اس کی تائید اور فضل سے میرے ہاتھ پر آسمانی نشان ظاہر ہوتے ہیں اور اس کے ارادہ اور مصلحت کے موافق دعائیں قبول ہوتی ہیں“

آج مسلمان اگر اس حقیقت کو سمجھ لیں کہ جو مسیح و مہدی آنے والا تھا وہ آ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی عاشق اور غلامِ صادق بھی یہی ہے اور اس کی بیعت میں آنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بموجب ضروری ہے اور کامل وفا کے ساتھ اس کی بیعت میں شامل ہو جائیں تو مسلمان ان کو ماننے کے بعد دنیا میں اپنی برتری منوا سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بن سکتے ہیں ورنہ یہی ان کا حال رہنا ہے جو ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل اور سمجھ دے

23؍مارچ کا دن جماعت احمدیہ میں یوم مسیح موعود کے نام سے جانا جاتا ہے۔ کل تیئس مارچ تھی۔
ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق بھیجے ہوئے زمانے کے امام، مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔

یوم مسیح موعود کی مناسبت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں سورۂ جمعہ کی آیات کی تفسیر، موعود مسیح کے زمانے کی مختلف نشانیوں، مختلف پیشگوئیوں نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کا مختصراً تذکرہ

دنیائے احمدیت، پاکستان، برکینا فاسو اور بنگلہ دیش کے احمدیوں نیز دنیا کے تباہی سے بچنے کے لیے دعا کی تحریک

الفضل انٹرنیشنل کے روزنامہ ہونے پر اسے پڑھنے اور خریدنے کی تحریک نیز الفضل میں لکھنے والوں کے لیے دعائیہ کلمات

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24؍مارچ 2023ء بمطابق 24؍امان 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیْھِمْ وَ یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ وَ ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔ (الجمعۃ: 3-4)

ان آیات کا ترجمہ ہے کہ وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ اور وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

23؍مارچ کا دن جماعت احمدیہ میں یوم مسیح موعود کے نام سے جانا جاتا ہے۔

کل تیئس مارچ تھی۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق بھیجے ہوئے زمانے کے امام، مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔

23؍مارچ 1889ء کو لدھیانہ میں آپؑ نے مخلصین سے پہلی بیعت لی اور یوں مخلصین کی ایک جماعت کا قیام عمل

میں آیا۔ قرآنِ کریم کی سورۂ جمعہ کی جو آیات میں نے تلاوت کی ہیں ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کے آنے اور اس کے ذریعہ سے ایک جماعت کے قیام کی خبر دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ قرآنِ کریم میں مسیح موعود کی آمد کے بارے میں اَور بھی آیات ہیں۔ اس کے علاوہ حدیثوں میں بھی آنے والے مسیح موعود اور مہدی معہود کے آنے کی پیشگوئیاں ہیں۔

اس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں سورۂ جمعہ کی ان آیات کی وضاحت اور جو مختلف نشانیاں آنے والے کے زمانے کی بتائی گئی تھیں اور جو مختلف پیشگوئیاں تھیں اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنا دعویٰ کیا تھا وہ مختصراً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں پیش کروں گا۔

آیت کی تفسیر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’اس آیت کا ماحصل یہ ہے کہ خدا وہ خدا ہے جس نے ایسے وقت میں رسول بھیجا کہ لوگ علم اور حکمت سے بے بہرہ ہو چکے تھے اور علومِ حکمیہ دینیہ جن سے تکمیلِ نفس ہو اور نفوسِ انسانیہ علمی اور عملی کمال کو پہنچیں بالکل گم ہو گئی تھی۔‘‘ نفس کی اصلاح کے سارے پہلو ختم ہو گئے تھے۔ ’’اور لوگ گمراہی میں مبتلا تھے۔ یعنی خدا اور اس کی صراطِ مستقیم سے بہت دور جا پڑے تھے۔ تب ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے اپنا رسول اُمّی بھیجا اور اس رسول نے ان کے نفسوں کو پاک کیا اور علم الکتاب اور حکمت سے ان کو مملو کیا یعنی نشانوں اور معجزات سے مرتبہ یقینِ کامل تک پہنچایا اور خدا شناسی کے نور سے ان کے دلوں کو روشن کیا اور پھر فرمایا کہ ایک گروہ اَور ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا وہ بھی اوّل تاریکی اور گمراہی میں ہوں گے اور علم اور حکمت اور یقین سے دُور ہوں گے تب خدا ان کو بھی صحابہ کے رنگ میں لائے گا یعنی جو کچھ صحابہ نے دیکھا وہ ان کو بھی دکھایا جائے گا یہاں تک کہ ان کا صدق اور یقین بھی صحابہ کے صدق اور یقین کی مانند ہو جائے گا اور حدیث صحیح میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس آیت کی تفسیر کے وقت سلمان فارسی کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا۔ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ یعنی اگر ایمان ثریا پر یعنی آسمان پر بھی اٹھ گیا ہوگا تب بھی ایک آدمی فارسی الاصل اس کو واپس لائے گا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ ایک شخص آخری زمانہ میں فارسی الاصل پیدا ہوگا، اس زمانہ میں جس کی نسبت لکھا گیا ہے کہ قرآن آسمان پر اٹھایا جائے گا۔ یہی وہ زمانہ ہے جو مسیح موعود کا زمانہ ہے۔‘‘ جب ایمان اٹھ گیا۔ قرآن آسمان پر اٹھ گیا مطلب یہ کہ اس پہ عمل ختم ہو گیا تو یہی زمانہ مسیح موعودؑ کی آمد کا زمانہ ہے ’’اور یہ فارسی الاصل وہی ہے جس کا نام مسیح موعود ہے کیونکہ صلیبی حملہ جس کے توڑنے کے لئے مسیح موعود کو آنا چاہئے وہ حملہ ایمان پر ہی ہے اور یہ تمام آثار صلیبی حملہ کے زمانہ کے لئے بیان کئے گئے ہیں اور لکھا ہے کہ اِس حملہ کا لوگوں کے ایمان پر بہت برا اثر ہوگا۔ وہی حملہ ہے جس کو دوسرے لفظوں میں دجّالی حملہ کہتے ہیں۔ آثار میں ہے کہ اس دجال کے حملہ کے وقت بہت سے نادان خدائے واحد لاشریک کو چھوڑ دیں گے اور بہت سے لوگوں کی ایمانی محبت ٹھنڈی ہو جائے گی اور مسیح موعود کا بڑا بھاری کام تجدید ایمان ہوگا کیونکہ حملہ ایمان پر ہے اور حدیث لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ سے جو شخص فارسی الاصل کی نسبت ہے یہ ثابت ہے کہ وہ فارسی الاصل ایمان کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے آئے گا۔ پس جس حالت میں مسیح موعود اور فارسی الاصل کا زمانہ بھی ایک ہی ہے اور کام بھی ایک ہی ہے یعنی ایمان کو دوبارہ قائم کرنا اس لئے یقینی طور پر ثابت ہوا کہ مسیح موعود ہی فارسی الاصل ہے اور اُسی کی جماعت کے حق میں یہ آیت ہے وَ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ۔ اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ کمال ضلالت کے بعد ہدایت اور حکمت پانے والے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور برکات کو مشاہدہ کرنے والے صرف دو ہی گروہ ہیں اوّل صحابۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے سخت تاریکی میں مبتلا تھے اور پھر بعد اس کے خدا تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے زمانہ نبوی پایا اور معجزات اپنی آنکھوں سے دیکھے اور پیشگوئیوں کا مشاہدہ کیا اور یقین نے ان میں ایک ایسی تبدیلی پیدا کی کہ گویا صرف ایک روح رہ گئے۔ دوسرا گروہ جو بموجب آیت موصوفہ بالا صحابہ کی مانند ہیں مسیح موعود کا گروہ ہے۔ کیونکہ یہ گروہ بھی صحابہ کی مانند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کو دیکھنے والا ہے اور تاریکی اور ضلالت کے بعد ہدایت پانے والا اور آیت اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ میں جو اس گروہ کو مِنْهُمْ کی دولت سے یعنی صحابہ سے مشابہ ہونے کی نعمت سے حصہ دیا گیا ہے۔ یہ اسی بات کی طرف اشارہ ہے یعنی جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات دیکھے اور پیشگوئیاں مشاہدہ کیں ایسا ہی وہ بھی مشاہدہ کریں گے اور درمیانی زمانہ کو اس نعمت سے کامل طور پر حصہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ آج کل ایسا ہی ہوا کہ تیرہ سو برس بعد پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا دروازہ کھل گیا اور لوگوں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا کہ خسوف کسوف رمضان میں موافق حدیث دار قطنی اور فتاویٰ ابن حجر کے ظہور میں آ گیا یعنی چاند گرہن اور سورج گرہن رمضان میں ہوا۔ اور جیسا کہ مضمون حدیث تھا۔ اسی طرح پر چاند گرہن اپنے گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات میں اور سورج گرہن اپنے گرہن کے دنوں میں سے بیچ کے دن میں وقوع میں آیا۔ ایسے وقت میں کہ جب مہدی ہونے کا مدعی موجود تھا اور یہ صورت جب سے کہ زمین اور آسمان پیدا ہوا کبھی وقوع میں نہیں آئی کیونکہ اب تک کوئی شخص نظیر اس کی صفحۂ تاریخ میں ثابت نہیں کر سکا۔‘‘ کوئی ثابت نہیں کر سکتا تاریخ سے کہ کبھی ایسا ہوا ہو۔ ’’سو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ تھا جو لوگوں نے آنکھوں سے دیکھ لیا۔ پھر ذُوالسِّنِیْن ستارہ بھی جس کا نکلنا مہدی اور مسیح موعود کے وقت میں بیان کیا گیا تھا۔ ہزاروں انسانوں نے نکلتا ہوا دیکھ لیا۔‘‘ دمدار ستارہ۔ ’’ایسا ہی جاوا کی آگ بھی لاکھوں انسانوں نے مشاہدہ کی۔ ایسا ہی طاعون کا پھیلنا اور حج سے روکے جانا بھی سب نے بچشمِ خود ملاحظہ کر لیا۔ ملک میں ریل کا طیار ہونا، اونٹوں کا بے کار ہونا، یہ تمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تھے جو اس زمانہ میں اسی طرح دیکھے گئے جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے معجزات کو دیکھا تھا۔ اسی وجہ سے اللہ جلّ شانہٗ نے اس آخری گروہ کو مِنْهُمْ کے لفظ سے پکارا تا یہ اشارہ کرے کہ معائنہ معجزات میں وہ بھی صحابہ کے رنگ میں ہی ہیں۔ سوچ کر دیکھو کہ تیرہ سو برس میں ایسا زمانہ منہاجِ نبوت کا اَور کس نے پایا۔ اِس زمانہ میں جس میں ہماری جماعت پیدا کی گئی ہے کئی وجوہ سے اِس جماعت کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشابہت ہے۔ وہ معجزات اور نشانوں کو دیکھتے ہیں۔‘‘ آج بھی دیکھتے ہیں۔ ’’جیسا کہ صحابہ نے دیکھا۔ وہ خدا تعالیٰ کے نشانوں اور تازہ بتازہ تائیدات سے نور اور یقین پاتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے پایا۔ وہ خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دلآزاری اور بدزبانی اور قطع رحم وغیرہ کا صدمہ اٹھا رہے ہیں جیسا کہ صحابہ نے اٹھایا۔‘‘ آج بھی یہی حالت ہے۔ ’’وہ خدا کے کھلے کھلے نشانوں اور آسمانی مددوں اور حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی حاصل کرتے جاتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے حاصل کی۔‘‘ بیشمار مثالیں ہیں اس کی۔ ’’بہتیرے ان میں سے ہیں کہ نماز میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم روتے تھے۔ بہتیرے ان میں سے ایسے ہیں جن کو سچی خوابیں آتی ہیں اور الہام الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہوتے تھے۔ بہتیرے ان میں ایسے ہیں کہ اپنے محنت سے کمائے ہوئے مالوں کو محض خدا تعالیٰ کی مرضات کے لئے ہمارے سلسلہ میں خرچ کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم خرچ کرتے تھے۔ ان میں ایسے لوگ کئی پاؤ گے کہ جو موت کو یاد رکھتے اور دلوں کے نرم اور سچی تقویٰ پر قدم مار رہے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت تھی۔ وہ خدا کا گروہ ہے جن کو خدا آپ سنبھال رہا ہے اور دن بدن ان کے دلوں کو پاک کر رہا ہے اور ان کے سینوں کو ایمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے اور آسمانی نشانوں سے ان کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ جیسا کہ صحابہ کو کھینچتا تھا۔ غرض اس جماعت میں وہ ساری علامتیں پائی جاتی ہیں جو اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ کے لفظ سے مفہوم ہو رہی ہیں۔ اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ ایک دن پورا ہوتا۔!!!‘‘

فرمایا: ’’اور آیت اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ میں یہ بھی اشارہ ہے کہ جیسا کہ یہ جماعت مسیح موعود کی صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت سے مشابہ ہے ایسا ہی جو شخص اس جماعت کا امام ہے وہ بھی ظلّی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتا ہے جیسا کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی موعود کی صفت فرمائی کہ وہ آپ سے مشابہ ہوگا اور دو مشابہت اس کے وجود میں ہوں گی۔ ایک مشابہت حضرت مسیح علیہ السلام سے جس کی وجہ سے وہ مسیح کہلائے گا اور دوسری مشابہت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جس کی وجہ سے وہ مہدی کہلائے گا۔ اِسی راز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے لکھا ہے کہ ایک حصہ اس کے بدن کا اسرائیلی وضع اور رنگ پر ہوگا اور دوسرا حصہ عربی وضع اور رنگ پر۔ حضرت مسیح علیہ السلام ایسے وقت میں آئے تھے جبکہ ملتِ موسوی یونانی حکماء کے حملوں سے خطرناک حالت میں تھی۔ اور تعلیم توریت اور اس کی پیشگوئیوں اور معجزات پر سخت حملہ کیا جاتا تھا اور یونانی خیالات کے موافق خدا تعالیٰ کے وجود کو بھی ایک ایسا وجود سمجھا گیا تھا کہ جو صرف مخلوق میں مخلوط ہے اور مدبر بالارادہ نہیں۔‘‘ یعنی عام مخلوق کی طرح ہی ہے اور تمام قدرتوں کا مالک نہیں ہے۔ ایسا نہیں کہ جو چاہے کر سکے۔ ’’اور سلسلہ نبوت سے ٹھٹھا کیا جاتا تھا۔ لہٰذا حضرت عیسیٰ کے مبعوث کرنے سے جو حضرت موسیٰ سے چودہ سو برس بعد آئے خدا تعالیٰ کا یہ ارادہ تھا کہ موسوی نبوت کی صحت اور اس سلسلہ کی حقانیت پر تازہ شہادت قائم کرے اور نئی تائیدات اور آسمانی گواہوں سے موسوی عمارت کی دوبارہ مرمت کر دیوے۔ اسی طرح جو اس امت کے لئے مسیح موعود بھی چودھویں صدی کے سر پر بھیجا گیا اس کی بعثت سے بھی یہی مطلب تھا کہ جو یورپ کے فلسفہ اور یورپ کی دجالیت نے اسلام پر طرح طرح کے حملے کئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور پیشگوئیوں اور معجزات سے انکار اور تعلیم قرآنی پر اعتراض اور برکات اور انوارِ اسلام کو سخت استہزا کی نظر سے دیکھا ہے ان تمام حملوں کو نیست و نابود کرے اور نبوتِ محمدیہ علیٰ صاحبها اَلْفُ اَلْفِ سلام‘‘ ہزار ہزار سلام ہوں ’’کو تازہ تصدیق اور تائید سے حق کے طالبوں پر چمکاوے اور یہی سرّ ہے جو براہین احمدیہ...... میں آج سے سترہ برس پہلے ایک الہام اسی بارے میں ہوا۔ وہ الہام خدا تعالیٰ کا لاکھوں انسانوں میں شائع ہو چکا ہے اور وہ یہ ہے ’’بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمَنار بلند تر محکم افتاد۔‘‘

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا وضاحت کے ساتھ خود جو ترجمہ فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ ’’اب ظہور کر اور نکل کہ تیرا وقت نزدیک آ گیا اور اب وہ وقت آ رہا ہے کہ محمدی گڑھے میں سے نکال لئے جاویں گے۔‘‘ محمدی گڑھے میں سے نکالے جاویں گے یعنی مسلمان ’’اور ایک بلند اور مضبوط مینار پر ان کا قدم پڑے گا۔‘‘

(ترجمہ الہام از نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 511)

پھر فرمایا کہ ’’پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ ربّ الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔ اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔...... اور خوب غور کرو کہ میرے نشانوں سے کیا مدعا ٹھہرایا گیا‘‘ (یہ اللہ تعالیٰ آپؑ کو الہاماً فرما رہا ہے)۔ فرماتے ہیں کہ ’’ابھی میں بیان کر چکا ہوں کہ اسی مطلب کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے تھے تا تکذیب کی حالت میں نئے نشانوں کے ساتھ توریت کی تصدیق کریں۔ اور اسی مطلب کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تا نئے نشانوں کے ساتھ قرآنِ شریف کی سچائی غافل لوگوں پر ظاہر کی جائے۔ اِسی کی طرف الہامِ الٰہی میں اشارہ ہے کہ پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد۔ اور یہی اشارہ اِس دوسرے الہام براہین احمدیہ میں ہے۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ۔ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ۔ قُلْ اِنِّيْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔‘‘

یعنی خدائے رحمان نے تجھے قرآن سکھلایا تا کہ تُو ان لوگوں کو ڈرائے جن کے باپ دادا ڈرائے نہیں گئے اور تا کہ مجرموں کی راہ کھل جائے۔ مجرموں کی راہ کھل جائے کا مطلب مجرموں پر خدا کی حجت پوری ہو جائے۔ فرمایا کہہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔

فرماتے ہیں ’’اگر کوئی کہے کہ ’’حضرت عیسیٰ نبی اللہ ہو کر توریت کی تصدیق کے لئے آئے۔ پس ان کے

مقابل پر تمہاری گواہی کیا قدر رکھتی ہے۔'' وہ تو نبی اللہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی بنا کے بھیجا تھا توریت کی تصدیق کے لئے آئے تھے تم کس طرح، کس حیثیت سے قرآن کی گواہی کے لئے آئے ہو۔ فرمایا ''اس جگہ بھی تصدیق جدید کے لئے کوئی نبی ہی چاہئے تھا۔''لوگ کہتے ہیں یہ کہ گواہی کیا تقاضا رکھتی ہے اس جگہ بھی تصدیقِ جدید کے لیے کوئی نبی ہی چاہیے تھا۔ یہ لوگ کہتے ہیں۔ ''سواِس کا جواب یہ ہے کہ اسلام میں اس نبوت کا دروازہ تو بند ہے جو اپنا سکہ جماتی ہو۔''یعنی آزاد اور شریعت کے ساتھ آنے والی نبوت۔

آپؑ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (الاحزاب:41) اور حدیث میں ہے لَا نَبِيَّ بَعۡدِيۡ۔ اور بااین ہمہ حضرت مسیحؑ کی وفات نصوص قطعیہ سے ثابت ہو چکی لہٰذا دنیا میں ان کے دوبارہ آنے کی امید طمع خام۔'' قرآن بھی کہتا ہے، حدیث بھی کہتی ہے اور یہ بھی ثابت ہو گیا ہے کہ مسیح کی وفات ہو گئی ہے اس لیے یہ تو بالکل غلط امید ہے کہ کوئی مسیح دوبارہ آئے گا۔ فرماتے ہیں ''اور اگر کوئی اَور نبی نیا یا پرانا آوے تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر خاتم الانبیاء رہیں۔''یعنی آپ کی ختم نبوت سے باہر نکل کر آئے۔ ''ہاں وحیٔ ولایت اور مکالماتِ الٰہیہ کا دروازہ بند نہیں ہے جس حالت میں مطلب صرف یہ ہے کہ نئے نشانوں کے ساتھ دینِ حق کی تصدیق کی جائے اور سچے دین کی شہادت دی جائے تو جو نشان خدا تعالیٰ کے نشان ہیں خواہ وہ نبی کے ذریعہ سے ظاہر ہوں اور خواہ ولی کے ذریعہ سے وہ سب ایک درجہ کے ہیں کیونکہ بھیجنے والا ایک ہی ہے۔ ایسا خیال کرنا سراسر جہالت اور حُمق ہے کہ اگر خدا تعالیٰ نبی کے ہاتھ سے اور نبی کے ذریعہ سے کوئی تائید ساوی کرے تو وہ قوت اور شوکت میں زیادہ ہے۔ اور اگر ولی کی معرفت وہ تائید ہو تو وہ قوت اور شوکت میں کم ہے بلکہ بعض نشان تو تائید اسلام کے ایسے ظاہر ہوتے ہیں کہ اس وقت نہ کوئی نبی ہوتا ہے اور نہ ولی جیسا کہ اصحاب الفیل کے ہلاک کرنے کا نشان ظاہر ہوا۔'' فرمایا ''یہ تو مسلّم ہے۔'' یہ اس بات کا جواب ہے کہ تم کہتے ہو نبی نہیں ہے تو اس لیے ہو نہیں سکتا۔ نبی نہ بھی ہو تو ولی کے ذریعہ بھی ہو سکتا ہے اتنا تسلیم کرو اور ولی بھی نہ ہو تب بھی اللہ تعالیٰ نشان دکھاتا ہے جس طرح اصحاب فیل کو نشان دکھایا۔ فرمایا ''یہ تو مسلّم ہے کہ ولی کی کرامت نبی متبوع کا معجزہ ہے۔'' جس نبی کی وہ اتباع کر رہا ہے اسی کا معجزہ ہے ''پھر جبکہ کرامت بھی معجزہ ہوئی تو معجزات میں تفریق کرنا ایمانداروں کا کام نہیں۔ ماسوا اس کے حدیثِ صحیح سے ثابت ہے کہ مُحَدَّث بھی نبیوں اور رسولوں کی طرح خدا کے مرسلوں میں داخل ہے۔'' اس کے علاوہ یہ بھی دلیل ہے کہ محدث بھی نبیوں اور رسولوں میں شامل ہے۔ ''بخاری میں وَمَا أَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَسُوۡلٍ وَلَا نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ کی قراءت غور سے پڑھو۔ اور نیز ایک دوسری حدیث میں ہے کہ عُلَمَاءُ أُمَّتِيۡ كَأَنۡبِيَاءِ بَنِيۡ اِسۡرَائِيۡلَ۔'' فرماتے ہیں کہ ''صوفیا نے اپنے مکاشفات سے بھی اس حدیث کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تصحیح کی ہے۔'' یعنی آپ سے اس کی تصدیق حاصل کی ہے۔ ''یہ بھی یاد رہے کہ مُسلم میں مسیح موعود کے حق میں نبی کا لفظ بھی آیا ہے۔'' کہتے ہو وہ نبی نہیں تو یہ بھی یاد رکھو۔ ایک تو پہلے کہ ولی کی دلیل دی۔ دوسری یہ کہ مسیح موعود کے حق میں نبی کا لفظ حدیث میں آیا ہے۔ ''یعنی بطور مجاز اور استعارہ کے۔ اِسی وجہ سے براہین احمدیہ میں بھی ایسے الفاظ خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے حق میں ہیں...... یہ الہام ہے۔ هُوَ الَّذِيۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى۔ اس جگہ رسول سے مراد یہ عاجز ہے'' یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ''اور پھر دیکھو...... براہین احمدیہ میں یہ الہام جَرِيُّ اللّٰهِ فِيۡ حُلَلِ الۡاَنۡبِيَآءِ۔ جس کا ترجمہ ہے خدا کا رسول نبیوں کے لباس میں۔'' ''تم کہتے ہو نبی نہیں۔ یہ تو حدیث میں بھی آ رہا ہے۔ مجھے بھی اللہ تعالیٰ بتا رہا ہے کہ میں نبی ہوں۔ ''اس الہام میں میرا نام رسول بھی رکھا گیا اور نبی بھی۔ پس جس شخص کے خود خدا نے یہ نام رکھے ہوں اس کو عوام میں سے سمجھنا کمال درجہ کی شوخی ہے اور خدا کے نشانوں کی شہادتیں کسی طرح کمزور نہیں ہو سکتیں۔ خواہ نبی کے ذریعہ سے ہوں یا محدث کے ذریعہ سے۔ اصل تو یہ ہے کہ خود ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کا فیض ایک مظہر پیدا کر کے اپنی گواہی آپ دلاتا ہے اور ولی کو مفت کا نام حاصل ہوتا ہے۔'' اصل تو جو نشانات ظاہر ہو رہے ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کے ظاہر ہو رہے ہیں۔ ولی کا نام یا جس کا بھی نام بیچ میں آیا جس کے ذریعہ سے ہو رہے ہیں اس کا نام مفت میں آ رہا ہے۔ فرمایا ''سو درحقیقت ولی جو مُصَدَّق ہے وہ آپ سے زینت پاتا ہے آپ اس سے زینت نہیں پاتے۔''

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 304 تا 310)

اپنے دعویٰ کے متعلق آپؑ بیان فرماتے ہیں کہ ''جب خدا تعالیٰ نے زمانہ کی موجودہ حالت کو دیکھ کر اور زمین کو طرح طرح کے فسق اور معصیت اور گمراہی سے بھرا ہوا پا کر مجھے تبلیغِ حق اور اصلاح کے لیے مامور فرمایا اور یہ زمانہ بھی ایسا تھا کہ......اس دنیا کے لوگ تیرھویں صدی ہجری کو ختم کر کے چودھویں صدی کے سر پر پہنچ گئے تھے تب مَیں نے اس حکم کی پابندی سے عام لوگوں میں بذریعہ تحریری اشتہارات اور تقریروں کے یہ ندا کرنی شروع کی کہ اس صدی کے سر پر جو خدا کی طرف سے تجدید دین کے لئے آنے والا تھا وہ مَیں ہی ہوں تا وہ ایمان جو زمین پر سے اٹھ گیا ہے اس کو دوبارہ قائم کروں اور خدا سے قوت پا کر اسی کے ہاتھ کی کشش سے دنیا کو اصلاح اور تقویٰ اور راستبازی کی طرف کھینچوں۔ اور ان کی اعتقادی اور عملی غلطیوں کو دور کروں اور پھر جب اس پر چند سال گزرے تو بذریعہ وحیٔ الٰہی میرے پر بتصریح کھولا گیا کہ وہ مسیح جو اس امت کے لئے ابتدا سے موعود تھا اور وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہِ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے سے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی وہ مَیں ہی ہوں اور مکالماتِ الٰہیہ اور مخاطباتِ رحمانیہ اس صفائی اور تواتر سے اس بارے میں ہوئے کہ شک وشبہ کی جگہ نہ رہی۔ ہر ایک وحی جو ہوتی تھی ایک فولادی میخ کی طرح دل میں دھنستی تھی۔ اور یہ تمام مکالماتِ الٰہیہ ایسی عظیم الشان پیشگوئیوں سے بھرے ہوئے تھے کہ روزِ روشن کی طرح وہ پوری ہوتی تھیں۔'' (تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 3-4)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ''ایسے وقت میں اور ایسے زمانہ میں جبکہ خدا شناسی کی روشنی کم ہوتے ہوتے آخر ہزار ہا نفسانی ظلمتوں کے پردہ میں چھپ جاتی ہے بلکہ اکثر لوگ دہریہ کے رنگ میں ہو جاتے ہیں اور زمین گناہ اور غفلت اور بے باکی سے بھر جاتی ہے خدا تعالیٰ کی غیرت اور جلال اور عزت تقاضا فرماتی ہے کہ دوبارہ اپنے تئیں لوگوں پر ظاہر فرماوے سو جیسا کہ اس کی قدیم سے سنت ہے ہمارے اس زمانہ میں جو ایسے ہی حالات اور علامات اپنے اندر جمع رکھتا ہے خدا تعالیٰ نے مجھے چودھویں صدی کے سر پر اس تجدیدِ ایمان اور معرفت کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور اس کی تائید اور فضل سے میرے ہاتھ پر آسمانی نشان ظاہر ہوتے ہیں اور اس کے ارادہ اور مصلحت کے موافق دعائیں قبول ہوتی ہیں اور غیب کی باتیں بتلائی جاتی ہیں اور حقائق اور معارفِ قرآنی بیان فرمائے جاتے اور شریعت کے مُعضِلَات ومشکلات حل کئے جاتے ہیں اور مجھے اس خدائے کریم وعزیز کی قسم ہے جو جھوٹ کا دشمن اور مفتری کا نیست ونابود کرنے والا ہے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور اس کے بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں اور اس کے حکم سے کھڑا ہوا ہوں اور وہ میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور وہ مجھے ضائع نہیں کرے گا اور نہ میری جماعت کو تباہی میں ڈالے گا جب تک وہ اپنا تمام کام پورا نہ کر لے جس کا اس نے ارادہ فرمایا ہے۔ اس نے مجھے چودھویں صدی کے سر پر تکمیل نور کے لئے مامور فرمایا اور اس نے میری تصدیق کے لئے رمضان میں خسوف کسوف کیا اور زمین پر بہت سے کھلے کھلے نشان دکھلائے جو حق کے طالب کے لئے کافی تھے اور اس طرح اس نے اپنی حجت پوری کر دی۔'' (اربعین نمبر 2، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 347-348)

پھر آپؑ فرماتے ہیں غیروں کی طرف سے جو اعتراض ہوتا ہے کہ یہ سوال کرنا ان کا حق ہے کہ ہم کیونکر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا قبول کر لیں۔ آپؑ کا یہ دعویٰ ہے کس طرح قبول کر لیں۔ پھر اس پر دلیل کیا ہے کہ وہ مسیح موعود تم ہی ہو؟ ٹھیک ہے زمانہ پہچان ہے، حالات بھی ایسے ہیں سب کچھ ہے اور نشانیاں بھی ظاہر ہیں لیکن یہ کس طرح پتہ لگے گا کہ مسیح موعود تم ہی ہو؟ فرماتے ہیں کہ اس کا جواب یہ ہے کہ جس زمانے اور جس ملک اور جس قصبے میں مسیح موعودؑ کا ظاہر ہونا قرآن شریف اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے اور جن افعالِ خاصّہ کو مسیح کے وجود کی علت غائی ٹھہرایا گیا ہے اور جن حَوادِثِ ارضی اور سماوی کو مسیح موعودؑ کے ظاہر ہونے کی علامات بیان فرمایا گیا ہے اور جن علوم اور معارف کو مسیح موعودؑ کا خاصہ ٹھہرایا گیا ہے وہ سب باتیں اللہ تعالیٰ نے مجھ میں اور میرے زمانے میں اور میرے ملک میں جمع کر دی ہیں۔ حادثات بھی ہو رہے ہیں، بیماریاں بھی آ رہی ہیں، زلازل بھی آ رہے ہیں، آسمانی نشانیاں بھی پوری ہو رہی ہیں، میرا دعویٰ بھی موجود ہے اور اللہ تعالیٰ میرے ہاتھوں سے نشان بھی دکھا رہا ہے تو پھر تم کس طرح کہتے ہو کہ میں نہیں ہوں۔ یہی تو دلیل ہے۔ وہ سب باتیں اللہ تعالیٰ نے مجھ میں اور میرے زمانے میں اور میرے ملک میں جمع کر دی ہیں اور پھر زیادہ تر اطمینان کے لیے آسمانی تائیدات میرے شامل حال کی ہیں۔ (ماخوذ از کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 254-255 بقیہ حاشیہ) اور آسمانی تائیدات میں آپؑ نے بتایا کہ دمدار ستارے، سورج چاند گرہن، طاعون کا پھیلنا، زلزلے آنا بہت ساری چیزیں ہیں۔ سلسلہ کی ترقیات کی قبل از وقت اطلاع اور نشانات اور تائیدات کو بیان کرتے ہوئے آپؑ نے بہت ساری باتیں بیان فرمائی ہیں۔ آپؑ نے بڑی کتب لکھی ہیں اس بارے میں جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہا تھا۔ ایک دو باتیں پیش کرتا ہوں۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ ''ایک عظیم الشان نشان یہ ہے کہ آج سے تئیس برس پہلے براہین احمدیہ میں یہ الہام موجود ہے کہ لوگ کوشش کریں گے کہ اس سلسلہ کو مٹا دیں۔'' آج تک کوشش کر رہے ہیں، ایک سو تیس، بتیس سال گزر گئے۔ ''اور ہر ایک مکر کام میں لائیں گے مگر میں اس سلسلہ کو بڑھاؤں گا'' اللہ تعالیٰ کہتا ہے ''اور کامل کروں گا اور وہ ایک فوج ہو جائے گی اور قیامت تک ان کا غلبہ رہے گا اور میں تیرے نام کو دنیا کے کناروں تک شہرت دوں گا اور جوق در جوق لوگ دور سے آئیں گے اور ہر ایک طرف سے مالی مدد آئے گی۔ مکانوں کو وسیع کرو کہ یہ طیاری آسمان پر ہو رہی ہے۔ اب دیکھو کس زمانہ کی یہ پیشگوئی ہے جو آج پوری ہوئی۔ یہ خدا کے نشان ہیں جو آنکھوں والے ان کو دیکھ رہے ہیں مگر جو اندھے ہیں ان کے نزدیک ابھی تک کوئی نشان ظاہر نہیں ہوا۔'' (نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 384-385)

جیسا کہ میں نے کہا ان کی بہت تفصیل ہے۔ چند نشانات اَور یہاں بیان کر دیتا ہوں۔ علمی نشانات اور

ارشاد باری تعالیٰ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا يَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّنۡ قَوۡمٍ عَسٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنُوۡا خَيۡرًا مِّنۡهُمۡ وَلَا نِسَآءٌ مِّنۡ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنۡ يَّكُنَّ خَيۡرًا مِّنۡهُنَّ ۚ ترجمہ :: اَے مومنو کوئی قوم کسی قوم سے اسے حقیر سمجھ کر ہنسی مذاق نہ کرے ممکن ہے کہ وہ اُن سے اچھی ہو اور نہ (کسی قوم کی) عورتیں دوسری (قوم کی) عورتوں کو حقیر سمجھ کر اُن سے ہنسی ٹھٹھا کیا کریں۔ ممکن ہے کہ وہ (دوسری قوم یا حالات والی) عورتیں اُن سے بہتر ہوں۔ (الحجرات:12)

طالب دعا : مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

ارشاد باری تعالیٰ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اجۡتَنِبُوۡا كَثِيۡرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوۡا وَلَا يَغۡتَبۡ بَّعۡضُكُمۡ بَعۡضًا ترجمہ : اَے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچے رہا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں، اور تجسس سے کام نہ لیا کرو اور تم میں سے بعض، بعض کی غیبت نہ کیا کریں۔ (الحجرات:12)

طالب دعا : شیخ دیدار احمد صاحب، فیملی و مرحومین (جماعت احمدیہ کیرنگ، صوبہ اڈیشہ)

تائیدات کے بارے میں آپؑ فرماتے ہیں کہ ”ایک دفعہ ایک ہندو صاحب قادیان میں میرے پاس آئے جن کا نام یاد نہیں“ پھر لکھا ہے کہ ”(یاد آیا اس کا نام سوامی شُوگَن چندر تھا۔منہ) رہا۔اور کہا کہ میں ایک مذہبی جلسہ (اس جلسہ کا نام دھرم مَہُوتسُو جلسہ اعظم مذاہب مشہور کیا گیا تھا۔منہ) کرنا چاہتا ہوں۔“ایک مذہبی جلسہ کرنا چاہتا ہوں۔”آپ بھی اپنے مذہب کی خوبیوں کے متعلق کچھ مضمون لکھیں تا اس جلسہ میں پڑھا جائے۔میں نے عذر کیا پر اس نے بہت اصرار سے کہا کہ آپ ضرور لکھیں۔چونکہ میں جانتا ہوں کہ میں اپنی ذاتی طاقت سے کچھ بھی نہیں کر سکتا بلکہ مجھ میں کوئی طاقت نہیں۔میں بغیر خدا کے بلائے بول نہیں سکتا اور بغیر اس کے دکھانے کے کچھ دیکھ نہیں سکتا اس لئے مَیں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ وہ مجھے ایسے مضمون کا القا کرے جو اس مجمع کی تمام تقریروں پر غالب رہے۔میں نے دعا کے بعد دیکھا کہ ایک قوت میرے اندر پھونک دی گئی ہے۔میں نے اس آسمانی قوت کی ایک حرکت اپنے اندر محسوس کی اور میرے دوست جو اس وقت حاضر تھے جانتے ہیں کہ میں نے اس مضمون کا کوئی مسودہ نہیں لکھا جو کچھ لکھا صرف قلم برداشتہ لکھا تھا اور ایسی تیزی اور جلدی سے میں لکھتا جاتا تھا کہ نقل کرنے والے کے لئے مشکل ہو گیا کہ اس قدر جلدی سے اس کی نقل لکھے۔جب میں مضمون ختم کر چکا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ مضمون بالا رہا۔خلاصہ کلام یہ کہ جب وہ مضمون اس مجمع میں پڑھا گیا تو اس کے پڑھنے کے وقت سامعین کے لئے ایک عالم وجد تھا“ایک وجد کی کیفیت طاری تھی”اور ہر ایک طرف سے تحسین کی آواز تھی یہاں تک کہ ایک ہندو صاحب جو صدر نشین اس مجمع کے تھے۔“ جن کی صدارت میں یہ جلسہ ہو رہا تھا۔”ان کے منہ سے بھی بے اختیار نکل گیا کہ یہ مضمون تمام مضامین سے بالا رہا۔اور سول اینڈ ملٹری گزٹ جو لاہور سے انگریزی میں ایک اخبار نکلتا ہے اس نے بھی شہادت کے طور پر شائع کیا کہ یہ مضمون بالا رہا۔اور شائد بیس کے قریب ایسے اردو اخبار بھی ہوں گے جنہوں نے یہی شہادت دی اور اس مجمع میں بجز بعض متعصب لوگوں کے تمام زبانوں پر یہی تھا کہ یہی مضمون فتح یاب ہوا اور آج تک صدہا آدمی ایسے موجود ہیں جو یہی گواہی دے رہے ہیں۔“ بلکہ آج بھی اس زمانے میں بھی اس کو پڑھ کر لوگ احمدیت قبول کر رہے ہیں۔جو اسلامی اصول کی فلاسفی تھی۔”غرض ہر ایک فرقہ کی شہادت اور نیز انگریزی اخباروں کی شہادت سے میری پیشگوئی پوری ہو گئی کہ مضمون بالا رہا۔یہ مقابلہ اس مقابلہ کی مانند تھا جو موسیٰ نبی کو ساحروں کے ساتھ کرنا پڑا تھا کیونکہ اس مجمع میں مختلف خیالات کے آدمیوں نے اپنے اپنے مذہب کے متعلق تقریریں سنائی تھیں جن میں سے بعض عیسائی تھے اور بعض سناتن دھرم کے ہندو اور بعض آریہ سماج کے ہندو اور بعض برہمو اور بعض سکھ اور بعض ہمارے مخالف مسلمان تھے اور سب نے اپنی اپنی لاٹھیوں کے خیالی سانپ بنائے تھے لیکن جبکہ خدا نے میرے ہاتھ سے اسلامی راستی کا عصا ایک پاک اور پُر معارف تقریر کے پیرایہ میں ان کے مقابل پر چھوڑا تو وہ اژدہا بن کر سب کو نگل گیا اور آج تک قوم میں میری اس تقریر کا تعریف کے ساتھ چرچا ہے جو میرے منہ سے نکلی تھی۔فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔“

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 291-292 مع حاشیہ)

”پھر ایک اور پیشگوئی“ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔یہ ”نشانِ الٰہی ہے جس کا ذکر براہین احمدیہ ......میں ہے اور وہ یہ ہے کہ یَآ اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَۃُ عَلٰی شَفَتَیْکَ۔اے احمد فصاحت بلاغت کے چشمے تیرے لبوں پر جاری کئے گئے۔سو اس کی تصدیق کئی سال سے ہو رہی ہے۔کئی کتابیں عربی بلیغ فصیح میں تالیف کر کے ہزارہا روپیہ کے انعام کے ساتھ علماء اسلام اور عیسائیوں کے سامنے پیش کی گئیں مگر کسی نے سر نہ اٹھایا اور کوئی مقابل پر نہ آیا۔کیا یہ خدا کا نشان ہے یا انسان کا ہذیان ہے۔“ (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290-291) باتیں تو لوگ کرتے ہیں آج بھی کرتے ہیں لیکن اس وقت تو کوئی مقابلے پہ نہیں آیا۔

پھر دعا کی قبولیت کے نشان کے طور پر قبولیت دعا کا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں۔بیشمار واقعات ہیں۔میں یہ ایک پیش کرتا ہوں۔فرمایا کہ ”نشان جو ان دنوں میں ظاہر ہوا وہ ایک دعا کا قبول ہونا ہے جو درحقیقت احیائے موتی میں داخل ہے۔تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عبدالکریم نام ولد عبدالرحمٰن ساکن حیدرآباد دکھن ہمارے مدرسہ میں ایک لڑکا طالب العلم ہے۔قضاء قدر سے اس کو سگِ دیوانہ کاٹ گیا۔“ پاگل کتے نے اس کو کاٹ لیا۔”ہم نے اس کو معالجہ کے لئے کسولی بھیج دیا۔چند روز تک اس کا کسولی میں علاج ہوتا رہا پھر وہ قادیان واپس آیا۔تھوڑے دن گذرنے کے بعد اس میں وہ آثار دیوانگی کے ظاہر ہوئے۔“ دوبارہ ظاہر ہو گئے ”جو دیوانہ کتے کے کاٹنے کے بعد ظاہر ہوا کرتے ہیں اور پانی سے ڈرنے لگا اور خوفناک حالت پیدا ہو گئی۔تب اس غریب الوطن عاجز کے لئے میرا دل سخت بیقرار ہوا۔“ غریب الوطن ہے۔بیچارا غریب آدمی وطن سے دُور ہے تو میرا دل بڑا سخت بے چین ہوا ”اور دعا کے لئے ایک خاص توجہ پیدا ہو گئی۔ہر ایک شخص سمجھتا تھا کہ وہ غریب چند گھنٹہ کے بعد مر جائے گا۔ناچار اس کو بورڈنگ سے باہر نکال کر ایک الگ مکان میں دوسروں سے علیحدہ ہر ایک احتیاط سے رکھا گیا اور کسولی کے انگریز ڈاکٹروں کی طرف تار بھیج دی اور پوچھا گیا کہ اس حالت میں اس کا کوئی علاج بھی ہے۔اس طرف سے بذریعہ تار جواب آیا کہ اب اس کا کوئی علاج نہیں مگر اس غریب اور بے وطن لڑکے کے لئے میرے دل میں بہت توجہ پیدا ہو گئی اور میرے دوستوں نے بھی اس کے لئے دعا کرنے کے لئے بہت ہی اصرار کیا کیونکہ اس غربت کی حالت میں وہ لڑکا قابل رحم تھا اور نیز دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر وہ مر گیا تو ایک برے رنگ میں اس کی موت شماتتِ اعداء کا موجب ہو گی۔“ دشمن جو ہے وہ، مخالفین جو ہیں وہ شور مچائیں گے کہ قبولیت دعا کے بڑے دعوے کرتے ہیں۔”تب میرا دل اس کے لئے سخت درد اور بیقراری میں مبتلا ہوا اور خارق عادت توجہ پیدا ہوئی جو اپنے اختیار سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ محض خدا تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہوتی ہے اور اگر پیدا ہو جائے۔“ ایسی حالت دعا کی کیفیت ”تو خدا تعالیٰ کے اذن سے وہ اثر دکھاتی ہے کہ قریب ہے کہ اس سے مردہ زندہ ہو جائے۔“ اتنا اثر ہوتا ہے اس کا۔”غرض اس کے لئے اقبال علی اللہ کی حالت میسر آ گئی اور جب وہ توجہ انتہا تک پہنچ گئی اور درد نے اپنا پورا تسلط میرے دل پر کر لیا۔“ دعا کی ایسی کیفیت ہو گئی، دل درد سے بھر گیا ”تب اس بیمار پر جو درحقیقت مردہ تھا اس توجہ کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے اور یا تو وہ پانی سے ڈرتا اور روشنی سے بھاگتا تھا اور یا یکدفعہ طبیعت نے صحت کی طرف رخ کیا اور اس نے کہا کہ اب مجھے پانی سے ڈر نہیں آتا۔تب اس کو پانی دیا گیا تو اس نے بغیر کسی خوف کے پی لیا بلکہ پانی سے وضو کر کے نماز بھی پڑھ لی اور تمام رات سوتا رہا اور خوفناک اور وحشیانہ حالت جاتی رہی یہاں تک کہ چند روز تک بکلّی صحت یاب ہو گیا۔“ فرماتے ہیں کہ ”میرے دل میں فی الفور ڈالا گیا کہ یہ دیوانگی کی حالت جو اس میں پیدا ہو گئی تھی یہ اس لئے نہیں تھی کہ وہ دیوانگی اس کو ہلاک کرے بلکہ اس لئے تھی کہ تا خدا کا نشان ظاہر ہو۔اور تجربہ کار لوگ کہتے ہیں کہ کبھی دنیا میں ایسا دیکھنے میں نہیں آیا کہ ایسی حالت میں کہ جب کسی کو دیوانہ کتے نے کاٹا ہو اور دیوانگی کے آثار ظاہر ہو گئے ہوں پھر کوئی شخص اس حالت سے جانبر ہو سکے اور اس سے زیادہ اس بات کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ جو ماہر اس فن کے کسولی میں گورنمنٹ کی طرف سے سگ گزیدہ کے علاج کے لئے ڈاکٹر مقرر ہیں انہوں نے ہمارے تار کے جواب میں صاف لکھ دیا ہے کہ اب کوئی علاج نہیں ہو سکتا۔“ (تتمہ حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 480 تا 481)

پھر ڈوئی کے نشان کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں: ”وہ ڈاکٹر ڈوئی جو امریکہ اور یورپ کی نگاہوں میں بادشاہوں کی طرح اپنی شوکت اور شان رکھتا تھا اس کو خدا نے میرے مباہلہ اور میری دعا سے ہلاک کیا اور ایک دنیا کو میری طرف جھکا دیا۔اور یہ واقعہ دنیا کے تمام نامی اخباروں میں شہرت پا کر ایک عالمگیر شہرت کے رنگ میں زبان زدِ عوام و خواص ہو گیا۔“ (تتمہ حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 553)

پھر ایک اَور نشان کے بارے میں آپؑ فرماتے ہیں کہ ”مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنے طور پر مجھ سے مباہلہ کیا اور اپنی کتاب میں دعا کی کہ جو کاذب ہے خدا اس کو ہلاک کرے۔“ یکطرفہ مباہلہ تھا۔”پھر اس دعا سے چند دن بعد آپ ہی ہلاک ہو گیا“ وہ مولوی۔”یہ کس قدر مخالف مولویوں کے لئے نشان تھا اگر وہ سمجھتے۔“

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 239)

پھر ایک اَور نشان کے بارے میں آپؑ بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تائید کس طرح آپؑ کے ساتھ ہے۔فرماتے ہیں کہ ”ہر ایک منصف مولوی غلام دستگیر قصوری کی کتاب کو دیکھ کر سمجھ سکتا ہے کہ کس طرح اس نے اپنے طور پر میرے ساتھ مباہلہ کیا اور اپنی کتاب فیضِ رحمانی میں اس کو شائع کر دیا۔“ اسی مولوی کا ذکر ہے جو پہلے ہو چکا ہے۔”اور اپنی کتاب فیض رحمانی میں اس کو شائع کر دیا۔اور پھر اس مباہلہ سے صرف چند روز بعد فوت ہو گیا اور کس طرح چراغدین جموں والے نے اپنے طور سے مباہلہ کیا اور لکھا کہ ہم دونوں میں سے جھوٹے کو خدا ہلاک کرے گا اور پھر اس سے صرف چند روز بعد طاعون سے مع اپنے دونوں لڑکوں کے ہلاک ہو گیا۔“ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 71 حاشیہ) ایک دوسرا مولوی تھا جمونی۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ”میرے پر جو میری قوم طرح طرح کے اعتراض پیش کرتی ہے مجھے ان کے اعتراضوں کی کچھ بھی پروا نہیں اور سخت بے ایمانی ہو گی اگر مَیں ان سے ڈر کر سچائی کی راہ کو چھوڑ دوں اور خود ان کو سوچنا چاہئے کہ ایک شخص کو خدا نے اپنی طرف سے بصیرت عنایت فرمائی ہے اور آپ اس کو راہ دکھلا دی ہے اور اس کو اپنے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف فرمایا ہے اور ہزارہا نشان اس کی تصدیق کیلئے دکھلائے ہیں کیونکر ایک مخالف کی ظنیات کو کچھ چیز سمجھ کر اس آفتابِ صداقت سے منہ پھیر سکتا ہے۔“ لوگوں کی باتوں سے متاثر ہو کے سچائی کو تو نہیں چھوڑ سکتا۔فرمایا ”اور مجھے اس بات کی بھی پروا نہیں کہ اندرونی اور بیرونی مخالف میری عیب جوئی میں مشغول ہیں کیونکہ اس سے بھی میری کرامت ہی ثابت ہوتی ہے۔“ اگر عیب جوئی کر رہے ہیں تو یہ بھی میری کرامت ثابت ہو رہی ہے۔”وجہ یہ“ کس طرح ثابت ہو رہی ہے ”کہ اگر میں ہر قسم کا عیب اپنے اندر رکھتا ہوں۔“ جو کہتے ہیں فلاں فلاں عیب ہے۔اگر ہر قسم کا عیب میں اپنے اندر رکھتا ہوں ”اور بقول ان کے میں عہد شکن اور کذّاب اور دجّال اور مفتری اور خائن ہوں اور حرام خور ہوں اور قوم میں پھوٹ ڈالنے والا اور فتنہ انگیز ہوں اور فاسق اور فاجر ہوں اور خدا پر قریباً تیس برس سے افترا کرنے والا ہوں اور نیکوں اور راستبازوں کو گالیاں دینے والا ہوں اور میری روح میں بجز شرارت اور بدی اور بدکاری اور نفس پرستی کے اور کچھ نہیں اور محض دنیا کے ٹھگنے کے لئے میں نے یہ ایک دوکان بنائی ہے اور نعوذ باللہ بقول ان کے میرا خدا پر بھی ایمان نہیں اور دنیا کا کوئی عیب نہیں جو مجھ میں نہیں مگر باوجود اِن باتوں کے جو تمام دنیا کے عیب مجھ میں موجود ہیں اور ہر ایک قسم کا ظلم میرے نفس میں بھرا ہوا ہے اور بہتوں کے میں نے بیجا طور پر مال کھا لئے اور بہتوں کو میں نے“ یہ لوگ کہتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار ✡ جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب ✡ کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب؟

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

ناں مال کھا لئے’’ بہتوں کو میں نے (جو فرشتوں کی طرح پاک تھے) گالیاں دی ہیں‘‘ پاک لوگوں کو میں نے گالیاں دی ہیں’’ اور ہر ایک بدی اور ٹھگ بازی میں سب سے زیادہ حصہ لیا تو پھر اس میں کیا بھید ہے کہ بد اور بدکار اور خائن اور کذاب تو میں تھا مگر میرے مقابل پر ہر ایک فرشتہ سیرت جب آیا تو وہی مارا گیا۔ جس نے مباہلہ کیا وہی تباہ ہوا۔ جس نے میرے پر بددعا کی وہ بددعا اسی پر پڑی۔ جس نے میرے پر کوئی مقدمہ عدالت میں دائر کیا اسی نے شکست کھائی۔’’ سب کچھ تو میں ہوں، ساری باتیں، برائیاں میرے اندر ہیں لیکن میرے مقابلے پر جو بھی آتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ ختم کر دیتا ہے اور مجھے کامیابی عطا فرماتا ہے۔ عجیب قسم کے یہ الزامات میرے پہ ہیں۔ فرماتے ہیں’’ چنانچہ بطور نمونہ اسی کتاب میں‘‘ حقیقۃ الوحی میں یہ آپؑ بیان فرما رہے ہیں۔’’ ان باتوں کا ثبوت مشاہدہ کرو گے۔’’ اس کتاب میں بہت سارے نمونے آپؑ نے دیے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی پڑھے تو اس کو بیشمار باتیں نظر آئیں گی، نشانات نظر آئیں گے۔ فرمایا کہ’’ چاہئے تو یہ تھا کہ ایسے مقابلہ کے وقت مَیں ہی ہلاک ہوتا۔ میرے پر ہی بجلی پڑتی۔’’ اصول تو یہ ہونا چاہیے تھا کہ مَیں ہلاک ہوتا۔ اگر میرے میں ساری برائیاں ہیں تو میرے پر بجلی پڑتی’’ بلکہ کسی کے مقابل پر کھڑے ہونے کی بھی ضرورت نہ تھی۔’’ اگر میں ایسا تھا تو کسی کو میرے مقابلے پہ آنے کی ضرورت ہی نہیں تھی’’ کیونکہ مجرم کا خود خدا دشمن ہے۔’’ ایسا جرم کرنے والا ہوں مَیں تو خدا تو میرا دشمن خود ہی ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں فساد تو نہیں چاہتا۔ فرماتے ہیں’’ پس برائے خدا سوچو کہ یہ الٹا اثر کیوں ظاہر ہوا کیوں میرے مقابل پر نیک مارے گئے’’ جو نام نہاد نیک تھے’’ اور ہر ایک مقابلہ میں خدا نے مجھے بچایا۔ کیا اس سے میری کرامت ثابت نہیں ہوتی؟’’ یہ الزام جو تم لگا رہے ہو یہ بھی میری کرامت ہے اور اس سے بھی میری سچائی ثابت ہوتی ہے۔’’ پس یہ شکر کا مقام ہے کہ جو بدیاں میری طرف منسوب کی جاتی ہیں وہ بھی میری کرامت ہی ثابت کرتی ہیں۔’’ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 2)

بہرحال یہ چند مثالیں اور باتیں مَیں نے آپ علیہ السلام کے حوالوں سے مختصر بیان کی ہیں۔ کاش کہ مخالفین آپؑ کی کتب پڑھیں۔ آپؑ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائیدات ونشانات کو دیکھیں جو صفحات پر نہیں جیسا کہ میں نے کہا کئی کتابوں پر مشتمل ہیں۔ زمانے کی ضرورت کو بھی دیکھیں بلکہ زمانے کی ضرورت کے مطابق خود یہ اعتراض کرنے والے علماء بھی اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ یہ زمانہ کسی مصلح اور مہدی کو چاہتا ہے لیکن پھر بھی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہے اس کا خود بھی انکار کر رہے ہیں اور عامۃ المسلمین کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔ آسمانی نشانیاں پوری ہوئیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں، لیکن پھر بھی یہ اپنی بدقسمتی کو ہی آواز دے رہے ہیں۔ اس طرف نہیں دیکھتے۔ آج مسلمان اگر اس حقیقت کو سمجھ لیں کہ جو مسیح ومہدی آنے والا تھا وہ آ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی عاشق اور غلامِ صادق بھی یہی ہے اور اس کی بیعت میں آنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بموجب ضروری ہے اور کامل وفا کے ساتھ اس کی بیعت میں شامل ہو جائیں تو مسلمان ان کو ماننے کے بعد دنیا میں اپنی برتری منوا سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بن سکتے ہیں ورنہ یہی ان کا حال رہنا ہے جو ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل اور سمجھ دے۔ رمضان کے مہینے میں احمدی جہاں اپنے لیے دعا کریں اور جماعت کے ہر قسم کے فتنے سے بچنے کے لیے بھی دعا کریں وہاں مسلم امہ کے لیے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی آنکھیں کھولے اور اندھیروں سے انہیں نکالے اور انہیں اس بات کا ادراک عطا فرمائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ختم نبوت کو حقیقی طور پر جاننے والے ہوں۔ اس بات کا ادراک ان کو حاصل ہو جائے کہ مقام ختم نبوت کو حقیقی طور پر جاننے والے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود اور مہدی معہود ہی ہیں اور آپؑ کی جماعت ہی ہے۔ پاکستان کے احمدیوں کو خاص طور پر اپنے ملک کے لیے بھی دعا کرنی چاہیے۔ پاکستانی احمدیوں کے لیے دعا کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فتنہ پردازوں اور شرپسند اور خود غرض عناصر اور لیڈروں سے ملک کو بچائے۔

اسی طرح برکینا فاسو کے احمدیوں کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہر شر سے محفوظ رکھے۔ بنگلہ دیش کے احمدیوں کو خاص طور پر دعاؤں میں یاد رکھیں۔ وہاں بھی ہر جمعے کوئی نہ کوئی خطرہ رہتا ہے۔ دنیائے احمدیت کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر شر سے ہر احمدی کو محفوظ رکھے اور ہر احمدی کو ثبات قدم عطا فرمائے اور ایمان اور یقین میں بڑھائے۔ دنیا کے تباہی سے بچنے کے لیے بھی دعا کریں۔ آج کل جو حالات ہیں کہ دنیا آگ کے دہانے پر کھڑی ہے۔ ظاہری جنگوں کی طرف بھی بڑھ رہی ہے اس کی وجہ سے بھی تباہی آنی ہے اور اخلاقی برائیاں بھی جو انتہا کو پہنچ چکی ہیں اور اللہ تعالیٰ کو جس طرح یہ لوگ چھوڑ رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے والے نہ یہ بن جائیں اور اس کی وجہ سے پھر اللہ تعالیٰ کا عذاب نہ ان پر نازل ہو۔

اللہ تعالیٰ احمدیوں کو ہر شر سے بچائے۔ احمدیوں کو اپنا فرض اور حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قسم کی آفات سے بچاتے ہوئے اپنی حفاظت اور پناہ میں لے لے۔ ایک یہ بھی اعلان کر دوں کہ کل تیئس مارچ سے الفضل انٹرنیشنل جو ہفتہ وار بلکہ ہفتہ میں دو دفعہ شروع ہو گیا تھا اب وہ روزنامہ الفضل کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ اس لیے زیادہ سے زیادہ اردو جاننے والوں، پڑھنے والوں کو اس کو پڑھنا بھی چاہیے، خریدنا بھی چاہیے، سبسکرائب کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اس سے فیض اٹھانے کی سب کو توفیق دے اور الفضل میں لکھنے والوں کو بھی توفیق دے کہ وہ اعلیٰ مضامین لکھنے والے ہوں۔ (روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 14/اپریل 2023ء صفحہ 2 تا 7)

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ حاضر و غائب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 08/جنوری 2023ء بروز اتوار 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

عزیزم لبیب شاہد بھٹی ابن مکرم زاہد محمود بھٹی صاحب (لندن)

25/دسمبر 2022ء کو 9 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیز تحریک وقف نو میں شامل تھا اور بہت نیک اور فرمانبردار بچہ تھا۔ اس کے والد زاہد محمود بھٹی صاحب نے کوونٹری جماعت میں سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بہت مخلص، چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ اور جماعت کے ساتھ قریبی تعلق رکھنے والی فیملی ہے۔

نماز جنازہ غائب

1- مکرم امیر احمد طاہر صاحب ابن مکرم غلام سرور صاحب (ربوہ)

11/دسمبر 2022ء کو ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ محلہ میں سیکرٹری وقف جدید کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ ہمیشہ جماعتی خدمت کو اوّلین فرض سمجھ کر ادا کیا کرتے تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، خوش اخلاق، ملنسار، قناعت پسند، محنتی، دیانت دار اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے آپ کا گہرا وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں شامل ہیں۔

2- مکرم خواجہ منور احمد صاحب (ربوہ۔ حال ہمبرگ جرمنی)

12/نومبر 2022ء کو 79 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے والد حضرت خواجہ محمد شریف صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، دعا گو، تہجد گزار، متوکل علی اللہ، خوش گفتار، ملنسار، مہمان نواز، چندوں میں باقاعدہ ایک نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ آپ زمیندارہ اور تجارت کا وسیع تجربہ رکھتے تھے۔ لمبا عرصہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی زمینوں پر بھی کاشت کاری کرواتے رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور آٹھ بیٹیاں شامل ہیں۔

3- مکرم بشارت احمد باجوہ صاحب (جرمنی)

7/اکتوبر 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔

4- مکرمہ مسرت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشارت احمد باجوہ صاحب (جرمنی)

24/نومبر 2022ء کو اپنے میاں کی وفات کے ڈیڑھ ماہ بعد لاہور میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ ایک نیک فطرت اور مخلص خاتون تھیں اور اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔

5- مکرمہ جمشید معین صاحبہ اہلیہ مکرم معین الدین احمد صاحب (کینیڈا)

26/دسمبر 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے نانا حضرت میاں مولا بخش صاحب رضی اللہ عنہ اور ماموں حضرت چودھری عطا محمد بنگوی صاحب رضی اللہ عنہ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ مرحومہ کے میاں نے واہ کینٹ جماعت میں لمبا عرصہ تک امین اور نائب امیر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے شوہر کا جماعتی خدمات میں ہر طرح کا ساتھ دیا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، متوکل علی اللہ، خلق خدا کی ہمدرد، مہمان نواز، صابرہ وشاکرہ، ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ خاص عشق کا تعلق تھا۔ اولاد کی تعلیم وتربیت پر ہمیشہ خاص توجہ دی۔ چندوں میں شرح اور باقاعدگی کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم شاہد معین احمد صاحب (وقف زندگی) جماعت کے مرکزی شعبہ AIMS میں اور آپ کے پوتے مکرم قاصد معین احمد صاحب مربی سلسلہ آجکل بطور ایڈیٹر اخبار الحکم خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

6- مکرمہ امۃ المصور صاحبہ اہلیہ مکرم اعجاز احمد ورک صاحب (دارالرحمت شرقی ربوہ)

13/دسمبر 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت فیض احمد بھٹی صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی نسل سے تھیں۔ آپ نے اپنے حلقہ میں نائب صدر کے علاوہ لجنہ کے مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ ایک فعال داعی الی اللہ بھی تھیں اور متعدد بیعتیں کروانے کی بھی توفیق پائی۔ ہمسایوں کی بچیوں کو قرآن کریم باترجمہ پڑھانے کا بھی موقعہ ملا۔ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، تہجد گزار، صلہ رحمی کے جذبہ سے سرشار، ایک نیک، ہمدرد اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین کے ساتھ عقیدت کا گہرا تعلق تھا۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اُسنے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا (ملفوظات، جلد 2 صفحہ 563)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

جنگ بدر کے متعلق ایک ابتدائی بحث

(بقیہ)

اب صرف یہ سوال حل طلب رہ جاتا ہے کہ کیا یہ ممکن تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لشکر قریش کی خبر مدینہ میں ہی مل جاتی اور پھر یہ کہ اگر آپؐ کو یہ خبر مل گئی تھی تو آپؐ نے کیوں صرف بعض صحابہ کو اطلاع دی اور اکثر مسلمان اس سے بے خبر رہے؟ سو اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ ہاں ایسا ممکن تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول تھے اور آپؐ پر خدا کا کلام نازل ہوتا تھا اور تاریخ سے ثابت ہے کہ بسا اوقات آپؐ کو آئندہ ہونے والے واقعات یا غیب کی خبروں سے خدائی وحی کے ذریعہ اطلاع دی جاتی تھی۔ پس اگر اس موقع پر بھی آپؐ کو خدائی الہام کے ذریعہ یہ اطلاع مل گئی ہو کہ قریش کا ایک لشکر آرہا ہے تو اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں اور آپؐ کی زندگی کے واقعات کے لحاظ سے یہ ایک نہایت معمولی واقعہ سمجھا جائے گا۔ اور چونکہ ایسا الہام جو کسی پیشگوئی کا حامل ہو بعض اوقات تاویل طلب ہوتا ہے اور اس کی پوری تفہیم بعض اوقات خود ملہم کو بھی واقعہ سے قبل نہیں ہوتی۔ اس لئے ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احتیاطاً اس الٰہی خبر کی اطلاع صرف خاص خاص صحابہ کو دی ہو اور اکثر مسلمانوں کو اس کی اطلاع نہ دی گئی ہو تا کہ ان میں اس خبر سے کسی قسم کی بددلی نہ پھیلے جیسا کہ قرآن شریف سے بھی پتہ لگتا ہے کہ اسی جنگ میں دوسرے موقع پر بددلی کے سدباب کے لئے خدا نے یہ تصرف فرمایا تھا کہ مسلمانوں کی نظروں میں کفار کا لشکر ان کی اصلی تعداد سے کم نظر آتا تھا۔ دوسرا جواب اس کا یہ ہے کہ ظاہری حالات کے لحاظ سے بھی یہ بات بالکل ممکن تھی کہ آپؐ کو مدینہ میں ہی لشکر قریش کی اطلاع موصول ہو جاتی۔ کیونکہ تاریخ سے ثابت ہے کہ جب ابوسفیان کا قاصد مکہ میں پہنچا تو قریش نے تین دن تیاری میں صرف کئے۔ اور پھر بدر تک پہنچنے میں آٹھ یا نو دن مزید لگ گئے۔ یہ کل گیارہ یا بارہ دن ہوئے۔ باوجود اس کے جب اسلامی لشکر بدر میں پہنچا تو لشکر قریش پہلے وہاں پہنچا ہوا تھا اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر میں سولہ رمضان کو پہنچے تھے اس لئے یہ ماننا پڑے گا کہ قریش کا لشکر غالباً پندرہ تاریخ کو وہاں پہنچ گیا ہوگا اب ان پندرہ دنوں میں سے گیارہ یا بارہ دن تیاری اور سفر کے نکال دیں تو یہ یقینی نتیجہ نکلتا ہے کہ قریش نے تین یا چار رمضان کو مکہ سے نکلنے کا ارادہ کیا تھا۔ دوسری طرف اسلامی لشکر کے مدینہ سے نکلنے کی تاریخ عقلاً بھی اور روایۃً بھی بارہ رمضان ثابت ہوتی ہے۔ گویا قریش کی تیاری اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خروج از مدینہ کے درمیان پورے آٹھ یا نو دن کا وقفہ تھا۔ اس عرصہ میں لشکر قریش کی اطلاع بڑی آسانی کے ساتھ مدینہ میں پہنچ سکتی تھی بلکہ یہ عرصہ ایک شخص کے مکہ سے مدینہ جانے اور مدینہ سے پھر مکہ واپس آجانے کے لئے بھی کافی تھا۔ کیونکہ تاریخ سے یہ ثابت ہے کہ ایک تیز رو سوار جو ہر قسم کے بوجھوں سے آزاد ہو تیسرے چوتھے دن مکہ سے مدینہ پہنچ جاتا تھا۔

اور اگر یہ سوال ہو کہ مکہ سے اطلاع دینے والا کون تھا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ علاوہ اس کے کہ ابھی تک مکہ میں بعض کمزور اور غریب مسلمان موجود تھے جو اس قسم کے خطرات کی حالت میں خبر رسانی کا انتظام کر سکتے تھے۔ ابھی تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا عباس بن عبدالمطلب بھی مکہ میں ہی تھے اور تاریخ سے ثابت ہے کہ وہ ہر قسم کی ضروری خبریں مکہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھجوایا کرتے تھے۔ چنانچہ غزوہ احد کے متعلق تو خاص طور پر یہ ذکر آتا ہے کہ عباس نے اس موقع پر لشکر قریش کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخفی طور پر بھجوائی تھی اور قاصد سے یہ شرط کی تھی کہ وہ تین دن کے اندر اندر یہ خبر مدینہ پہنچا دے گا۔ چنانچہ یہ قاصد واقعی تین دن میں مدینہ پہنچ گیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لشکر قریش کی بروقت اطلاع ہو گئی اور آپؐ نے شروع شروع میں یہ خبر صرف خاص خاص صحابہ پر ظاہر فرمائی اور بعد میں اعلان کیا۔ ان حالات میں کیا یہ قرین قیاس نہیں بلکہ میں کہوں گا کہ یہ اغلب نہیں ہے کہ بدر کے موقع پر بھی عباس کی کوئی مخفی تحریر آپؐ کو پہنچ گئی ہو اور آپؐ نے اس خیال سے کہ مسلمانوں میں بددلی نہ پیدا ہو اس کا ذکر صرف خاص خاص صحابہ سے فرمایا اور عامۃ المسلمین سے اس خبر کو مخفی رکھا ہو؟ بلکہ ان حالات کی وجہ سے جو اوپر بیان ہو چکے ہیں بدر کے موقع پر اس قسم کا پردہ رکھنا زیادہ ضروری تھا اور پھر یہ رازداری بدر میں اُحد کی نسبت آسان بھی زیادہ تھی کیونکہ اس موقع پر قافلہ کی آمد کی خبر بھی ساتھ موجود تھی جس کی وجہ سے لشکر قریش کی خبر آسانی کے ساتھ اور آخر وقت تک پردہ میں رکھی جا سکتی تھی۔ اسی وجہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں اُحد کے موقع پر عباس کی چٹھی کی خبر ظاہر ہو گئی۔ کیونکہ گو شروع میں راز رکھا جا سکتا تھا، لیکن بالآخر اس کے اظہار کے بغیر چارہ نہیں تھا۔ بدر کے موقع پر یہ خبر آخر وقت تک بالکل پردہ میں رہی اور ممکن ہے بلکہ اغلب ہے کہ خدائی منشاء کے ماتحت جس کا قرآن شریف میں بھی اشارہ پایا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وقت تک یہ پردہ رکھنا ضروری خیال کیا ہو۔

خلاصہ کلام یہ کہ قرآن شریف اور تاریخ و حدیث کے مطالعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ نہ تو عام مؤرخین کا یہ خیال درست ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سارے کے سارے مسلمان محض قافلہ کے خیال سے مدینہ سے نکلے تھے اور لشکر قریش کی اطلاع سے وہ سب قطعی طور پر بے خبر تھے اور نہ ہمارے جدید محققین کی یہ رائے درست ہے کہ مدینہ میں ہی سارے مسلمانوں کو لشکر قریش کی آمد کی اطلاع ہو گئی تھی اور وہ اس اطلاع کے بعد مدینہ سے نکلے تھے بلکہ حق یہ ہے کہ پیشتر اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے نکلتے لشکر اور قافلہ دونوں کی اطلاع آپؐ کو پہنچ چکی تھی۔ مگر لشکر کی آمد مصلحتاً بصیغہ راز رکھی گئی اور سوائے بعض خاص خاص صحابہ کے جو غالباً صرف اکابر مہاجرین میں سے تھے باقی سارے مسلمان اس سے بالکل بے خبر رہے اور اسی بے خبری کی حالت میں وہ مدینہ سے نکلے حتّٰی کہ بدر کے پاس پہنچ کر لشکر قریش سے ان کا اچانک سامنا ہو گیا۔ واللہ اعلم۔

یہ سوال کہ کفار کی طرف سے جنگ بدر کا سبب کیا تھا۔ یعنی لشکر قریش مکہ سے کس غرض وغایت کے ماتحت نکلا تھا۔ اس کے متعلق قرآن شریف مندرجہ ذیل صداقت پیش کرتا ہے۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ”یعنی اے مسلمانو! تم ان کفار کی طرح مت بنو جو اپنے گھروں سے تکبر اور نمائش کا اظہار کرتے ہوئے نکلے تھے اور ان کی غرض یہ تھی کہ اللہ کے دین کے رستے میں جبری طور پر روکیں پیدا کریں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان کی کارروائیوں کا محاصرہ کر کے انہیں خائب وخاسر کر دیا۔“

اس آیت سے پتہ لگتا ہے کہ خواہ تحریکی سبب کوئی ہوا ہو اس مہم میں قریش مکہ کی اصل غرض وغایت ان کے ان خونی ارادوں پر مبنی تھی جو وہ شروع سے اسلام اور بانیٔ اسلام کے متعلق رکھتے تھے اور قافلہ کی حفاظت یا عمرو بن حضرمی کے قتل کے انتقام کا خیال محض ایک آلہ تھا جس سے وہ عوام کو اشتعال دلانے اور ان کے جوشوں کو قائم رکھنے کا کام لیتے تھے اور تاریخ سے بھی اسی کی تصدیق ہوتی ہے۔ چنانچہ قافلہ کے خطرے کی اطلاع آنے پر بجائے اس کے کہ قریش جلدی سے نکل کھڑے ہوتے ان کا پورے سازوسامان اور پوری تیاری کے ساتھ تین دن کے بعد نکلنا اور راستہ میں قافلہ کے بچ کر نکل جانے کی اطلاع آجانے پر بھی بڑی رعونت کے ساتھ آگے بڑھنے پر اصرار کرنا اور پھر عین میدان جنگ میں پہنچ کر جب کہ بعض لوگوں کی طرف سے جنگ کے روک دیئے جانے کی تحریک ہوئی ابوجہل وغیرہ کا نہایت سختی کے ساتھ لڑنے پر اصرار کرنا اور سارے لوگوں کا اسی کی تائید میں ہونا یہ سب اس بات کی یقینی شہادتیں ہیں کہ دراصل قافلہ کی حفاظت اور عمرو بن حضرمی کے قتل کے انتقام کا خیال ایک محض بہانہ تھا اور اصل غرض اسلام کو مٹانا اور مسلمانوں کو نیست ونابود کرنا تھی۔

اس اصولی بحث کے بعد ہم جنگ بدر کے حالات کا بیان شروع کرتے ہیں۔ مگر ہم ناظرین سے استدعا کریں گے کہ ہماری اس اصولی بحث کو بدر کے حالات کے مطالعہ کے بعد ایک دفعہ پھر ملاحظہ فرمائیں۔ کیونکہ جنگ بدر کے حالات معلوم ہونے پر یہ بحث زیادہ آسانی کے ساتھ سمجھ آسکتی ہے۔

(باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیینؐ، صفحہ 345 تا 348، مطبوعہ قادیان 2011)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال ✡ دل میں اُٹھتا ہے مرے سو سو اُبال

ابن مریم مرگیا حق کی قسم ✡ داخل جنت ہوا وہ محترم

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

مارتا ہے اس کو فرقاں سربسر ✡ اس کے مرجانے کی دیتا ہے خبر

وہ نہیں باہر رہا اموات سے ✡ ہوگیا ثابت یہ تیس آیات سے

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگو لین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔رضی اللہ عنہ)

(985) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میاں فیاض علی صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ کپورتھلہ میں ایک شخص شرابی، فاسق وفاجر تھا۔ایک رات وہ کسی جگہ سے شب باش ہوکر آیا۔راستہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک مکان میں وعظ فرمارہے تھے۔یہ شخص بھی وعظ کا سن کر وہاں آگیا۔وعظ میں حضور علیہ السلام افعالِ شنیعہ کی بُرائی بیان فرمارہے تھے۔اس شخص نے مجھ سے کہا۔حضرت صاحب کے وعظ کا میرے دل پر گہرا اثر ہوا ہے ۔ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا آپ لوگوں کو مخاطب کر کے مجھے سمجھا رہے ہیں۔اُس دن سے اُس نے توبہ کی۔شراب وغیرہ چھوڑ دی اور پابند صوم وصلوٰۃ ہوگیا۔

(986) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میاں فیاض علی صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ مسجد کپورتھلہ حاجی ولی اللہ غیر احمدی لاولد نے بنائی تھی۔اس کے دو برادر زادے تھے۔انہوں نے حبیب الرحمن صاحب کو مسجد کا متولی قرار دیا اور رجسٹری کرادی۔متولی مسجد احمدی ہوگیا۔ جب جماعت احمدیہ کو علیحدہ نماز پڑھنے کا حکم ہوا۔تو احمدیوں اور غیر احمدیوں میں اختلاف پیدا ہوگیا۔غیر احمدیوں نے حکام بالا اور رؤسائے شہر کے ایماء سے مسجد پر جبراً قبضہ کرلیا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم کو حکم دیا کہ اپنے حقوق کو چھوڑنا گناہ ہے۔عدالت میں چارہ جوئی کرو۔اس حکم کے ماتحت ہم نے عدالت میں دعویٰ دائر کردیا۔ یہ مقدمہ سات برس تک چلتا رہا۔ان ایام میں جماعت احمدیہ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیا کرتی تھی۔خاکسار ہمیشہ حضور کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کرتا رہتا تھا۔ایک دفعہ حضور دہلی سے قادیان واپس آرہے تھے کہ لدھیانہ میں حضور کا لیکچر ہوا۔لیکچر سننے کے لئے خاکسار اور منشی عبدالرحمن صاحب مرحوم لدھیانہ گئے ۔لیکچر ختم ہونے پر خاکسار نے مسجد کپورتھلہ کے واسطے دعا کی درخواست کی۔حضرت اقدس نے ارشاد فرمایا کہ ’’**اگر یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے تو مسجد تمہارے پاس واپس آجائے گی**‘‘ اس وقت چہرہ مبارک پر ایک جلال رونما تھا۔اس پیشگوئی کو سن کر بہت خوشی ہوئی ۔جس کا اظہار اخباروں میں بھی ہوگیا۔ میں نے تحریر وتقریر میں ہر ایک مدعا علیہ سے اس پیشگوئی کا اظہار کردیا۔اور میں نے تحدّی کے ساتھ مدعا علیھم پر حجت تمام کردی کہ اپنی ہر ممکن کوشش کرلو۔اگرچہ حکام بھی غیر احمدی ہیں جن پر تم سب کو بھروسہ ہے مگر مسجد ضرور ہمارے پاس واپس آئے گی۔میرے اس اصرار پر ڈاکٹر شفاعت احمد کپورتھلہ نے وعدہ کیا کہ اگر مسجد تمہارے پاس واپس چلی گئی تو میں مسیح موعودؑ پر ایمان لے آؤں گا۔ میں ایک مرتبہ ضرورتاً لاہور گیا اور جمعہ ادا کرنے کے لئے احمدیہ مسجد میں چلا گیا۔خواجہ کمال الدین صاحب سے اس پیشگوئی کا ذکر آگیا۔انہوں نے کہا کہ منبر پر چڑھ کر سب کو سنادو۔میں نے مفصل حال اور یہ پیشگوئی احباب کو سنادی تا کہ پیشگوئی پورا ہونے پر جماعت کی تقویت ایمان کا باعث ہو۔پہلی اور دوسری دو عدالتوں میں باوجود مدعا علیھم کی کوشش وسعی کے مقدمہ احمدیوں کے حق میں ہوا۔ڈاکٹر صادق علی ان ہر دو حکام کا معالج خاص تھا۔اور اس نے بڑی کوشش کی۔آخر اس کی اپیل آخری عدالت میں دائر ہوئی۔ یہ حاکم غیر احمدی تھا۔مقدمہ پیش ہونے پر اُس نے حکم دیا’’ کہ یہ مسجد غیر احمدی کی بنائی ہوئی ہے۔اس مسجد میں احمدیوں کا کوئی حق نہیں ہے کیونکہ احمدی جماعت نے جدید نبی کے دعویٰ کو قبول کرلیا ہے اس لئے وہ اپنی مسجد علیحدہ بنائیں ۔ پرسوں میں حکم لکھ کر فیصلہ سناؤں گا۔‘‘ ڈاکٹر شفاعت احمد صاحب نے مجھ سے کہا۔ کہو صاحب! مرزا صاحب کی پیشگوئی کہاں گئی؟ مسجد کا فیصلہ تو تم نے سن لیا۔ میں نے اس کو جواب دیا کہ شفاعت احمد! ابھی دو تین روز درمیان میں ہیں۔ اور ہمارے اور تمہارے درمیان احکم الحاکمین کی ہستی ہے۔ اس بات کا انتظار کرو کہ وہ کیا فیصلہ کرتا ہے۔ یاد رکھو۔ زمین وآسمان ٹل جائیں گے مگر خدا کی جو باتیں مسیح موعود علیہ السلام کی زبان سے نکل چکی ہیں وہ نہیں ٹلیں گی۔ میری اس تحدّی سے وہ حیرت زدہ ہوگیا۔رات کو حبیب الرحمن متولی مسجد نے خواب میں دیکھا اور جماعت کو وہ خواب بھی سنایا کہ یہ حاکم ہماری مسجد کا فیصلہ نہیں کرے گا۔اس کا فیصلہ کرنے والا اور حاکم ہے۔ یہ خواب بھی مدعا علیھم کو سنادی گئی۔مدعا علیھم ہماری ان باتوں سے حیرت زدہ ہوجاتے تھے کیونکہ فیصلہ میں دو روز باقی تھے اور حاکم اپنا فیصلہ ظاہر کرچکا تھا۔ایک احمدی کہتا ہے زمین آسمان ٹل جائیں گے مگر مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی پوری ہوکر رہے گی۔ دوسرا کہتا ہے کہ یہ حاکم فیصلہ نہیں کرے گا وہ اور ہے جو فیصلہ کرے گا۔مقررہ دن آگیا مگر حاکم فیصلہ نہیں لکھ سکا۔ دوسری تاریخ ڈال دی اور ہر پیشی پر خدا ایسے اسباب پیدا کردیتا رہا کہ وہ حاکم فیصلہ نہ لکھ سکا۔اس سے مخالفوں میں مایوسی پیدا ہونے لگی کہ کہیں پیشگوئی پوری نہ ہوجائے۔ اسی اثناء میں عبدالسمیع احمدی نے ایک رؤیا دیکھا جو اس وقت قادیان میں موجود ہے کہ میں بازار میں جارہا ہوں راستہ میں ایک شخص مجھے ملا اور اس نے کہا کہ تمہاری مسجد کا فیصلہ کرنے والا حاکم فوت ہوگیا ہے۔ یہ خواب بھی مخالفوں کو سنادی گئی۔ایک ہفتہ کے بعد عبدالسمیع مذکور بازار میں جارہا تھا کہ اسی موقعہ پر وہ شخص جس نے خواب میں کہا تھا کہ تمہاری مسجد کا فیصلہ کرنے والا حاکم فوت ہوگیا ہے اُن کو ملا اور اُس نے حاکم کی موت کی خبر دی۔حاکم کی موت کا واقعہ یوں ہوا کہ وہ حاکم کھانا کھا کر کچہری جانے کے واسطے تیاری کررہا تھا، سواری آگئی تھی۔ خدمت گار کسی کام کے لئے باورچی خانہ میں گیا ہی تھا کہ دفعتاً حرکت قلب بند ہوئی اور وہ حاکم وہیں فوت ہوگیا۔اس کے ماتم پر لوگ عام گفتگو کرتے تھے کہ اب ہمارے پاس مسجد کے رہنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔اس کی جگہ ایک آریہ حاکم فیصلہ کرنے کے لئے مقرر ہوا۔ یہ بھی احمدیوں کا سخت دشمن تھا۔اور وہ بھی مخالفوں کی طرف ہی مائل تھا۔آخر وکلاء کی بحث کے بعد یہ بات قرار پائی کہ کسی انگریزی علاقہ کے بیرسٹر سے فیصلہ کی رائے لی جائے۔ پچاس روپیہ فریقین سے فیس کے لئے گئے اور اُس حاکم نے اپنے قریبی رشتہ دار آریہ بیرسٹر کے پاس مشورہ کے واسطے وہ مسل بھیج دی۔اس جگہ بھی غیر احمدیوں نے بے حد کوششیں کیں اور یہ بات قابل غور ہے کہ مقدمہ میں کس طرح پیچ در پیچ پڑتے چلے جارہے تھے۔ ہاں عدالت ابتدائی کے دوران میں ایک احمدی نے خواب دیکھا تھا کہ ایک مکان بنایا جارہا ہے ۔اس کی چاروں طرف کی دیواریں غیر احمدی کے واسطے تعمیر کی گئی ہیں۔مگر چھت صرف احمدیوں کے واسطے ڈالی گئی ہے جس کے سایہ میں وہ رہیں گے۔جس سے یہ مراد تھی کہ گو مسل کا فیصلہ غیر احمدیوں کے حق میں لکھا جارہا ہے لیکن جب حکم سنانے کا موقعہ آئے گا تو مسجد احمدیوں کو دی جائے گی اور جس طرح کوئی بالا طاقت قلم کو روک دیتی ہے اور بے اختیار حاکم کے قلم سے احمدیوں کے حق میں فیصلہ لکھا دیتی ہے اور ہر ایک عدالت میں یہی بات ہوئی۔

میں نے بھی خواب میں دیکھا کہ آسمان پر ہماری مسل پیش ہوئی اور ہمارے حق میں فیصلہ ہوا۔ میں نے اپنا یہ خواب وکیل کو بتادیا۔ وہ مسل دیکھنے کے لئے عدالت گیا۔اُس نے آکر کہا کہ تمہارا خواب بڑا عجیب ہے کہ فیصلہ ہوگیا ہے، حالانکہ بیرسٹر کے پاس ابھی مسل بھیجی بھی نہیں گئی ۔ میں نے اُس سے کہا کہ ایک سب سے بڑا حاکم ہے اس کی عدالت سے فیصلہ آگیا ہے۔ یہ دنیا کی عدالتیں اس کے خلاف نہیں جاسکیں گی۔آخر اس آریہ بیرسٹر نے احمدیوں کے حق میں فیصلہ کی رائے دی اور مسل واپس آگئی اور حکم سنادیا گیا۔ ہمارے وکیل نے کہا کہ ظاہری صورت میں ہم حیران تھے کہ کس طرح مسجد تم کو مل سکتی ہے۔مگر معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے ساتھ خدا کی امداد ہے تبھی مسجد مل گئی۔لیکن افسوس ہے کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر بھی شفاعت احمد ایمان نہ لایا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مسجد احمدیہ کپورتھلہ کا واقعہ روایت نمبر ۹۷ میں بھی درج ہوچکا ہے اور شاید کسی اور روایت میں بھی جو مجھے اس وقت یاد نہیں۔

(987) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میر عنایت علی شاہ صاحب لدھیانوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ خاکسار پہلی مرتبہ میر عباس علی صاحب کے ہمراہ قادیان آیا تھا۔میر صاحب نے آتے ہی گول کمرہ میں بیٹھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بذریعہ حافظ حامد علی صاحب اپنے آنے کی اطلاع دی کہ میر صاحب لدھیانہ سے آئے ہیں۔ ہم اطلاع دیتے ہی بڑی مسجد میں نماز عصر پڑھنے کے لئے چلے گئے۔ اس وقت اس مسجد میں کوئی نمازی نہ تھا۔ جب ہم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے اور واپس گول کمرہ میں آئے تو حافظ صاحب نے کہا کہ میر صاحب! آپ کو حضرت صاحب اوپر بلاتے ہیں ۔ اس پر میر صاحب پاؤں برہنہ ہی گئے۔حضور علیہ السلام نے مجھے دیکھ کر میر صاحب سے پوچھا۔ یہی میر عنایت علی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا ’’جی ہاں‘‘ غرض اس طرح پہلی مرتبہ میری حضور سے ملاقات ہوئی۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس وقت میر عنایت علی صاحب فوت ہوچکے ہیں ۔ بہت سادہ مزاج بزرگ تھے۔اور میر عباس علی صاحب ان کے چچا تھے یہ میر عباس علی وہی ہیں جو بعد میں مرتد ہوگئے تھے۔

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اگر ہمارے پاس قرآن نہ ہوتا اور حدیثوں کے یہ مجموعے ہی مایۂ ناز ایمان واعتقاد ہوتے تو ہم قوموں کو شرمساری سے منہ بھی نہ دکھا سکتے ۔مَیں نے قرآن کے لفظ میں غور کی تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے (ملفوظات جلد 1 صفحہ 386، مطبوعہ قادیان 2003)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

موجودہ خلافت جو امام مہدی کے آنیکے ساتھ شروع ہوئی تھی یہ روحانی خلافت ہے، مذہبی اور دینی خلافت ہے، اسکا دُنیاوی چیزوں سے کوئی تعلق نہیں ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے مطلب یہ تھا کہ تمہاری روحانی بادشاہت ہے وہ قائم رہے گی اور دنیاوی بادشاہ تمہارے سے برکت حاصل کریں گے

دنیاوی حکومتیں اپنی جگہ قائم رہیں گی، مختلف حکومتوں کے بادشاہ، اسلامی حکومتوں کے بھی، وہ روحانی طور پر خلافت سے راہنمائی لیتے رہیں گے اور ہوسکتا ہے بعض دوسرے معاملات میں بھی خلیفۂ وقت سے راہنمائی لیتے رہیں لیکن جہاں تک دینی اور علمی اور روحانی تعلیم اور ترقی کا سوال ہے وہ خلافت کے ذریعہ سے ہوگا، ہاں دنیاوی بادشاہ روحانی لحاظ سے اس کے ماتحت ضرور ہونگے ☆

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کینیڈا کے خدام نومبائعین کی آن لائن ملاقات

اور خدام کا اپنے پیارے آقا کے حضور اپنے قبول احمدیت کے دلچسپ و ایمان افروز واقعات کا اظہار

10/اکتوبر 2021ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومبائعین مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کے ساتھ آن لائن ملاقات فرمائی۔ حضور انور اس ملاقات کے لئے اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز میں رونق افروز ہوئے جبکہ 20 نومبائعین نے ایوان طاہر ہال، پیس ولیج ٹورونٹو سے آن لائن شرکت کی۔

اس ملاقات کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، جس کے بعد نو مبائعین کو حضور انور کی خدمت میں اپنا تعارف پیش کرنے اور اپنے ذاتی حالات بیان کرنے کا موقع ملا کہ انہوں نے کس طرح احمدیت قبول کی۔

حضور انور نے ایک نو مبائع خادم جناب Tony صاحب سے پوچھا کہ انہوں نے احمدیت کب اور کیوں قبول کی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے جولائی میں بیعت کی۔ وہ اپنی زندگی کے مشکل ترین حالات سے گزر رہے تھے۔ اور میرے ساتھ ایک co-worker تھیں جو اس وقت میرا خیال رکھ رہی تھیں۔ حضور انور کے استفسار پر Tony صاحب نے بتایا کہ وہ اسلام کے بارے میں مزید سیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں جس پر حضور انور نے خوشنودی سے فرمایا اچھا، ماشاء اللہ۔

ایک اَور نو مبائع نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ان کا نام محمد مہد امجد ہے۔ اور وہ کینیڈا سے ہیں جبکہ ویسے ان کا تعلق لاہور پاکستان سے ہے۔ نیز بتایا کہ وہ اپنی فیملی میں پہلے احمدی ہیں اور ان کا سب گھر والوں سے رابطہ ختم ہوگیا ہے اور اب بس اللہ ہے اور وہ ہیں۔

اس پر حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ انہوں نے بیعت کر کے کیوں اپنے آپ کو مشکل میں ڈالا ہے۔

انہوں نے بتایا کہ ہر انسان نے مرنا ہے۔ اور مجھے یہ ڈر تھا کہ میں اگر مر گیا تو کیا ہوگا۔ مجھے کسی نے بس ایک رستہ دکھایا کہ حضرت امام مہدی، جس کا سنی فرقہ والے ابھی تک انتظار کر رہے ہیں، وہ آگئے ہیں۔ اس پر میں نے جماعت کی بہت سی کتب پڑھیں اور اس کے بعد مجھے ایسا لگا کہ مجھے احمدیت قبول کرنی چاہیے۔ چنانچہ میں نے بیعت کرلی۔ موصوف نے حضور انور سے اپنی فیملی اور خاص کر اپنی والدہ کے لیے درخواست دعا کی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ فضل کرے۔ جس پر موصوف نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔

ایک اَور نومبائع مکرم Sergiu صاحب نے بتایا کہ انہوں نے اپریل 2018ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت میں ایک بھٹکی ہوئی روح تھا اور مجھے کسی جماعت کا حصہ بننا تھا۔ اور میں نے یہاں پر چند جلسہ ہائے سالانہ میں شمولیت اختیار کی تھی۔ اس کے ماحول نے اور خوش آمدید کہنے والے دوستوں نے بہت اچھی طرح خوش آمدید کیا تھا۔ حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا آپ کا تعلق عیسائیت سے تھا؟ انہوں نے بتایا کہ جی حضور۔ پھر حضور انور نے احمدیت میں داخل ہونے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ میں جس یونیورسٹی میں پڑھتا ہوں وہاں ایک دوست سے ملاقات ہوئی جنہوں نے مجھے مسلسل دو سال جلسہ سالانہ پر مدعو کیا۔ ایک جلسہ وہ تھا جب 2016ء میں آپ تشریف لائے تھے اور وہاں جو slogan آویزاں تھا کہ Love for all Hatred for none یہ مجھے بہت اچھا لگا تو میں ایسی جماعت کا حصہ بننا چاہتا تھا جو دوسری جماعتوں کے لیے بھی متاثر کن ہو۔ حضور انور نے فرمایا، اچھا، اللہ آپ کو اپنے فضلوں سے نوازے۔

پھر ایک نومبائع مکرم Mark صاحب سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ انہوں نے احمدیت قبول کیوں کی ہے؟ انہوں نے بتایا کہ جب وہ فلپائن میں تھے تو انہوں نے مذہب کے بارے میں بہت ریسرچ کی۔ کیونکہ ان کا دل عیسائیت سے بھر چکا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ پھر جب میں کینیڈا آیا تو میرے ایک co-worker نے مجھے احمدیت کا تعارف کروایا اور میری ان سے بحثیں ہوتی رہیں۔ پھر یکم اگست 2018ء کو میں نے احمدیت قبول کرلی۔

ایک اَور نومبائع مکرم Sadat صاحب نے بتایا کہ انہوں نے احمدیت رمضان 2020ء میں قبول کی تھی۔ حضور انور کے استفسار پر کہ انہوں نے احمدیت کیوں قبول کی انہوں نے بتایا کہ وہ چند احمدی دوستوں سے گزشتہ پندرہ سال سے رابطے میں تھے۔ حضور انور نے ان سے پوچھا کہ آپ کی عمر کتنی ہے تو انہوں نے بتایا کہ حضور 35 سال ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے اپنی آدھی زندگی تو بحث کرنے میں گزار دی ہے۔ تو انہوں نے بتایا کہ اصل میں شروع میں دہریت کی طرف جا رہا تھا۔ پھر کچھ دوستوں نے مجھے قائل کیا کہ وہ غلط راستہ ہے، دماغ بھی نہیں مانتا تھا۔ اسلام کی باتیں تو ٹھیک تھیں لیکن باقی اسلام کو دیکھتا تھا تو ...... حضور انور نے فرمایا کہ اسلام کی باتیں تو ٹھیک نظر آتی تھیں لیکن عمل صحیح نظر نہیں آتے تھے؟ انہوں نے کہا بالکل صحیح۔ بالکل صحیح۔

پھر انہوں نے بتایا کہ مجھے ملائیشیا میں ایک احمدی دوست ملا، اس کو میں نے دیکھا تو اس میں مَیں نے عمل دیکھا۔ غیر احمدی اس کے ساتھ بحث کرنے آتے تھے تو وہ کافی اچھے طریقے سے سوالات کے جوابات دیتا تھا اور اس کے دلائل بھی معقول تھے۔ باقی لوگ جو تھے ان کی بات بھی سمجھ نہیں آرہی ہوتی تھی۔ جب میں کینیڈا آیا تو تب میں تھوڑا سا دہریت کی طرف واپس چلا گیا لیکن پھر مجھے ایسا لگا کہ نہیں یہ غلط راستہ ہے اور پھر میں کیلگری میں مربی صاحب سے ملا پھر تھوڑی بہت بات چیت ہوئی اور جب پچھلے رمضان میں کافی عجیب سا معاملہ ہو رہا تھا کیونکہ covid آگیا تھا اور مجھے ایسا لگا کہ نہیں، مجھے اب صحیح طریقے سے اپنا راستہ چننا چاہیے اور میں ڈرتا کیوں ہوں؟ چنانچہ میں نے احمدیت قبول کرلی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اچھا ماشاء اللہ۔

ایک نومبائع نے بتایا کہ ان کا نام کیول گاندھی ہے۔ میرا تعلق انڈیا سے ہے، پھر سوئٹزرلینڈ میں رہا اور اب 2018ء سے کینیڈا میں ہوں۔ میں نے پرسوں احمدیت قبول کی ہے۔ حضور انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ اچھا، ابھی ابھی پیدائش ہوئی ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ احمدیت قبول کرنے سے پہلے میں دہریہ تھا۔ میں کسی بھی قسم کے خداؤں میں یقین نہیں رکھتا تھا۔ لیکن میں یقین رکھتا تھا کہ ایک طاقت ہے جو اس دنیا کو کنٹرول کر رہی ہے۔ پھر 2018ء میں جب میں اپنا ماسٹرز کرنے کینیڈا آیا تو میرے پروفیسر ایک احمدی ڈاکٹر تھے۔ تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ہر چیز ایک طاقت کے کنٹرول میں ہے جو خدا ہے۔ میرے کچھ تحفظات تھے کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ سائنس سے سب کچھ بنا ہے۔ پھر تفصیلی ریسرچ کرنے کے بعد مجھے یقین آگیا کہ خدا ہے اور میں ایک خدا پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور اسلام کا بھی یہی ماننا ہے کہ ایک خدا ہے۔ اور پھر خاص طور پر احمدیہ جماعت (میں شمولیت اس لیے اختیار کی) کیونکہ دیگر مذاہب (کے لوگ) ایسے ہیں جو اپنے مذہب کی حفاظت کے لیے دوسروں کی جان لے سکتے ہیں۔ حضور انور نے ان کی اصلاح کروائی کہ دیگر مذاہب بغیر کسی وجہ کے کسی کی جان لے سکتے ہیں۔ اور وہ صرف جان لے سکنے کی بات نہیں ہے بلکہ وہ جان لیتے ہیں۔ اور احمدیت اگرچہ اسلام کا ہی ایک حصہ ہے اور غیر متشدد ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ دنیا کے امن کے لیے آئندہ یہی ایک راستہ ہے۔ اس لیے میں نے احمدیت قبول کی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اچھا، ماشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مضبوطی عطا فرمائے اور ثابت قدم رکھے۔

ایک دوسرے نو مبائع نے بتایا کہ ان کا نام Aubrey Baker ہے اور میں نے تین ماہ قبل احمدیت قبول کی ہے۔ میرا تعلق کراچی پاکستان سے ہے۔ جب میں دو سال کا تھا تو ہم ابوظہبی چلے گئے۔ میں ایک کیتھولک خاندان میں بڑا ہوا ہوں۔ کیتھولک چرچ محبت اور ہم آہنگی پر بہت زور دیتا ہے۔ پھر میں جس سکول میں پڑھا وہاں کی Nuns اور Priests

کا عمل ان کی تعلیمات کے بالکل متضاد تھا۔ 2005ء میں میری فیملی عیسائیت کے ہی ایک اور فرقہ میں داخل ہو گئی۔ لیکن مجھے پھر بھی تسلی نہ ہوئی۔ 2015ء میں میرا ایمان ہر چیز سے اٹھ گیا تھا۔ چند سالوں بعد میری ملاقات بہت سے احمدی دوستوں سے ہوئی تو مجھے بہت محبت اور اپنائیت ملی آپ کی جماعت میں مجھے حقیقی طور پر محبت سب کے لیے کا عملی نمونہ نظر آیا۔ اس لیے میں اس طرف کھنچ گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اچھا، ماشاء اللہ۔ تو آپ نے احمدیت اپنے دوستوں کے ذریعہ قبول کی۔ انہوں نے بتایا جی گزشتہ سال قبول کی ہے اور میرا رشتہ بھی اپنے ایک دوست کی بہن سے ہوا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اچھا، ماشاء اللہ۔ تو آپ ابھی تک غیر شادی شدہ ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ جی حضور۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کا رشتہ با برکت فرمائے۔

ایک اَور نو مبائع دوست نے بتایا کہ میرا نام ہمایوں ہے اور میں نے 2019ء کے آخر میں بیعت کی تھی۔ میرا چھوٹا سا سوال ہے کہ اسلام میں جو خلافت ہے اور جو خلیفہ کا مقام ہے اس کی جو حیثیت ہے وہ مذہبی اور سیاسی طور پہ قرآن اور حدیث کی رو سے اگر آپ مختصراً بیان کر دیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ یہ جو موجودہ خلافت ہے جو امام مہدی کے آنے کے ساتھ شروع ہونی تھی، ان کے آگے ہونی تھی یہ روحانی خلافت ہے، مذہبی اور دینی خلافت ہے۔ اس کا دنیاوی چیزوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بعض انبیاء پرانے زمانے میں بھی آئے جن کو حکومتیں ملیں اور بعض ایسے تھے جو حکومتوں کے بغیر رہے، اُن کو کوئی حکومت نہیں ملی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کون سی حکومت ملی تھی جو عیسائیوں کے بادشاہ تھے، نبی تھے۔ تین سو دس سال کے بعد جب رومن بادشاہ نے عیسائیت قبول کی تبھی آگے کھل کے عیسائیت کی تبلیغ ہونی شروع ہوئی اور عیسائیت پھیلی۔ تو بہر حال جو احمدیہ خلافت ہے وہ ایک روحانی خلافت ہے۔ ہاں اس خلافت میں بادشاہ یا صدرانِ حکومت وہ احمدیت اور اسلام قبول کریں گے اس لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بھی فرمایا کہ ’’بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے‘‘ مطلب یہ تھا یہاں کہ تمہاری روحانی بادشاہت ہے وہ قائم رہے گی اور دنیاوی بادشاہ تمہارے سے برکت حاصل کریں گے۔ اسی طرح قرآن کریم میں سورۃ الحجرات میں لکھا ہوا ہے کہ جب دو مسلمان گروہ اور حکومتیں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کراؤ۔ بڑا کھل کے بڑا واضح ہے کہ اُس وقت ان کی صلح کراؤ اور ان میں آپس میں جو دوسرے ہمسائے ہیں ان کو روکیں، جو ظالم ہے اس کا ہاتھ روکیں اور جب وہ جنگ ختم ہو جائے، لڑائی ختم ہو جائے، صلح ہو جائے تو پھر کسی پہ ظلم نہ کیا جائے بے شک ایک حکومت کی طرف سے زیادتی بھی ہوئی ہے تب بھی اس پہ ظلم نہ کیا جائے۔ صلح ہو گئی تو صلح صفائی سے رہو اور اگر وہ دوبارہ حملہ کریں تو پھر سب مل کے اس کو روکو۔ اُس وقت جب قرآن شریف نازل ہوا ہے ایک مسلمان حکومت تھی وہاں تو دو حکومتوں کا سوال ہی نہیں تھا یا گروہوں کا سوال ہی نہیں تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ دنیاوی حکومتیں اپنی جگہ قائم رہیں گی اور ان کے لیے حکم یہ ہے کہ ان کی صلح کرواؤ لیکن جہاں تک دینی اور علمی اور روحانی تعلیم اور ترقی کا سوال ہے وہ خلافت کے ذریعہ سے ہو گا یا مسیح موعود کے ذریعہ سے ہو گا تو یہ چیز ثابت کرتی ہے کہ اب جو زمانہ ہے اس میں خلافت کا تعلق صرف روحانیت سے اور دین سے ہے۔ ہاں مختلف حکومتوں کے بادشاہ ہوں گے، اسلامی حکومتوں کے بھی ہوں گے وہ روحانی طور پر بھی راہنمائی لیتے رہیں گے اور ہو سکتا ہے بعض دوسرے معاملات میں بھی خلیفۂ وقت سے راہنمائی لیتے رہیں لیکن دنیاوی بادشاہت اب خلافت کے پاس نہیں ہے ہاں دنیاوی بادشاہ روحانی لحاظ سے اس کے ماتحت ضرور رہیں۔

پھر انہوں نے ایک اور چھوٹا سا سوال کرنے کی اجازت چاہی اور بعد اجازت سوال کیا کہ پوری دنیا میں جو مین سٹریم مسلم ہیں جماعت کی نظر میں ان کا کیا سٹیٹس ہے اور ان کے ساتھ پوری دنیا میں جہاں پر بھی جو بھی سلوک ہو رہا ہے وہ ان پر عذاب ہے یا وہ زیادتی ہے، ان کے ساتھ ظلم ہے؟

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ چھوٹا سا سوال تو نہیں بہت بڑا سوال ہے۔ سوال چھوٹا ہے پر جواب اس کا بڑا ہے۔ بات یہ ہے کہ جو مین سٹریم مسلم ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کہتا ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه کی بھی بات نہیں کی۔ جو کہتا ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وہ مسلمان ہے تو جو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه کہتا ہے ہم تو اس کو مسلمان ہی کہتے ہیں۔ ہاں وہ زمانے کے امام اور مسیح موعودؑ کے انکاری اور منکر ہیں اس لحاظ سے اگر ہم ان کو کہتے ہیں کہ تم منکر ہو تو وہ انکاری اگر ہیں تو وہ مسیح موعود کے ہیں اور وہ مسیح موعود جس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اور جس کی پیشگوئی سورۂ جمعہ میں قرآنِ کریم نے فرمائی، اَور جگہوں پہ بھی فرمائی تو اس لحاظ سے وہ منکرین ہیں لیکن کلمہ پڑھنے کی رو سے جہاں ایک وسیع جو تعریف ہے اسلام کی اس کے تحت وہ مسلمان ہیں۔ ہم ان کو غیر مسلم نہیں کہتے کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ان کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے یہ کیا ہو رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا تو وعدہ تھا کہ جب مسلمان کافروں سے لڑائی کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرے گا اور وہ جیتیں گے۔ یہی وعدہ تھا اور یہی اسلامی تاریخ میں ہم نے دیکھا۔ خلافتِ راشدہ کے زمانے میں یہی دیکھا۔ آج کل میں بدری صحابہ پہ خطبات دے رہا ہوں تو ان میں اب خلفاء کا ذکر چل رہا ہے، حضرت عمرؓ کا ذکر چل رہا ہے، اسی میں زیادہ تر فتوحات ہوئیں۔ یہاں ہم نے دیکھا کہ کس طرح بڑی بڑی حکومتیں ٹکرائیں لیکن اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔ تو یہ چیز ہے، بات یہ ہے کہ اگر مسلمان اللہ تعالیٰ کی خاطر لڑ رہے ہیں تو ان کی فتوحات ہونی چاہئیں جو نہیں ہو رہیں۔ نمبر ایک۔ دوسرے یہ کہ مسلمان اس وقت کافروں سے لڑ بھی نہیں رہے۔ مسلمان تو مسلمان سے لڑ رہا ہے۔ کہیں ایک جگہ بھی بتائیں سوائے اس کے کہ فلسطین میں اسرائیلیوں، یہودیوں کے ساتھ جو لڑ رہے ہیں اس کے علاوہ یا کشمیر میں آپ کہتے ہیں کچھ حد تک ہندوستان کے ساتھ لڑائی کر رہے ہیں اس کے علاوہ اکثر دنیا میں جو فتنہ اور فساد اور لڑائی ہے مسلمانوں کی مسلمانوں کے ساتھ ہے، ایک فرقہ دوسرے فرقے سے لڑ رہا ہے، ایک طبقہ، ایک پارٹی دوسری پارٹی سے لڑ رہی ہے۔ طالبان نے کہہ دیا کہ ہم نے ’فتح مکہ‘ کر لیا۔ اب فتح مکہ کیا کیا۔ وہاں کوئی کافر تھے جن کو انہوں نے فتح کیا؟ وہ بھی مسلمان تھے، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه پڑھنے والے تھے، طالبان بھی وہی کلمہ پڑھنے والے ہیں۔ تو کس چیز سے فتح مکہ ہو گیا۔ تو یہ تو مسلمان مسلمان کو مار رہا ہے اور یہاں پھر اس صورت میں اللہ تعالیٰ پھر کہتا ہے میں سزا دوں گا۔ قرآن شریف میں بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ ایک ناحق مسلمان کا قتل جو ہے وہ تمہیں جہنم میں لے کے جائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے جب ایک شخص کو لڑائی میں، جب اس نے تلوار کے خوف سے کلمہ پڑھ لیا تب بھی قتل کر دیا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی تو آپؐ بڑے سخت ناراض ہوئے۔ انہوں نے کہا جی اس نے تلوار کے خوف سے کلمہ پڑھا تھا۔ انہوں نے کہا تم نے دل چیر کے دیکھا تھا اس کا کہ کس خوف سے کلمہ پڑھا تھا۔ تو اس حد تک تو سختی ہے کہ مسلمان مسلمان کو قتل نہیں کرے، ٹھیک! اس کے باوجود اگر یہ کرتے ہیں تو مجھے اس کے بارے میں فتویٰ دینے کی کیا ضرورت ہے۔ خود اللہ تعالیٰ کا جو عمل ہے وہ ظاہر کر رہا ہے کہ یہ ان کے اوپر سزا ہے یا ان سے اللہ تعالیٰ راضی ہے۔ یہ آپ خود فیصلہ کر سکتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے خود جو فعلی شہادت بتا دی کہ یہ کیا ہے۔ مجھے اس کے بارے میں کوئی رائے دینے کی ضرورت ہی نہیں۔

انہوں نے مزید پوچھا کہ نہیں جیسے برما میں روہنگیا مسلمانوں کو قتل کیا گیا اور ان پر ظلم کیا گیا اور دنیا کے دوسرے خطوں میں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اگر مسلمانوں میں unity ہوتی، چوّن (54) ملک ہیں مسلمانوں کے اور امیر امیر ملک بھی ہیں۔ وہ کیوں نہیں اکٹھے ہوئے اور برما کو روکا۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہونے کی صرف حدیث پڑھتا ہے، اگر حکومتوں کو یہ طاقت ہے تو کیوں اس کو ہاتھ سے نہیں روک رہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر تم کوئی برائی دیکھو تو اس کو ہاتھ سے روکو۔ پھر اگر اس کی طاقت نہیں ہے تو زبان سے روکو۔ اس کی طاقت نہیں ہے تو اس کے لیے کم از کم دعا ہی کرو تو ہمارے پاس تو فی الحال نہ حکومت ہے نہ ہی طاقت ہے تو ہم اس کے لیے دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان مظلوموں پر رحم کرے لیکن یہ حکومتیں جن کے پاس دولت بھی ہے اور حکومتیں بھی ہیں اور چون (54) ملک ہیں، جس نے آدھی دنیا پہ قبضہ کیا ہوا ہے انہوں نے کیوں نہیں مل کے برما کو روکا۔ تو یہ اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ ظلم ہو رہا ہے مسلمانوں پہ لیکن یہ کہنا کہ سزا ہے یا نہیں یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ ان کے عمل کیا تھے یہ تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ کس عمل کی پاداش میں سزا مل رہی ہے یا واقعی ان پہ ظلم ہو رہا ہے تو مظلوم کی مدد کرنی چاہیے۔ مسلمان کیوں نہیں کر رہے اور جب وہ اپنے مظلوم بھائی کی مدد نہیں کریں گے تو پھر خود بھی وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آتے ہیں اس لیے بہت استغفار کا مقام ہے۔

بعد ازاں حضور انور نے حاضرینِ مجلس کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر مجلس کا اختتام فرمایا۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 26/اکتوبر 2021)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھول کر روزے میں کھا پی لے (اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا) وہ اپنا روزہ پورا کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کھلایا پلایا ہے۔ یعنی اس نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا۔ (بخاری کتاب الصوم باب الصائم اذا اکل اوشرب)

طالب دعا : سید عارف احمد، والد و والدہ مرحومہ اور فیملی و مرحومین (ننگل باغبانہ، قادیان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ افطاری کھجور سے کرو اور اگر کھجور کسی کو میسّر نہ ہو تو سادہ پانی سے کرو۔ اسی طرح فرمایا کہ کسی غریب کی مدد کرنا تو صرف صدقہ ہے لیکن اپنے کسی غریب عزیز کی مدد کرنا دُہرا ثواب ہے۔ یہ صدقہ بھی ہے اور صِلہ رحمی بھی۔ (ترمذی کتاب الزکوٰۃ باب فی الصدقۃ علی ذی القرابۃ)

طالبِ دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

خطبہ عید الفطر

ہماری عید دراصل وہی عید ہوسکتی ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عید ہو

یاد رکھنا چاہیے کہ عید والا دن تو زیادہ عبادت کا دن ہے، عام دنوں میں تو پانچ نمازیں فرض ہیں اور عید والے دن چھ نمازیں فرض ہیں، حتیٰ کہ عورتوں کو بھی جنہیں بعض دنوں میں نماز معاف ہوتی ہے انہیں بھی عید والے دن عیدگاہ جانے کا حکم ہے

ایک ہی چیز ہے جو دنیا کو تباہی سے بچا سکتی ہے اور وہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کی پہچان ہے اور اسکی طرف آنا ہے

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں ہی دنیا کی بقا کی ضمانت ہے، عید کے موقع پر اس کا عہد کرنے کی تلقین

اسیرانِ راہِ مولیٰ، شہدائے احمدیت کے خاندانوں، جماعت کیلئے مالی قربانی کرنے والوں، واقفینِ زندگی اور میدانِ عمل میں موجود مبلغین سلسلہ کیلئے دعا کی تحریک

خطبہ عید الفطر سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 20؍مئی 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا (النساء:37)

اس آیت کا ترجمہ ہے: اور تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ بہت احسان کرو اور نیز رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور اسی طرح رشتہ دار ہمسایوں اور بے تعلق ہمسایوں اور پہلو میں بیٹھنے والے لوگوں اور مسافروں اور جن کے تم مالک ہو ان کے ساتھ بھی۔ اور جو متکبر اور اِترانے والے ہوں انہیں اللہ ہرگز پسند نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ آج ہمیں عید منانے کی توفیق عطا فرما رہا ہے لیکن ایک مومن کیلئے حقیقی عید صرف یہی نہیں کہ اچھے کپڑے پہن لیے۔ اچھے کھانے کھا لیے۔ دوستوں کے ساتھ مجلس میں بیٹھ کر خوش گپیوں میں وقت گزار لیا۔ عید کی نماز پڑھ کر سمجھ لیا کہ اب عید کا فرض تو ادا ہو گیا اس لیے اب کھلی چھٹی ہے جو چاہے کرو۔ نہ اس دن وقت پر ظہر کی نماز کی ادائیگی کا خیال، نہ عصر کی نماز کا خیال، نہ باقی نمازوں کا خیال اور اگر خیال آیا بھی تو جلدی جلدی جمع کر کے پڑھ لیں۔ بلکہ بعض لوگ تو عید کی نماز بھی نہیں پڑھتے اور جب عید کی نماز ہو جاتی ہے تو بڑے اہتمام سے اٹھ کر تیار ہو کر عید کے دن کی جو دوسری رونقیں ہیں ان میں مصروف ہو جاتے ہیں جیسے یہی عید کا مقصد ہے۔ یہ میں صرف بات برائے بات نہیں کر رہا بلکہ میں نے ایسے لوگ دیکھے ہیں جو عید کی نماز بھی نہیں پڑھتے اور کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں نیند آ گئی تھی، ہم سوئے رہے۔

یاد رکھنا چاہیے کہ عید والا دن تو زیادہ عبادت کا دن ہے۔ عام دنوں میں تو پانچ نمازیں فرض ہیں اور عید والے دن چھ نمازیں فرض ہیں۔ حتیٰ کہ عورتوں کو بھی جنہیں بعض دنوں میں نماز معاف ہوتی ہے انہیں بھی عید والے دن عیدگاہ جانے کا حکم ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب العیدین، باب اذا لم یکن لھا جلباب فی العید، حدیث نمبر 980)

پس عید کے دن کی بہت اہمیت ہے۔ پاکستان کے احمدیوں کو بھی دعا کرنی چاہیے کہ پہلے بعض حالات کی وجہ سے کچھ پابندیاں عورتوں پر لگی ہوئی تھیں کہ عیدگاہ نہ آئیں۔ پھر کووِڈ کی جو بیماری تھی اس کی وجہ سے اَور سختی ہو گئی بلکہ مردوں پر بھی بعض جگہ حکومتی پابندیوں کی وجہ سے پابندی لگانی پڑی۔ تو دعا کریں کہ پاکستان میں بھی اور دنیا میں بھی خاص طور پر پاکستان میں ان پابندیوں سے جلدی یہ لوگ نکلیں۔

یہاں تو اس سال دو سال بعد عید پر آنے کی پابندی اس طرح ختم ہے کہ اپنے اپنے علاقے میں عید پڑھیں اور سبھی کو آنے کی اجازت ہے۔ بہرحال عام حالات میں عید کی نماز کی ادائیگی کی خاص ہدایت ہے اسے بھولنا نہیں چاہیے۔

مَیں ذکر کر رہا تھا کہ عید والے دن صرف ایک تہوار منانے کی طرح جمع ہونے کا دن نہیں ہے بلکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے جو ہمارے سپرد کام کیے ہیں ان کا عام دنوں سے بڑھ کر حق ادا کرنا ضروری ہے۔ اپنی عبادت کے بھی حق ادا کرنا ضروری ہے اور بندوں کے حق ادا کرنے کی جو ہر مومن کی ذمہ داری ہے اسے ادا کرنا بھی ضروری ہے۔

اس دن یہ عہد کرنا چاہیے کہ مَیں اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے کی بھی مستقل کوشش اب کرتا رہوں گا اور بندوں کے حق ادا کرنے کی بھی مسلسل کوشش کرتا رہوں گا، تبھی ہماری عیدیں حقیقی عیدیں ہوں گی۔ پس ایسی عیدوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان حقوق کی ادائیگی کی قرآن کریم میں بہت جگہ توجہ دلائی ہے۔ اگر ہم آج عید کے دن یہ عہد کرتے ہوئے ان حقوق و فرائض کی ادائیگی پر توجہ دیں کہ آئندہ ہم نے ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے جن کا میں عمومی طور پر گذشتہ جمعوں کے خطبات میں بھی ذکر کرتا رہا ہوں تو ہم نے اپنے رمضان کے مقصد کو پا لیا اور عید منانے کے مقصد کو بھی پانے والے ہوں گے۔

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے بعض فرائض کی طرف توجہ دلائی ہے اور یہ ادا نہ کرنے والے تکبر کرنے والے اور شیخی بگھارنے والے ہیں اور ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ پس جنہیں اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا ان کا نہ دین ہے نہ دنیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک موقع پر اس کا بڑا سخت انذار فرمایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس کے دل میں ذرّہ بھر بھی تکبر ہو گا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل نہیں ہونے دے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ انسان چاہتا ہے کہ اچھا کپڑا پہنے، اچھی جوتی پہنے، خوبصورت لگے تو یہ کس زمرے میں آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تکبر نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو خود جمیل ہے۔ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا تکبر یہ ہے کہ انسان حق کا انکار کرے۔ لوگوں کو ذلیل سمجھے۔ انہیں حقارت کی نظر سے دیکھے اور ان سے بری طرح سے پیش آئے۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر و بیانہ، حدیث نمبر 265)

پس عید والے دن اچھے کپڑے پہننا، تیار ہونا، خوشبو لگانا یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں لیکن ان کو فخر اور تکبر کا ذریعہ بنانا یہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔

اس آیت میں ان باتوں کی طرف توجہ دلا کر پھر آخر میں کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر متکبر اور شیخی خورے کو پسند نہیں فرماتا۔ ان باتوں میں اللہ تعالیٰ کا بھی حق ہے اور بندوں کا حق بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسکی عبادت کی جائے۔ اب یہ بے شک اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہرایا جائے لیکن اس کا فائدہ بندے کو ہے۔ لوگ پوچھتے ہیں اللہ تعالیٰ کو اس کا کیا فائدہ ہے؟ اللہ تعالیٰ کو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ انسان کی پیدائش کا مقصد عبادت ہے تو یہ اس لیے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اس کا کوئی فائدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو ہماری بہتری کیلئے، ہمیں نوازنے کیلئے، ہماری اصلاح کیلئے عبادتوں کی طرف ہمیں توجہ دلائی ہے۔ ہمیں برائیوں سے روکنے کیلئے عبادت کا حکم ہے، نمازوں

کا حکم ہے۔ ایک جگہ فرمایا اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ ؕ وَلَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ (العنکبوت:46) یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر یقیناً سب ذکروں سے بڑا ہے۔

پس نمازوں کا، عبادتوں کا، اللہ تعالیٰ کے ذکر کا، اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا فائدہ ہمیں ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا بدلہ دیتا ہے، جزا دیتا ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے اور آگ سے دور کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کر۔ اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا۔ نماز پڑھ۔ زکوٰۃ دے اور صلہ رحمی کر۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان الذی یدخل بہ الجنۃ الخ، حدیث نمبر 104) یعنی رشتہ داروں سے پیار اور محبت کا سلوک کرو۔ پس دیکھیں! کس طرح اللہ تعالیٰ نواز رہا ہے۔ دنیا میں بھی نواز رہا ہے اور اگلے جہان میں بھی جنت کی خوشخبری دے رہا ہے۔

پھر ایک اَور روایت میں آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص للہ دو عیدوں کی راتوں میں عبادت کرے گا اس کا دل ہمیشہ کیلئے زندہ کر دیا جائے گا۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فیمن قام لیلتی العیدین، حدیث نمبر 1782)

کتنی بڑی خوشخبری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر عبادت کرنے سے ہمیشہ کیلئے انعام مل رہا ہے۔ پس عید صرف خوشیاں منانے کا نام نہیں ہے بلکہ اس کی راتوں کو عبادتوں سے زندہ کرنے کا نام ہے اور اس سے ہمیشہ کیلئے پھر روحانی زندگی حاصل ہو جاتی ہے۔

وہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ رمضان ختم ہوا اب آرام سے سوئیں گے۔ کہاں تو سحری کھانے کیلئے اٹھتے تھے اور اس وجہ سے دو نفل بھی پڑھ لیتے تھے اور کہاں یہ کہ عید والے دن بعض بلکہ بہت سے فجر کی نماز میں بھی جاگنے کی سستی دکھا جاتے ہیں۔ بیماری کو وڈو کو بہانہ نہیں بنانا چاہیے۔ فجر کی نماز پر مسجد میں آئیں۔

عید والے دن اگر کم حاضری تھی تو جہاں آج عید ہے ان کو کل بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہیے اور جہاں کل عید ہونی ہے وہ کل اس کمی کو پورا کریں کہ نماز پہ حاضری ہو یا کم از کم گھروں میں بچوں کے ساتھ صبح اٹھ کر وقت پر نماز باجماعت ادا کریں۔ حتی الوسع باجماعت نمازوں کا اہتمام کریں۔ خاص اہتمام سے سنوار کر جیسا کہ پچھلے خطبہ جمعہ میں بھی مَیں نے کہا تھا کہ سنوار کر نمازوں کی ادائیگی کریں۔

رمضان ختم ہونے اور آج عید منانے کو ہمیں اپنی عبادتوں سے رخصت یا کمی یا پورا اہتمام نہ کرنے کا اجازت نامہ نہیں سمجھ لینا چاہیے۔ یہ عبادتیں ہی ہیں جو ہماری دنیوی اور آخری زندگی میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنانے کی ضمانت بنیں گی۔

اللہ تعالیٰ نے عبادتوں کی طرف توجہ دلانے کے بعد اس آیت میں حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ مَیں نے مختصر الفاظ میں بتایا تھا کہ صلہ رحمی کا ارشاد فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں تفصیل سے بعض حقوق کو اس آیت میں بیان فرمایا ہے۔ فرمایا والدین کے ساتھ احسان کرو۔

اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے بعد والدین کا سب سے بڑا احسان ہے جنہوں نے پال پوس کر بڑا کیا۔ یہ ایسا احسان ہے جس کا بدلہ ہم کبھی اتار ہی نہیں سکتے۔ یہاں والدین سے احسان سے مراد ہے کہ ہمیشہ ان سے نرمی اور پیار سے بات کرو۔ ان کا عزت اور احترام کرو۔ اللہ تعالیٰ دوسری جگہ والدین کے بارے میں فرماتا ہے کہ فَلَا تَقُلۡ لَّہُمَاۤ اُفٍّ (بنی اسرائیل:24) یعنی انہیں اُف بھی نہیں کرنا۔ اُف انسان کسی بات کے بُری لگنے پر کہتا ہے تو یہاں فرمایا کہ انہیں کسی بُری لگنے والی بات پر بھی اُف نہیں کرنا۔ دوسری جگہ فرمایا: ان کی ہر طرح خدمت کرو۔ بات مانو سوائے اس کے کہ دین کے خلاف کوئی بات کریں۔ خدا تعالیٰ کے خلاف کوئی بات کریں۔ یہاں دین مقدم رکھنا ہے لیکن پھر بھی سختی نہیں کرنی۔ یہ کہہ دینا ہے کہ میں اس بارے میں اطاعت نہیں کر سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے، دین کا معاملہ ہے۔

پس یہ وہ سلوک ہے جس کا ایک مومن کو ماں باپ سے کرنے کا حکم ہے۔ پھر رشتہ داروں سے حسن سلوک کا حکم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رزق کی فراخی چاہتا ہے یا جو چاہتا ہے کہ اسکی عمر میں برکت پڑے اور اس کا ذکر خیر زیادہ ہو اسے صلہ رحمی کا خلق اختیار کرنا چاہیے۔

(صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب من احب البسط فی الرزق، حدیث نمبر 2067)

اپنے سگے رشتے دار ہیں یا سسرال کی طرف سے رشتہ دار ہیں ان کا خیال رکھنا چاہیے۔ جو لوگ آسودہ حال ہیں۔ باہر کے ممالک میں آکر اللہ تعالیٰ نے ان کے حالات بہتر کر دیے ہیں انہیں عید کی خوشیوں میں اپنے عزیزوں کو بھی شامل کرنا چاہیے جن کے حالات زیادہ اچھے نہیں ہیں اور اس کیلئے یہ شرط نہیں ہے کہ وہ جواب میں اچھا سلوک کریں تو تب ہی ان سے احسان اور اچھے سلوک کا اظہار کرنا ہے بلکہ اگر وہ مثبت رویہ نہ بھی دکھائیں تب بھی احسان کا سلوک کرنا ہے۔ جب ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں رشتہ داروں سے نیک سلوک کروں تب بھی وہ تعلق توڑتے ہیں، صحیح جواب نہیں دیتے، صحیح سلوک نہیں کرتے تو ایسی صورت میں میں کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا کہ تُو جو کہہ رہا ہے اگر وہ سچ ہے تب بھی اسی طرح کرو۔ ان سے نیک سلوک کرو۔ یہ تمہارا اُن پر احسان ہے اور جب تک تم ان سے یہ سلوک کرتے رہو گے اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرتا رہے گا۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب صلۃ الرحم وتحریم قطیعتھا، حدیث نمبر 6525)

پس نیک کام کرنا ہمارا کام ہے اور عید کی حقیقی خوشی تبھی ہے جب یہ نیک سلوک بغیر کسی بدلے اور اجر کے انسان کرتا رہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسولؐ کا حکم ہے اور اس کی جزا اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ یہاں یہ بھی واضح کر دوں کہ بعض مرد اپنی بیویوں کو اپنے رشتہ داروں سے ملنے سے روکتے ہیں، حتیٰ کہ ماں باپ یعنی بیویوں کے رشتہ دار اور ماں باپ سے بھی ملنے سے روکتے ہیں۔ یہ انتہائی جہالت کی بات ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتیں اور رنجشیں دل میں رکھ کر کہ بیوی کے بھائی نے فلاں موقع پر یہ کہہ دیا، اسکی بہن نے وہ کہہ دیا۔ ماں باپ نے فلاں موقع پر میرے یا میرے ماں باپ سے ایسا رویہ دکھایا۔ فلاں کے چچا یا ماموں نے اس طرح بات کی۔ یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔ ایک مومن کا شیوہ نہیں کہ اس قسم کی سوچیں رکھے اور یہ باتیں عموماً سامنے آتی رہتی ہیں۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا ہے، اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے والا بننا ہے تو پھر ان لغو اور بیہودہ باتوں کو چھوڑنا ہوگا۔ جو انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر بظاہر نیچا ہو کر دوسرے کو سلام بھی کرتا ہے، صلح میں پہل کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنتا ہے۔ پس اس طرف بھی ہر احمدی کو خاص توجہ دینی چاہیے۔

اسی طرح آپس میں میاں بیوی کے تعلقات ہیں، گھروں میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر جو رنجشیں ہو رہی ہوتی ہیں انہیں بھی دُور کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ مرد کو اگر حکم ہے کہ عورت سے حسنِ سلوک کرے تو عورتوں کو بھی حکم ہے کہ اپنے اندر قناعت پیدا کریں اور اپنے گھروں کو سنبھالیں۔

پھر حقوق العباد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یتیموں اور مسکینوں کا خیال رکھو۔ یہ ایک بہت اہم کام ہے جس کی طرف ہر احمدی کو توجہ دینی چاہیے۔ اگر خود کسی یتیم کو نہیں بھی جانتے تو جماعت میں یتامیٰ فنڈ ہے اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینا چاہیے۔ عید کی خوشیوں میں یتیموں کو شامل کریں۔ اس مد میں چندہ دینا چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یتیم کی پرورش کرنے کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مَیں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں یوں اکٹھے ہوں گے جیسے ہاتھ کی دو انگلیاں اکٹھی ہوتی

اعلان نکاح

مکرم مختار احمد نائک صاحب ابن مکرم دیدار احمد نائک صاحب آف کوریل کشمیر کا نکاح مکرمہ کوثر جان صاحبہ بنت مکرم ظہور احمد میر صاحب مرحوم ریشی نگر کشمیر کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی ارشاد احمد ٹھوکر صاحب معلم سلسلہ نے مورخہ 19 مارچ 2023ء کو پڑھایا۔ دونوں خاندانوں کیلئے رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (آزاد حسین انسپکٹر بدر قادیان)

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination for royal weddings & celebrations.

2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

CHANDIGARH DIAGNOSTIC LABORATORY
Thane wala Chowk, Thikriwal Rd (Darul Salam Kothi Rd)
(Near Canara and Punjab & Sind Bank Qadian)

ہمارے یہاں ہر طرح کے جسمانی ٹیسٹ خون، پیشاب، بلغم، بایوپسی، وغیرہ کمپیوٹرائزڈ دستیاب ہیں
ہمارے ساتھی: SRL-Super Ranbaxy Lab,Thyrocare Mumbai

چوہدری محمد خضر باجوہ صاحب درویش قادیان — لقمان احمد باجوہ صاحب
پروپرائٹر: عمران احمد باجوہ، رضوان احمد باجوہ — فون نمبر: +91-85579-01648, +91-96465-61639

ہیں۔انہوں نے انگلیوں کا اشارہ کر کے فرمایا۔

(صحیح البخاری، کتاب الطلاق، باب الاشارۃ فی الطلاق والامور، حدیث نمبر 5304)

پس یہ جاری نیکیاں ہیں اس میں بھی ضرور شامل ہونا چاہیے۔اسی طرح جماعت میں اَور بھی امداد کے بعض فنڈ ہیں، شادی فنڈ ہے، مریضوں کے فنڈ ہیں، طلبہ کی تعلیم کے فنڈ ہیں ان میں جن کو توفیق ہو حصہ لینا چاہیے۔

پھر مسکینوں کی پرورش کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے یتیموں اور مسکینوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ اگر تُو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم ہو جائے تو مساکین کو کھانا کھلا اور یتیم کے سر پر ہاتھ رکھ۔

(مسند احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 98، حدیث نمبر 7566، مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس نیکیوں کی توفیق ملنے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے یہ خدمتِ خلق کے کام ایک مومن کو اپنے پر فرض کرنے چاہئیں اور عیدوں کے موقع پر خاص طور پر اس کا خیال آنا چاہیے اور یہ مد صرف عیدوں کے دن کیلئے نہیں بلکہ جن کو توفیق ہے انہیں مستقل کرتے رہنا چاہیے۔

پھر ہمسایوں سے حسن سلوک کا حکم ہے۔ اگر ہمسایوں کی حقیقت سمجھ کر پھر ان کے حق ادا کرنے کی انسان کوشش کرے تو دنیا سے فساد ہی ختم ہو جائے اور ایک مومن کیلئے حقیقی عید تو ہے ہی اس وقت جب دنیا سے فساد ختم ہو۔ ہمسائے کی کیا تعریف ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا۔آپ فرماتے ہیں کہ سوکوس تک بھی تمہارے ہمسائے ہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 7، صفحہ 280)

سومیل تک ارد گرد تمہارے جو لوگ ہیں وہ تمہارے ہمسائے ہیں۔اس تعریف کے تحت کوئی ہمسائیگی سے باہر نہیں رہتا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہارے پڑوسی تمہاری تعریف کریں تو تم اچھے پڑوسی ہو۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الثناء الحسن، حدیث نمبر 4222)

پس یہ اچھی ہمسائیگی کا معیار اور یہ وہ معیار ہے جس سے معاشرے میں محبت اور پیار قائم ہوتا ہے اور اس میں کوئی تخصیص نہیں ہے کہ ہم مذہب ہے یا غیر مذہب والا ہے بلکہ بعض لوگ تو میں نے دیکھے ہیں کہ یہاں اپنے غیر مذہب ہمسایوں سے زیادہ اچھا سلوک کرتے ہیں اور اپنے احمدیوں سے ان کے تعلقات اچھے نہیں ہیں۔ یہ رنجشیں بھی عید کے حوالے سے ہمیں دور کرنی چاہئیں۔

پھر اپنے ساتھ بیٹھنے والوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم ہے، اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم ہے۔اگر اس حکم پر ہر ایک عمل کرنے لگ جائے تو تبلیغ کے بھی نئے راستے کھلیں گے اور جب یہ تبلیغ کے راستے کھلیں تو پھر وہی عید حقیقی عید بن جائے گی۔ یہاں مغرب میں، مغربی ممالک میں آج کل اسلام کے خلاف وقتاً فوقتاً ابال اٹھتا رہتا ہے، یہاں ہمیں اپنے اخلاق سے ہی لوگوں کو اسلام کی صحیح تعلیم دکھانی ہوگی۔

پھر اپنے ماتحتوں اور کمزوروں سے حسنِ سلوک کا حکم ہے۔اپنوں کے ساتھ بھی اور غیروں کے ساتھ بھی۔ اسلام کہیں یہ نہیں کہتا کہ تمہارے قریبی صرف تمہارے ہم مذہب یا ہم قوم ہیں۔ انہی سے حسن سلوک کرو بلکہ وہ انسانی حقوق کی بات کرتا ہے۔ رشتہ داروں کے حقوق کی بھی بات کرتا ہے اور غیر رشتہ داروں کے حقوق کی بھی بات کرتا ہے۔ ہمسایوں کے حقوق کی بھی بات کرتا ہے اور وہ ہمسائے جو تمہارے ساتھ ہیں اور وہ ہمسائے جو دُور کے ہیں ان کے حقوق کی بات کرتا ہے بلکہ وہ بھی ہمسائے ہیں جو کسی سفر میں تمہارے ساتھ تھے ان کے حقوق کی بھی بات کرتا ہے۔

پھر محروموں اور کمزوروں کے حقوق کی بھی بات کرتا ہے۔تمہارے ماتحتوں کے حقوق کی بھی بات کرتا ہے۔کون سا حق ہے جو اسلام نے چھوڑا ہے۔ان حقوق کا دوسری آیات میں بھی ذکر ہے۔

پھر حقوق کے قائم کرنے کیلئے ایک خوبصورت تعلیم جو قرآنِ کریم نے بیان فرمائی ہے وہ ہے عدل اور انصاف کی تعلیم اور وہ اس تفصیل سے بیان کی ہے کہ جس کی مثال نہیں۔کئی مواقع پر بیان فرمایا ہے۔مثلاً ایک جگہ فرمایا کہ ایسی سچی گواہی انصاف قائم کرنے کیلئے دو کہ چاہے اپنے خلاف یا اپنے والدین کے خلاف یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف دینی پڑے تو دو جیسا کہ فرمایا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوۡ عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ اَوِ الۡوَالِدَيۡنِ وَالۡاَقۡرَبِيۡنَ (النساء:136) اے ایماندارو! تم پوری طرح انصاف پر قائم رہنے والے اور اللہ کیلئے گواہی دینے والے بن جاؤ۔ گو تمہاری گواہی تمہارے اپنے خلاف ہو یا والدین یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف پڑتی ہو۔ یہ وہ باتیں ہیں جو معاشرے کا امن قائم رکھتی ہیں اور حسین معاشرے کو جنم دیتی ہیں۔ یہ وہ باتیں ہیں جو ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے کرتے ہیں تو دنیا کو ہی جنت بنا دیتی ہیں۔ یہ وہ عید ہے جو حقیقی عید ہے۔ جب ہمیں اس دنیا میں جنت مل جائے کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے بندوں کے حق ادا کر کے ہم دنیا کو جنت نظیر بنا سکتے ہیں۔اصل نیکی جس کی اسلام ہمیں تعلیم دیتا ہے یہی ہے کہ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھا جائے نہ کہ اپنے حق حاصل کرنے کیلئے اس دنیا میں فساد پیدا کیا جائے۔ یہی ایک مومن کی شان ہونی چاہیے کہ یہ کوشش کرے کہ اسکے ذمہ کسی کا حق باقی نہ رہے۔اپنا یہ جائزہ لے کہ میرے ذمہ کسی کا حق تو باقی نہیں ہے۔ تلاش کرے حق۔ صرف حق یہ نہیں ہے کسی کا قرض دینا ہے بلکہ حق یہ ہے کہ اپنی جتنی استعدادیں ہیں یا صلاحیتیں ہیں یا اخلاق ہیں ان سے دوسرے کے ساتھ سلوک کرنا اور اچھا سلوک کرنا۔ دوسروں کے دکھوں اور تکلیفوں کو محسوس کریں اور یہی چیزیں ہماری عید کو حقیقی عید بنا سکیں گی۔ صرف ایک دن کی عید نہیں بلکہ ایسی عید جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر کے دائمی عید بنے گی۔

پھر عید کے موقع پر دنیا کی عمومی فکر بھی ہمیں کرنی چاہیے۔ اس کیلئے دعا بھی کرنی چاہیے۔صرف اپنی خوشیوں میں ہی اطمینان نہ حاصل کر لیں۔ دنیا آج کل تباہی کی طرف جا رہی ہے ہمیں اس کی فکر ہے اور ہونی چاہیے کہ انسانیت کو بچانا بھی ہمارا کام ہے۔

یہ سب اس لیے ہو رہا ہے کہ انصاف کے تقاضے پورے نہیں کیے جاتے۔ دوسروں کے حقوق کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ اگر عہدوں کی پابندی ہوتی، اگر ہر سطح پر انصاف کرنے اور حقوق ادا کرنے کی کوشش ہوتی، انصاف کو حقیقی رنگ میں قائم کیا جاتا، اگر حقوق کی ادائیگی کا حق ادا کیا جاتا تو نہ ہم عراق کی تباہی دیکھتے، نہ شام کی تباہی دیکھتے، نہ لیبیا کی تباہی دیکھتے، نہ یمن کی تباہی دیکھتے، نہ افغانستان کی تباہی دیکھتے۔ان کا آج کل جو یہ حال ہوا ہے یہ نہ دیکھتے اور نہ اب یوکرین میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کو دیکھتے۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا حقوق کی ادائیگی کا یہ صحیح ادراک حاصل کرنا اور دنیا کو اسلام کی تعلیم کا صحیح طور پر بتانا، اس کا پتہ دینا اور خود اس پر عمل کرنا یہ تبلیغ کے نئے راستے کھولے گا اور دنیا کو بچانے کا بھی ذریعہ بنے گا۔ ہمیں اس طرف خاص توجہ دینی چاہیے۔ دنیا تو اپنی تباہی پر تلی ہوئی ہے کوئی ان کو خیال نہیں ہے۔ ان کے نزدیک دنیاوی طاقت اور اسکا اظہار ہی اور اپنی برتری کو ثابت کرنا ہی ان کی زندگی اور بقا کی ضمانت ہے لیکن نہیں جانتے کہ یہ ان کی بقا کو نہیں بلکہ تباہی کو یقینی بنا رہی ہے۔

یہ بھی خوش فہمی لگتی ہے کہ نیوکلیئر ہتھیار استعمال نہیں ہوں گے یا اس کا امکان کم ہے۔ دھمکیاں تو اس حوالے سے یہ ایک دوسرے کو دے رہے ہیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ یہ استعمال ہوں گے یا نہیں لیکن یہ یقینی بات لگ رہی ہے کہ تباہی اور بربادی کی طرف بڑی تیزی سے یہ لوگ بڑھ رہے ہیں اور اس کا آخری نتیجہ تباہی و بربادی ہونا ہے۔ ایسے میں ایک ہی چیز ہے جو دنیا کو تباہی سے بچا سکتی ہے اور وہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کی پہچان ہے اور اس کی طرف آنا ہے۔

دنیا کو تو نہ اس بات کا ادراک ہے نہ اس کا علم۔ یہ احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ ان کو اس راستے کی طرف راہنمائی کریں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی یہ ادائیگی ہی ان کو بتائیں کہ ان حقوق کی ادائیگی ہی تمہاری بقا کی ضمانت ہے۔ تمہاری طاقتیں نہیں۔ عوام الناس کو یہ بتانا ہوگا کہ کس تباہی کی طرف تمہارے لیڈر تمہیں لے کر جا رہے ہیں۔ پس تبلیغ کے راستے نئے انداز سے ہمیں حالات کے مطابق کھولنے چاہئیں۔ اپنے اپنے حلقے میں لوگوں سے رابطہ کر کے راہنمائی کرنی ہوگی۔ سوشل میڈیا پر اِدھر اُدھر کی باتیں جو ہم کر کے وقت ضائع کرتے ہیں اس کے بجائے تعمیری باتیں کریں۔ ان باتوں پر وقت ضائع کرنے کی بجائے خدا تعالیٰ کی طرف آنے کی طرف راہنمائی کریں۔ یہ بتائیں کہ یہ حقیقت ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف آؤ گے تو تمہاری بقا ہے۔ اگر ہم یہ کام کر لیں، دنیا کو اس طرح بتا دیں تو جہاں ہم اپنے گھروں، اپنے شہروں، اپنے ملکوں میں امن قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہوں گے دنیا کو بھی تباہی سے بچا کر خوشیاں دینے والے ہوں۔

دنیا کو تباہی سے بچانے کا صرف یہی ایک طریقہ ہے کہ اسے خدا تعالیٰ کی پہچان کروا کر اس کا حق ادا کرنے والا بنا دیں اور اس کیلئے ہمیں اپنی حالتوں کو بھی اعلیٰ معیاروں تک لے جانا ہوگا اور یہی حقیقی عید ہے۔ یہی عید ہے جس کے منانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو زمانے کی اصلاح کیلئے بھیجا تھا اور آپؑ نے اس بارے میں دنیا کو بار بار متنبہ کیا ہے۔

اس وقت میں حضرت مصلح موعودؓ کا بھی ایک مختصر حوالہ پیش کرنا چاہتا ہوں جو کسی نے ایڈیٹر الفضل کو بھیجا تھا۔ یہ حضرت مصلح موعودؓ کے عید کے خطبہ کا حوالہ ہے، یہ چھپا ہوا ہے اور اتفاق سے یہ عید بھی جو عید الفطر تھی 2/مئی کو 1957ء میں ہوئی تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بیماری کی وجہ سے بڑا مختصر خطبہ دیا تھا لیکن اسکا بھی میں خلاصہ پیش کر دیتا ہوں اور وہ بھی تبلیغ کے حوالے سے ہے کہ ہمارے اندر تبلیغ کا کیا درد ہونا چاہیے۔ کس

طرح ہمیں دنیا کو ہوشیار کرنا چاہیے اور کس طرح ہم حقیقی رنگ میں اپنے احمدی مسلمان ہونے کا حق ادا کر سکتے ہیں؟

آپؓ نے فرمایا کہ ہماری عید دراصل وہی عید ہوسکتی ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عید ہو۔ اگر ہم عید منائیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ منائیں تو ہماری عید قطعاً عید نہیں کہلا سکتی۔ فرمایا ایک مسلمان کیلئے چاہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر تیرہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے اگر اسکی عید میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شامل نہیں اور اگر وہ اس ظاہری عید پر مطمئن ہو جاتا ہے تو اسکی عید کسی کام کی نہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عید سویاں کھانے سے نہیں آتی نہ شیر خرما کھانے سے آتی ہے بلکہ ان کی عید قرآن اور اسلام کے پھیلنے سے آتی ہے۔

اگر قرآن اور اسلام پھیل جائے تو ہماری عید میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہو جائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں گے کہ جس مشن کو مَیں لے کر آیا تھا ابھی تک میری امّت نے اسے قائم رکھا ہوا ہے۔ پس کوشش کرو کہ اسلام کی اشاعت ہو، قرآن کی اشاعت ہو تا کہ ہماری عید میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہوں۔ بے شک ہم تبلیغ کرتے ہیں لیکن اس کا حق ادا کرنے کیلئے ہمیں پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ جس طرح تبلیغ کا حق ہے ہماری اولادوں میں بھی وہ تڑپ اور روح ہے جو پہلوں میں تھی یا ہمارے اندر بھی وہ تڑپ اور روح ہے جو پہلوں میں تھی۔ جب تک ہم تبلیغ کی یہ تڑپ اور روح اپنی اولادوں میں اور اپنے اندر پیدا نہیں کر لیتے ہم حقیقی عید جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عید ہے نہیں منا سکتے۔

(ماخوذ از خطباتِ محمود جلد اوّل، صفحہ 488 تا 490)

پس یہ پیغام بھی ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنا چاہیے کہ یہ روح ہم نے آگے اپنی نسلوں میں بھی منتقل کرنی ہے۔ اپنے اندر بھی پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف خاص توجہ دینی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا بھی حق ادا کرنے والے بننا ہے اور اپنی نسلوں کو بھی کہنا ہے کہ وہ ادا کرنے والے بنیں۔ وہ حقوق العباد بھی ادا کرنے والے ہوں اور قرآن اور اسلام کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کیلئے بھرپور کوشش کرنے والے بھی ہوں اور پھر یہ روح نسلاً بعد نسلٍ آگے منتقل کرتے چلے جانے والے ہوں۔ یہ روح ہم نے آگے منتقل کرنی ہے۔ اور اس وقت تک ہم چین سے نہ بیٹھیں جب تک تمام دنیا پر اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا نہ لہرانے لگے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے کہ ہم ایسی عیدوں کے نظارے دیکھنے والے ہوں، ایسی عیدوں کے حصول کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو اور کوششوں کو عمل میں لائیں۔

اب دعا ہوگی۔ دعا میں اسیران کی رہائی کیلئے بھی دعا کریں، شہداء کے خاندانوں کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ جماعت کیلئے مالی قربانی کرنے والوں کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔ واقفینِ زندگی کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں وقف کی روح کو قائم رکھتے ہوئے ایک جوش اور جذبے سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان مبلغین کے اندر جو میدانِ عمل میں ہیں ایک ہی تڑپ ہو کہ ہم نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہرانا ہے اور دنیا کو توحید کے جھنڈے کے نیچے لے کر آنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں میں بے انتہا برکت ڈالے اور ہم اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلبہ کو دنیا میں جلد تر دیکھنے والے ہوں۔

(خطبہ ثانیہ، دعا)

......☆......☆......☆......

128 واں جلسہ سالانہ قادیان
مورخہ 29، 30 اور 31/دسمبر 2023ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 128ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 29، 30 اور 31/دسمبر 2023ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور اس کے بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

اَے مومنو! مبارک!! پھر سے ہے عید آئی

محمد ابراہیم سرور قادیان

فضلِ خدا ہے ہم پہ ، خوشکن نوید آئی
اے مومنو! مبارک !! پھر سے ہے عید آئی

سب شاد ہو رہے ہیں اور ہو رہی ہے فرحت — عید الفطر تو سچ میں رمضان کی ہے برکت
روزوں کے فیض سے ہی حاصل ہوئی یہ نعمت — رمضان کے عمل کو ، آؤ ! بنائیں عادت
ہاں سب کو ہو مبارک ، ساعت سعید آئی
اے مومنو! مبارک !! پھر سے ہے عید آئی

اللہ نے کہا ہے میں خود جزا بنوں گا — فرحت مَیں صائم کو تو دو دو عطا کرونگا
رمضان کے گزرنے پر ایک عید ہوگی — پھر آخرت میں رحمت، اُس پر مزید ہوگی
کرنے ہمیں عطا پھر، رب کی ہے دید آئی
اے مومنو! مبارک !! پھر سے ہے عید آئی

حکمِ خدا یہی ہے، خوشیاں مناؤ مل کے — سب رنجشوں کو چھوڑو، شکوے مٹاؤ دل کے
خوشیاں مناؤ یوں کہ رب کی رضا ہو حاصل — مسکین کو بھی اپنی، خوشیوں میں کر لو شامل
خوشیوں کی دیکھو! بارش، کیسی شدید آئی
اے مومنو! مبارک !! پھر سے ہے عید آئی

ہر طفل ہو کہ ناصر، خادم ہو یا ہو لجنہ — پیارے امام کا بس، سب سے یہی ہے کہنا
ہمدردئ خلائق اپنا بناؤ گہنا — قربِ خُدا کی خاطر، سب مشکلات سہنا
سرورؔ وہی خوشی پھر، مثلِ جدید آئی
اے مومنو! مبارک !! پھر سے ہے عید آئی

جہیز کی نمائش ایک غلط رسم ہے

’’شادی بیاہ کے موقع پر بعض فضول قسم کی رسمیں ہیں، جیسے بری کو دکھانا یا وہ سامان جو دولہا والے دولہن کیلئے بھیجتے ہیں اس کا اظہار، پھر جہیز کا اظہار، باقاعدہ نمائش لگائی جاتی ہے۔ اسلام تو صرف حق مہر کے اظہار کے ساتھ نکاح کا اعلان کرتا ہے، باقی سب فضول رسمیں ہیں۔ ایک تو بری یا جہیز کی نمائش سے اُن لوگوں کا مقصد جو صاحبِ توفیق ہیں صرف بڑھائی کا اظہار کرنا ہوتا ہے کہ دیکھ لیا ہمارے شریکوں نے بھائی بہن یا بیٹا بیٹی کو شادی پر جو کچھ دیا تھا ہم نے دیکھو کس طرح اس سے بڑھ کر دیا ہے۔ صرف مقابلہ اور نمود و نمائش ہے......صرف رسموں کی وجہ سے، اپنا ناک اونچا رکھنے کی وجہ سے غریبوں کو مشکلات میں، قرضوں میں نہ گرفتار کریں اور دعویٰ یہ ہے کہ ہم احمدی ہیں اور بیعت کی دس شرائط پر پوری طرح عمل کریں گے......جبکہ بیعت کرنے کے بعد تو وہ یہ عہد کر رہا ہے کہ ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت مکمل طور پر اپنے اوپر طاری کر لے گا۔ اللہ اور رسول ہم سے کیا چاہتے ہیں، یہی کہ رسم رواج اور ہوا و ہوس چھوڑ کر میرے احکامات پر عمل کرو۔‘‘

(شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں، صفحہ 101 تا 103) (شعبہ رشتہ ناطہ، نظارت اصلاح ارشاد مرکزیہ قادیان)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ایک سچے مومن کیلئے ضروری ہے کہ وہ ہر وقت اس بات کو اپنے پیش نظر رکھے کہ دنیوی زندگی دراصل ایک عارضی زندگی ہے اور اسکی تکالیف بھی عارضی ہیں اور جن لوگوں کو اس عارضی زندگی میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اسکے بدلہ میں ایسے شخص کی اخروی زندگی جو دراصل دائمی زندگی ہے، کی تکالیف دور فرما دیتا ہے۔ (بدر 1 دسمبر 2022 صفحہ 15)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اگر کسی وقت دنیا کی اصلاح کیلئے کسی مصلح کی ضرورت پڑی تو اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کے متبعین میں سے کسی ایسے شخص کو دنیا کی اصلاح کیلئے کھڑا کریگا جو وقت کا خلیفہ ہوگا لیکن خلیفہ سے بڑھ کر مصلح کا مقام بھی اسے عطا ہوگا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس مقام پر فائز فرمایا تھا۔ (بدر 8 دسمبر 2022 صفحہ 15)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

اگر ہم اپنی عبادتوں کو بھول گئے تو یہ مسجد بنانا صرف ایک ظاہری ڈھانچہ کھڑا کرنا ہے

ہماری حقیقی خوشی تو اُسوقت ہوگی جب ہم دنیا کو آنحضرت ﷺ کے قدموں کے نیچے لائینگے، اس کیلئے ہمیں اب اس مسجد کے بننے کے ساتھ تبلیغ کے نئے راستے تلاش کرنے ہونگے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 30/ستمبر 2022 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: ایک جرنلسٹ نے جب حضور انور سے پوچھا کہ zoin کی مسجد یہاں کے لئے اتنی اہم کیوں ہے اس کے جواب میں حضور انور نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس مسجد کی اہمیت اس لئے ہے کہ ایک نام نہاد دعوے دار اور اس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف غلط زبان استعمال کرتا تھا اور پھر اس کا خاتمہ ہونا اور اس شہر میں جماعت کا قائم ہونا ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والا بناتا ہے۔

سوال: اگر ہم اپنی عبادتوں کے معیار بھول گئے تو اس سے کیا نقصان ہوگا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اگر ہم اپنی عبادتوں کو بھول گئے تو یہ مسجد بنانا صرف ایک ظاہری ڈھانچہ کھڑا کرنا ہے۔ دنیا کو ہم بتا رہے ہوں گے کہ یہاں مسلمانوں کی ایک مسجد بن گئی ہے، لیکن ہمارے عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قابل نہیں ہوں گے کہ اس مسجد کی برکات سے فیض پانے والے ہوں یا ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مددگاروں میں سے ہوں۔

سوال: شکر گزاری کے متعلق رسول کریم ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہے۔

سوال: آج سے چوبیس سو سال پہلے حضرت مسیح موعودؑ نے جو زائن شہر کے بارے میں پیشگوئی بیان فرمائی تھی وہ کس طرح پوری ہوئی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آج سے ایک سو بیس سال پہلے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر جس جھوٹے دعویدار اور دشمنِ اسلام کی ہلاکت کی پیش گوئی آپؑ نے فرمائی تھی آج اس کے شہر میں جس کے بارے میں اسکا اعلان تھا کہ کوئی مسلمان یہاں داخل نہیں ہوسکتا جب تک وہ عیسائی نہیں ہو جاتا اللہ تعالیٰ نے جماعت کو مسجد بنانے کی توفیق دی۔

سوال: کس طرح سے ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جلد سے جلد پورا ہوتے دیکھیں گے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: مسلسل دعاؤں سے میرے مددگار بنو، تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جلد سے جلد پورا ہوتا دیکھیں۔

سوال: کب ہم اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو اپنی زندگی میں پورا ہوتے دیکھیں گے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں گے، دین کو دنیا پر مقدم کریں گے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے جو وعدے ہیں انہیں اپنی زندگیوں میں پورا ہوتے دیکھیں گے۔

سوال: زائن شہر میں جس مسجد کا نام فتح عظیم کس وجہ سے رکھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس مسجد کا نام 'فتحِ عظیم' مسجد رکھا ہے اور یہ نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام اور پیش گوئی کے حوالے سے رکھا گیا ہے۔

سوال: مساجد کی تعمیر کس لئے ہوتی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مساجد کی تعمیر اس لیے ہوتی ہے کہ اس میں عبادت کیلئے لوگ جمع ہوں۔ پانچ وقت اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں۔ جمعوں میں باقاعدگی اختیار کریں۔ دنیا کے لہو ولعب اور کاموں میں اپنی عبادتوں کو نہ بھول جائیں۔

سوال: ہماری ہر نئی مسجد اپنے اندر کیا پیدا کرنے والی ہونی چاہئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یہاں ہر تعمیر ہونے والی مسجد ایک نیا جوش اور ولولہ اور اللہ تعالیٰ سے تعلق ہمارے اندر پیدا کرنے والی ہونی چاہیے۔

سوال: جب حضرت ابوبکرؓ نے رسول اللہ ﷺ کو عرض کیا یا رسول اللہؐ! فتح و نصرت کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے تو پھر آپؐ اس قدر بے چینی کا کیوں اظہار فرما رہے ہیں؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! فتح و نصرت کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے تو پھر آپؐ اس قدر بے چینی کا کیوں اظہار فرما رہے ہیں؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ فتوحات میں بھی مخفی شرائط ہوتی ہیں اس لیے میرا کام نہایت تضرع سے اللہ تعالیٰ سے اس کی مدد مانگنا ہے۔

سوال: ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کس طرح پورا ہوتے دیکھیں گے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آپؑ نے تو فرمایا ہے کہ مسلسل دعاؤں سے میرے مددگار بنو، تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جلد سے جلد پورا ہوتا دیکھیں۔

سوال: 23 جون 1907ء نے 23/جون 1907ء کے The Sunday Herald Boston اخبار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی اور ڈوئی کے عبرتناک انجام کے بارے میں کیا لکھا گیا تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا:۔ 23/جون 1907ء کے The Sunday Herald Boston نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعارف لکھا۔ پھر آپؑ کا دعویٰ اور چیلنج لکھا۔ اسی طرح ڈوئی کے حوالے سے بھی لکھا۔ اسی اخبار کے کچھ الفاظ میں پیش کر دیتا ہوں۔ وہ کہتا ہے، اس نے ہیڈنگ یہ جمایا۔
عظیم ہے مرزا غلام احمد جو مسیح ہے جنہوں نے ڈوئی کے عبرت ناک انجام کی خبر دی اور اب وہ طاعون سیلاب اور زلزلے کی پیشگوئی کر رہے ہیں۔ یہ کہتا ہے کہ اگست کے تیئیس دن گزرے تھے جب قادیان ہندوستان کے مرزا غلام احمد نے الیگزینڈر ڈوئی جو ایلیا ثانی کہلاتا تھا، اس کی موت کی خبر دی جو گذشتہ مارچ میں پوری ہوگئی۔ پھر کہتا ہے کہ یہ انڈین آدمی دنیا کے مشرقی علاقوں میں کئی سالوں سے شہرت رکھتا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ آخری زمانے میں جس سچے مسیح نے آنا تھا وہ میں ہوں اور خدا تعالیٰ نے اسے عزت بخشی ہے۔ امریکہ میں پہلی دفعہ اس کا ذکر 1903ء میں ہوا جب ایلیا سوم کے ساتھ اس کا تنازعہ منظرِ عام پر آیا۔ ڈوئی کی وفات کے بعد سے انڈین نبی نے شہرت کی بلندیوں کو چھوا ہے کیونکہ اس نے ڈوئی کی وفات کا بتایا تھا کہ اس کی یعنی مرزا صاحب کی زندگی میں ہی نہایت دکھ اور تکلیف کے ساتھ اس کی وفات ہو جائے گی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے اس نے لکھا ہے کہ مسٹر ڈوئی اگر میری درخواست مباہلہ قبول کرے گا اور سراحتاً یا اشارۃً میرے مقابل پر کھڑا ہوگا، تو میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑ دے گا۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ڈوئی کو کیا چیلنج کیا تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سختی سے اسے چیلنج کیا کہ اللہ سے دعا کرو کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے ہلاک ہو جائے۔

سوال: ڈوئی کس حالت میں مرا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ڈوئی اس حالت میں مرا کہ اس کے دوست اسے چھوڑ کر جانے لگے اور قسمت خراب ہوگئی۔ وہ فالج اور جنون جیسے امراض میں مبتلا ہو گیا اور اسے عبرت ناک موت ملی۔

سوال: ہمیں حقیقی خوشی کب میسر ہوگی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہماری حقیقی خوشی تو اس وقت ہوگی، جب ہم دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نیچے لائیں گے۔ اس کیلئے ہمیں اب اس مسجد کے بننے کے ساتھ تبلیغ کے نئے راستے تلاش کرنے ہوں گے۔

سوال: کب ہم اپنے دینی معیار کو بہتر بنا سکتے ہیں اور نیکیوں میں ترقی کر سکتے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کا شمار ان آخرین میں ہوتا ہے جو پہلوں سے ملے۔ ہمیں انکے نقش قدم پر چلنا ہے جنہوں نے تبلیغ کی اور اپنے روحانی اور اخلاقی معیاروں کو بڑھایا۔ جب ہم یہ چیزیں اپنے اندر پیدا کریں گے اس وقت تک ہم ترقی کر سکتے ہیں۔

سوال: مسلمانوں پر زوال کب آنا شروع ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مسلمانوں پر زوال اس وقت آنا شروع ہوا جب دنیا غالب آنے لگی اور تقویٰ کے معیار گرنے شروع ہو گئے عبادتوں کی طرف توجہ کم ہوتی چلی گئی۔

سوال: خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی حفاظت کے متعلق کیا الہام فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا: خدا ایسا نہیں جو تجھے چھوڑ دے۔ خدا تجھے غیر معمولی عزت دے گا۔ لوگ تجھے نہیں بچائیں گے پر میں تجھے بچاؤں گا۔

......☆......☆......☆......

ہر احمدی کا فرض ہے کہ تقویٰ کے حصول کیلئے عبادت کرے اور تقویٰ کے حصول کیلئے ہی قرآن کریم پڑھے اور پڑھائے اور اس پر عمل کرنیوالا بنے

ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر کیا روحانی تبدیلی ہم میں پیدا ہوئی ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 16 ستمبر 2005 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضور انور نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ البقرہ کی آیت 22 یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ اور ترجمہ پیش فرمایا۔ ترجمہ: اے لوگو! عبادت کرو اپنے رب کی جس نے تم کو پیدا کیا اور ان کو جو تم سے پہلے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسوں کے قیام کا کیا مقصد بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ان جلسوں کے قیام کا ایک بہت بڑا مقصد افراد جماعت کے تقویٰ کے معیار کو بلند کرنا اور اپنے ماننے والوں کو ایک خدا کی حقیقی پہچان کروا کر ان کو اس کے سامنے جھکنے والا، اس کی عبادت کرنے والا اور اس کے حکموں پر عمل کرنے والا بنانا تھا۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی آمد کا کیا مقصد بیان فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا کہ تا مَیں حلم اور خلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اس کی روشنی سے لوگوں کو راہ راست پر چلاؤں۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کے بعد ہر احمدی کا مقصد ہونا چاہئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے کے بعد ہر احمدی کا یہ مقصد ہونا چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف کھینچے چلے جانے کی کوشش کرتا رہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی ذات کی بابت کیا فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے، ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے، اگرچہ تمام

وجود کھونے سے حاصل ہو۔

سوال: ہر احمدی کا پہلا مقصد کیا ہونا چاہیئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہر احمدی کا جو پہلا مقصد ہونا چاہیئے وہ اللہ تعالیٰ کو حاصل کرنا ہے اور اس کے لئے سب سے بنیادی چیز اس کی عبادت ہے۔

سوال: جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کس طرح نوازتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا (الطلاق: 3) اور جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا۔ اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ نکال دے گا اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اس کو رزق آنے کا خیال بھی نہیں ہوگا۔

سوال: عبادت کے لائق کون ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: عبادت کے لائق وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ یعنی زندہ رہنے والا وہی ہے، اسی سے دل لگاؤ۔ پس ایمانداری تو یہی ہے کہ خدا سے خاص تعلق رکھا جائے اور دوسری سب چیزوں کو اس کے مقابلہ میں ہیچ سمجھا جائے اور جو شخص اولاد کو یا والدین کو یا کسی اور چیز کو ایسا عزیز رکھے کہ ہر وقت انہیں کا فکر رہے تو وہ بھی ایک بت پرستی ہے۔ بت پرستی کے یہی تو معنی نہیں کہ ہندوؤں کی طرح بت لے کر بیٹھ جائے اور اس کے آگے سجدہ کرے۔ حد سے زیادہ پیار و محبت بھی عبادت ہی ہوتی ہے۔ جب انتہا درجہ تک کسی کا وجود ضروری سمجھا جاتا ہے تو وہ معبود ہو جاتا ہے اور یہ صرف خدا تعالیٰ ہی کا وجود ہے جس کا کوئی بدل نہیں۔ کسی انسان یا اور مخلوق کے لئے ایسا نہیں کہہ سکتے۔

سوال: تقویٰ کے حصول کیلئے ہر احمدی کو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہر احمدی کا فرض ہے کہ تقویٰ کے حصول کے لئے عبادت کرے اور تقویٰ کے حصول کے لئے ہی قرآن کریم پڑھے اور پڑھائے، قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرنے والا بنے۔

سوال: ہر ایک احمدی کو کس بات کا جائزہ لینا چاہیئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہر ایک احمدی کو اپنا جائزہ لینا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر کیا روحانی تبدیلی ہم میں پیدا ہوئی ہے۔

سوال: حضور انور نے کیسی محبت کو شرک کہا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: کسی سے بھی ضرورت سے زیادہ محبت یا اپنے کسی کام میں بھی ضرورت سے زیادہ غرق ہونا اس حد تک Involve ہو جانا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہوش ہی نہ رہے، یہ شرک ہے۔

سوال: خدا تعالیٰ کو ہماری عبادتوں سے کوئی فائدہ نہیں بلکہ ہمیں ہی اس سے فائدہ ہے اسکے متعلق قرآن کریم میں کیا بیان ہوا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: خدا تعالیٰ کو تو اس بات کی مطلق پرواہ نہیں ہے کہ تم اس کی طرف میلان رکھو یا نہ۔ وہ فرماتا ہے کہ قُلۡ مَا یَعۡبَؤُا بِکُمۡ رَبِّیۡ لَوۡ لَا دُعَآؤُکُمۡ (سورۃ الفرقان آیت: 78) کہ اگر اس کی طرف رجوع رکھو گے تو تمہارا ہی اس میں فائدہ ہوگا۔

سوال: انسان کی پیدائش کی اصل غرض ع غایت کیا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: خدا تعالیٰ نے انسان کو اسلئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے۔

سوال: خدا تعالیٰ کی ضرورت کی بابت حضرت مسیح موعودؑ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: غرض کہ ہر آن اور پل میں اس کی طرف رجوع کی ضرورت ہے اور مومن کا گزارا تو ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کا دھیان ہر وقت اس کی طرف لگا نہ رہے۔

سوال: ہمیں اپنے آپ کو کس طرح بنانا ہوگا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ایک پھل اور سایہ دار درخت کی طرح اپنے وجود کو بنانا چاہیئے تا کہ مالک بھی خبر گیری کرتا رہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قُلۡ مَا یَعۡبَؤُا بِکُمۡ رَبِّیۡ لَوۡ لَا دُعَآؤُکُمۡ والا الہام کب ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک نظارہ دکھایا گیا کہ بہت ساری بھیڑیں ہیں جو ایک لائن میں ذبح کی ہوئی پڑی ہیں اور آواز آتی ہے قُلۡ مَا یَعۡبَؤُا بِکُمۡ رَبِّیۡ لَوۡ لَا دُعَآؤُکُمۡ اور پھر ساتھ ہی یہ کہا گیا کہ تم کیا ہو، گونہہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہونا۔ اللہ تعالیٰ کو تمہاری کیا پرواہ ہے۔

سوال: ہر احمدی کو کس بات کی کوشش کرنی چاہیئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہیئے کہ اس سے وہ عمل سرزد ہوں اور وہ عبادتیں عمل میں آئیں جو اللہ کی رضا حاصل کرنے والی ہوں۔

سوال: مسلمانوں کی ترقی کب تک نہیں ہو سکتی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب تک مسلمان قرآن کریم کے پورے متبع اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔

سوال: قرآن کریم کی راہنمائی حاصل کرنیوالے کون ہونگے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: خاص طور پر جو تقویٰ میں بڑھنے والے ہونگے وہی قرآن کریم سے رہنمائی حاصل کرینگے۔

سوال: قرآن کریم پڑھانے سے کسطرح کا ثواب ملتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بھی کوئی قوم قرآن کریم پڑھنے کے لئے اور ایک دوسرے کو پڑھانے کے لئے خدا تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اکٹھی ہوتی ہے تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کے گرد حلقے بنا لیتے ہیں۔

سوال: جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کیا کرتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں اپنے بندوں کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرتا ہوں جیسا وہ میرے بارے میں گمان کرتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو مَیں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو مَیں اس سے بہتر مجلس میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔

سینوں میں اپنے موجزن ہر لحظہ روحِ بلال ہو

راشدہ تنویر قادیان

نئے سال کی آمد پر لکھی گئی ایک خوبصورت نظم جس کی اشاعت میں قدرے تاخیر ہوگئی ہے تاہم اُمید ہے کہ قارئین اسے دلچسپی سے پڑھیں گے اور محظوظ ہونگے☆

اَے خدا! اب کے جو آئے کاش ایسا سال ہو ❁ ہو خوشی ہر عروج پر اور ہر اک غم پر زوال ہو
بہتری ہو ہر عمل میں ، علم میں ہو پختگی ❁ سوچ بھی ہووے بلند تر، ظرف بھی با کمال ہو
کر متاعِ دیں عطا اور خیر بھی دنیا کی ہر ❁ وہ خزائن کہ لٹا کر جن کو کچھ نہ ملال ہو
رُت جو بدلے دن بھی بدلیں اور خواہ بدلیں یہ سال ❁ حق تیرے پہلے ادا ہوں اوّل یہ ہی خیال ہو
تو نے جس کو ہے چنا ہم ہوگئے اس کے مطیع ❁ پس اُسی کے قدم پر اپنا قدم ہر حال ہو
ظاہری خوبصورتی کی چاہ نہ ہو ہرگز ہمیں ❁ تقویٰ سے نکھرا ہو جو حاصل وہ حسن و جمال ہو
وار دشمن کے نہ ہرگز چوٹ کچھ دے پائیں گے ❁ قرب جو تیرا ہمیشہ ہی بنا اک ڈھال ہو
تیری راہ میں جان و مال و آبرو کر دیں فدا ❁ بک گئے جب کیونکر پھر سود و زیاں کا سوال ہو
اے وُدُود! تو بخش دے وہ شوق و جذبہ و جنوں ❁ سینوں میں اپنے موجزن ہر لحظہ روحِ بلال ہو

......☆......☆......☆......

اعلان برائے اسامی سول انجینئر صدر انجمن احمدیہ قادیان

شرائط

1-امیدوار کی عمر 38 سال سے زائد نہ ہو۔ اور اردو، انگریزی زبان پر عبور حاصل ہو۔

2-امیدوار ہوشیار اور پیشہ وارانہ صلاحیت کا حامل ہو اُمیدوار نے سول انجینئرنگ میں ڈگری حاصل کی ہوئی ہو نیز بلنگ مواد و مقدار و تخمینہ کی reconciliation کے بارہ میں 3 سے 5 سال کا تجربہ ہو۔

2- Candidate should be a smart professional with degree in civil engineering (3 to 5 years experience) in billing ,reconciliation of material and quantity estimation.

3-امیدوار سائٹ پر نیز ورک آرڈر، معاہدے اور تخمینہ کی مقدار کے مطابق بل چیکنگ کا ہنر جانتا ہو۔

3-Bill Checking on site as well as in accordance with work order/ agreement and estimated quantities

4-تکمیل شدہ کاموں کیلئے اصل بمقابلہ نظریاتی مقدار کا موازنہ کر سکتا ہو۔ تعمیرات سے متعلق نقشے پڑھ اور سمجھ سکتا ہو۔

4- Make a comparison of actual vs,theoretical quantities for projects completed.

5-اُمیدوار تخمینہ لگانے، بل بنانے، قیمتوں کا تجزیہ، بل کا تخمینہ، لاگت، اور ٹھیکیداروں کے بلوں کی چیکنگ، تصدیق اور منظوری و معاہدہ کرانے میں مہارت رکھتا ہو۔

5- Should be well versed with making estimations ,preparation of bills and reconciliation,rate analysis,bill estimation ,Costing,preparation of bill of quantities (BOQ),checking ,verification and approval of bills of contractors,contract submittals.

6-اُمیدوار دُور دراز مقامات پر سفر کیلئے موزوں ہو۔

6- Must be suitable for travel if required to visit remote locations.

7-مختلف چیزوں کے بارہ میں پڑتال کرتے ہوئے ڈیٹیل کے ساتھ تجزیہ دینے کی مہارت ہو نیز کمپیوٹر میں MS Excel ,AUTOCAD کا صحیح علم رکھتا ہو۔

7-Should have good analytical and communication skills,must have proper knowledge MS Excel,AUTOCAD

8-ہفت روزہ اخبار بدر میں شائع آخری اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں موصول ہونگی انہیں پر غور ہوگا۔

9-انٹرویو میں کامیابی کی صورت میں امیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی امیدوار خدمت کا اہل ہوگا جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوگا۔

10- سلیکشن کی صورت میں امیدوار کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

11-سفر خرچ قادیان آمد و رفت امیدوار کے اپنے ذمہ ہوں گے۔

نوٹ:-انٹرویو کی تاریخ سے امیدواران کو بعد میں مطلع کیا جائیگا۔ مزید معلومات کے لئے رابطہ کریں

نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان پن کوڈ-143516

موبائل: 09682587713,09646351280 دفتر: 01872-501130

E-mail: diwan@qadian.in

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر10999: میں حسینہ بیگم زوجہ مکرم سنور احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 65 سال تاریخ بیعت 1965 ساکن بھسنہ گاؤں B.D.O. Para پوسٹ آفس قمرپول ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ، صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 5 گرام 22 کیریٹ حق مہر 1500 ادا شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: منور احمد الامۃ: حسینہ بیگم گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر11000: میں تسلیمہ بی بی زوجہ مکرم الطا کیریٹب حسین ملّا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 21 مارچ 1982 تاریخ بیعت 2000 ساکن احمدیہ مسجد متھورہ پوراتر درگاپور ضلع ساؤتھ 24، صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 4 گرام 22 کیریٹ، حق مہر 50 روپے ادا شد (جماعت میں داخل ہونے سے قبل شادی ہوگئی تھی)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: الطاف حسین ملا الامۃ: تسلیمہ بی بی گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر11001: میں عتیقہ روشن بنت مکرم روشن دین صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 3 مئی 2003 پیدائشی احمدی ساکن: جماعت احمدیہ ڈنگوہ تحصیل کھناری ضلع اونہ صوبہ ہماچل بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 دسمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشیر مبشر الامۃ: عتیقہ روشن گواہ: مکرم عبدالکریم

مسل نمبر11002: میں امۃ النور بنت مکرم گلزار محمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 23 جولائی 2005 پیدائشی احمدی ساکن جماعت احمدیہ ڈنگوہ تحصیل گھناری ضلع اونہ صوبہ ہماچل بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 دسمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشیر مبشر الامۃ: امۃ النور گواہ: شبیر احمد بھٹی

مسل نمبر11003: میں صابرہ ایم کے زوجہ مکرم اسماعیل کنجوبی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 16 مئی 1991 پیدائشی احمدی ساکن دار الطیّبہ کگّا کوڈ ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 اکتوبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 120 گرام سونا 22 کیریٹ بشمول حق مہر۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان نصیر الامۃ: صابرہ ایم کے گواہ: اسماعیل کنجوبی

مسل نمبر11004: میں اسماعیل کنجوبی ولد مکرم آئی بشیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 25 مئی 1983 تاریخ بیعت 2003 ساکن دار الطیّبہ kollam،kakkodu بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 اکتوبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 6 سینٹ زمین رہائشی مکان۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 30000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی رحیم العبد: اسماعیل کنجوبی گواہ: سلطان نصیر

مسل نمبر11005: میں فیاض احمد ولد مکرم ہاشم خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈرائیور تاریخ پیدائش 5 فروری 1980 پیدائشی احمدی ساکن محمودہ باد پوسٹ آفس کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 دسمبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ڈیڑھ گونٹھ سرکاری گوچر زمین پر دو کمرے پر مشتمل ایک مکان۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 12000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ادریس خان العبد: فیاض احمد گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر11006: میں کمال احمد ولد مکرم طاہر محمود اے صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 13 فروری 2002 پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ مسلم مشن 205 نئی پارک سٹریٹ کلکتہ صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 دسمبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر محمود العبد: کمال احمد گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر11007: میں امۃ الشافی بنت مکرم او ایچ نواز صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 17 جولائی 2005 پیدائشی احمدی ساکن فورٹ کوچی ضلع ارناکولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 اکتوبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان نصیر الامۃ: امۃ الشافی گواہ: محمد حنیف

مسل نمبر11008: میں سی کے امینہ زوجہ مکرم ایم بی ابوبکر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن murriyath فورٹ کوچی ضلع ارناکولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 اکتوبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان نصیر الامۃ: سی کے امینہ گواہ: محمد حنیف

مسل نمبر11009: میں شائستہ نثار بنت مکرم جے ایچ نثار صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن mattanchery ضلع ارناکولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 اکتوبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 14 گرام طلائی زیور 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان نصیر الامۃ: شائستہ نثار گواہ: محمد حنیف

مسل نمبر11010: میں جنت الفردوس پی زوجہ مکرم سیّد عبدالودود صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 24 اپریل 1989 پیدائشی احمدی ساکن پتھہ پیریم، کروکنّو صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ 50000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان نصیر الامۃ: جنت الفردوس سی پی گواہ: سیّد عبدالودود

مسل نمبر11011: میں مسرور احمد سی کے ولد مکرم انور سی کے صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 25 فروری 2004 پیدائشی احمدی ساکن چینن کلنگارا ایچ، ضلع پتھہ پیریم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 نومبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان نصیر العبد: مسرور احمد سی کے گواہ: محمد ظفر

مسل نمبر11012: میں محمد ظفر ولد مکرم بشیر این صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 14 اگست 2001 پیدائشی احمدی ساکن نامبرا کاراکنّو ضلع پتھہ پیریم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 نومبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی خاکسار کی اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد

پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان نصیر　　العبد: محمد ظافر　　گواہ: مسرور احمد

مسل نمبر 11013: میں امتہ الرؤف این اے بنت مکرم پی وی نصیر احمد قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرؤف کرونا گا پلی پوسٹ آفس کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 اکتوبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان نصیر　　الامۃ: امتہ الرؤف　　گواہ: شفیق ایس

مسل نمبر 11014: میں ڈاکٹر سیدہ امتہ الحسیب زوجہ مکرم ایس کے جاوید احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈاکٹر تاریخ پیدائش 26 مئی 1982 پیدائشی احمدی ساکن 3rd cross ist stage نزد B.E.D College شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 دسمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 25000 روپے وصول شد۔ 17 گرام سونا 18 کیریٹ، 50 گرام چاندی، ڈائمنڈ بینگل ایک عدد، انگوٹھی، کان کی بالی ایک عدد قیمت 96000 روپے، Honda Avtiva قیمت 30000 روپے (ماڈل 2016)۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 29000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عبید اللہ قریشی　　الامۃ: ڈاکٹر سیدہ امتہ الحسیب　　گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 11015: میں دانیہ شاہ جہان بنت شاہ جہان ڈی ایچ قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن ہاؤس نمبر 3/387، عبید روڈ، فورٹ کوچی صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان نصیر　　الامۃ: دانیہ شاہ جہان　　گواہ: محمد حنیف

مسل نمبر 11016: میں Shiyas Ahmed A ولد مکرم عبد العزیز صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 9 اکتوبر 2007 پیدائشی احمدی ساکن سلیمانہ منزل کاراکنّو صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 نومبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد　　العبد: Shiyas Ahmed A　　گواہ: سلطان نصیر

مسل نمبر 11017: میں محمود احمد ولد مکرم ایم بی ابوبکر صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن مُریتھ Fort kochi ضلع ایرنا کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 اکتوبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان نصیر　　العبد: محمود احمد　　گواہ: محمد حنیف

مسل نمبر 11018: میں Safar A.S ولد مکرم شہیر اے اے قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 2 اگست 2000 پیدائشی احمدی ساکن 4/318 Mattanchery ضلع Ernakulam صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 اکتوبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان نصیر　　العبد: Safar A.S　　گواہ: محمد حنیف

مسل نمبر 11019: میں ماز یہ صدف بنت مکرم ایس کے جاوید احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 25 اپریل 2006 پیدائشی احمدی ساکن 3rd Cross Ist Main R.M.L.Nagar شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 دسمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 204 گرام سونا 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عبید اللہ قریشی　　الامۃ: ماز یہ صدف　　گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 11020: میں مظہر احمد ولد مکرم افضل خان صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 26 جنوری 2003 پیدائشی احمدی ساکن: نزد ڈوڈمپا مندر Jakur Layout بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 دسمبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمیم احمد غوری　　العبد: مظہر احمد　　گواہ: طارق احمد

مسل نمبر 11021: میں افضل خان ولد مکرم انصری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 38 سال تاریخ بیعت 1998 ساکن ڈوڈامامندر jakur layout بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 ستمبر وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک عدد مکان رقبہ 13x18 خسرہ نمبر 772 ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار 7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمیم احمد غوری　　العبد: افضل خان　　گواہ: طارق احمد

مسل نمبر 11022: میں سلینہ ایم زوجہ مکرم صدیق احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 30 مئی 1973 پیدائشی احمدی ساکن، Pilavilayil کرونا گا پلی، صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 اکتوبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شفیق ایس　　الامۃ: سلینہ ایم　　گواہ: سلطان نصیر

مسل نمبر 11023: میں حنیف احمد ایم پی ولد مکرم پارکاٹ کمال صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 1 جون 1952 پیدائشی احمدی ساکن اَنُوگرہ، کمبم، کوڈالی ضلع کنّور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 دسمبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 50 سینٹ زمین 106-56 :Block/TP No 004/1458 میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: این شفیق احمد　　العبد: حنیف احمد ایم پی　　گواہ: حسن سی ایم

مسل نمبر 11024: میں سائرہ الیاس عرف سکینہ زوجہ حنیف احمد ایم پی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 18 اگست 1958 پیدائشی احمدی ساکن انوگرہ کمبم کوڈالی ضلع کنّور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 دسمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 26 سینٹ زمین 107-76 Block 004/TP No 1459 22 carrat - زیورات طلائی: کل وزن 128 گرام، ایک چین لاکٹ کے ساتھ 28 گرام، ایک نیکلس 24 گرام، ایک چین 40 گرام، بینگل ایک عدد 16 گرام، بریسلٹ ایک عدد 5 گرام۔ 5 عدد انگوٹھیاں 15 گرام، تمام زیورات 22 کیریٹ حق مہر 2.5 پاوان سونا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حنیف احمد ایم پی　　الامۃ: سائرہ الیاس عرف سکینہ　　گواہ: شبیب حنیف

مسل نمبر 11025: میں ایم نصرت اللہ احمدی ولد مکرم ایم صبغۃ اللہ احمدی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ زمیندار عمر 54 سال پیدائشی احمدی ساکن 26Alfred Street Richmond Town Banglore صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 نومبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ تین عدد فلیٹ خاکسار کے غیر منقولہ جائیداد ہیں جس کی تفصیل اس طرح سے ہے۔ دار السلام DeepAK Flat نمبر 26/6 رقبہ 1200 sqft، دار السلام فلیٹ نمبر 26/12 رقبہ 600sqft، دار السلام فلیٹ نمبر 26/18 رقبہ 600sqft۔ میرا گزارہ آمد از زمینداری ماہوار 32000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید شارق مجید　　العبد: ایم نصرت اللہ احمد　　گواہ: کے وی محمد طاہر

......☆......☆......☆......

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 72 Thursday 13 - April - 2023 Issue. 15

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

ہمارے نزدیک تو مؤمن وہی ہے جو قرآن شریف کی سچی پیروی کرے اور قرآن شریف کو ہی خاتم الکتب یقین کرے

فلسطین میں آجکل بڑا فساد برپا ہے، فلسطین کے مسلمانوں کے لئے بھی دعا کریں، اللہ تعالیٰ انہیں ظالموں کے ظلم سے بچائے اور مسلم دنیا کے لیڈروں کو بھی عقل دے کہ وہ اپنے مفادات سے باہر نکل کر مسلمانوں کے عمومی مفادات کی حفاظت کرنے والے ہوں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 7/اپریل 2023ء بمقام مسجد بیت الفتوح یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دین و شریعت کو کامل اور مکمل کیا تو قرآن کریم میں یہ اعلان فرمایا: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا کہ آج کے دن مَیں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت تمام کردی ہے اور مَیں نے اسلام کو تمہارے لیے دین کے طور پر پسند کرلیا۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ اُن کے لیے ایک کامل اور مکمل شریعت عطا فرمائی۔

جب اللہ تعالیٰ اِس تعلیم کے متعلق اَکْمَلْتُ کا اعلان فرماتا ہے تو اِس کا مطلب ہے کہ انسان کی تمام تر صلاحیتیں خواہ اخلاقی، روحانی یا جسمانی ہوں اِن کا حصول قرآن کریم پر عمل کرنے سے ہی ہوسکتا ہے اور اَتْمَمْتُ کہہ کر یہ اعلان پوری قوت سے فرما دیا کہ جو کچھ بھی انسان کی ضروریات تھیں اُن کو ہر لحاظ سے پورا کرنے والا صرف قرآن کریم ہے، کوئی ایسی ضرورت نہیں جس کا قرآن کریم نے احاطہ نہ کیا ہو چاہے وہ انسان کی مادی ضروریات ہیں یا روحانی اور اخلاقی معیاروں کو حاصل کرنے کے ذرائع اور طریقے ہیں۔

اِس آیت کے ساتھ قرآن کریم نے یہ اعلان فرما دیا کہ اب انسان کی بقا اِس تعلیم کے ساتھ ہی وابستہ ہے اور یہ تعلیم کُل زمانہ اور تمام دنیا کے انسانوں کے لیے ہے۔ اور قرآن کریم سے پہلے نازل ہونے والی ساری تعلیمات جو مختلف انبیاء پر اُتریں وہ وقتی اور اُس زمانہ کے لحاظ سے تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس کی وضاحت میں اعلان فرمایا کہ اِس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کی بعثت کا مقصد بھی پورا ہو گیا اور آپؐ ہی وہ کامل اور آخری نبی ہیں جن پر اِس کمال درجہ کی شریعت نازل ہوئی۔

معترضین اعتراض کرتے ہیں کہ جب یہ عقیدہ ہے اور قرآن کریم کو آخری شریعت اور آنحضرتؐ کو آخری نبی مانتے ہیں تو پھر مسیح موعودؑ کے دعاوی کی کیا حیثیت ہے اور آپؑ کے اِس زمانہ میں آنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ تو اِس کا جواب آپؑ نے ایک جگہ اِس طرح بھی بیان فرمایا ہے کہ اگر تم اسلامی تعلیم پر عمل کر رہے ہوتے تو پھر بے شک میرے آنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی لیکن زمانہ کی عمومی حالت اور خاص طور پر مسلمانوں کی اپنی حالت اِس بات کا اعلان کر رہی ہے کہ کسی معلّم کی ضرورت ہے۔

آپؑ نے اپنے لٹریچر، تحریرات اور کتب میں ہر جگہ یہ فرمایا ہے کہ مَیں آنحضرتؐ کی غلامی میں آپؐ کی شریعت اور دین اور قرآن کریم کی تعلیم کو دُنیا میں پھیلانے آیا ہوں۔ یہی کام ہے جسے آپؑ نے سرانجام دیا اور اِسی کے جاری رکھنے کے لیے جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا اور یہی کام ہے جو جماعت احمدیہ آپؑ کے لٹریچر اور آپؑ کی بیان کردہ قرآنی تفسیر کے مطابق کر رہی ہے۔ پس اِس بات پر ہر احمدی کو غور کرنا چاہیے کہ اِس مقصد کو ہم کس حد تک پورا کر رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ دس شرائطِ بیعت میں بھی یہ بات شامل ہے کہ قرآن کریم کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کروں گا۔ پس اگر ہم میں سے ہر ایک اس رمضان میں اس ہدایت پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لے تو نہ صرف ہم اپنی روحانیت میں ترقی کرنے والے ہوں گے بلکہ ہمارا معاشرہ بھی جنت نظیر معاشرہ بن جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: قرآن شریف جیسے مراتب علمیہ میں اعلیٰ درجہ کمال تک پہنچا تا ہے ویسا ہی مراتب عملیہ کے کمالات بھی اسی کے ذریعہ سے ملتے ہیں اور آثار و انوار قبولیت حضرت احدیت اُنہیں لوگوں میں ظاہر ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ظاہر ہوتے ہیں جنہوں نے اِس پاک کلام کی متابعت اختیار کی ہے۔ پس طالب حق کے لئے یہی دلیل جس کو وہ بچشم خود معائنہ کرسکتا ہے کافی ہے یعنی یہ کہ آسمانی برکتیں اور ربانی نشان صرف قرآن شریف کے کامل تابعین میں پائے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : فرقان مجید نے اپنی فصاحت اور بلاغت کو صداقت اور حکمت اور ضرورت حقہ کے التزام سے ادا کیا ہے اور کمال ایجاز سے تمام دینی صداقتوں کا احاطہ کر کے دکھایا ہے۔ چنانچہ اس میں ہر یک مخالف اور منکر کے ساکت کرنے کے لئے براہین ساطعہ بھری پڑی ہیں اور مؤمنین کی تکمیل یقین کے لئے ہزارہا دقائق حقائق کا ایک دریا، عمیق اور شفاف اس میں بہتا ہوا نظر آتا ہے۔ جن امور میں فساد دیکھا ہے انہی کی اصلاح کے لئے زور مارا ہے جس شدت سے کسی افراط یا تفریط نے غلبہ پایا ہے اسی شدت سے اس کی مدافعت بھی کی ہے۔ مذاہب باطلہ کے ہر ایک وہم کو مٹایا۔ کوئی صداقت نہیں ہے جس کو بیان نہیں کیا۔ کوئی فرقہ ضالہ نہیں ہے جس کا ردّ نہیں لکھا۔ اور پھر کمال یہ کہ کوئی کلمہ نہیں کہ بلا ضرورت لکھا ہو اور کوئی بات نہیں کہ بے موقع بیان کی ہو اور کوئی لفظ نہیں کہ لغو طور پر تحریر پایا ہو اور پھر باوصف انتظام ان امور کے فصاحت کا وہ مرتبہ دکھلایا جس سے زیادہ تر متصور نہیں ہوسکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : جب ایک منصف قرآن شریف کو دیکھے تو فی الفور اسے معلوم ہوگا کہ اس قدر حجم میں قلیل المقدار ہے کہ انسان صرف تین چار پہر کے عرصہ میں ابتدا سے انتہا تک بفراغ خاطر اس کو پڑھ سکتا ہے۔ اب دیکھنا چاہئے کہ یہ بلاغت قرآنی کس قدر بھارا معجزہ ہے کہ علم کے ایک بحرِ ذخار کو تین چار جز میں لپیٹ کر دکھلا دیا۔ اور حکمت کے ایک جہان کو صرف چند صفحات میں بھر دیا۔ کیا کبھی کسی نے دیکھا یا سنا کہ اس قدر قلیل الحجم کتاب تمام زمانہ کی صداقتوں پر مشتمل ہو؟ کیا عقل کسی عاقل کی انسان کے لئے یہ مرتبہ عالیہ تجویز کرسکتی ہے کہ وہ تھوڑے سے لفظوں میں ایک دریا حکمت کا بھر دے جس سے علم دین کی کوئی صداقت باہر نہ ہو۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہاں قرآن کا وید سے موازنہ کر رہے تھے اور ثابت فرمایا کہ وید میں تو ایسا بیان ہی نہیں جو قرآن کریم میں ہے۔ اور پھر لمبی عبارتیں ہیں وید کی جنہیں پڑھنا ہی مشکل ہے۔ آپ نے ہر مذہب کو چیلنج کیا تھا کہ آؤ میں یہ سب خوبیاں تمہیں قرآن کریم میں دکھاتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ جس نے اس طرح دنیا کو چیلنج کیا ہو۔ پھر بھی ہم پر الزام کہ نعوذ باللہ ہم قرآن کریم کی توہین کرنیوالے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

ہمارے نزدیک تو مؤمن وہی ہے جو قرآن شریف کی سچی پیروی کرے اور قرآن شریف کو ہی خاتم الکتب یقین کرے۔ اور اسی شریعت کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے تھے اسی کو ہمیشہ تک رہنے والی مانے اور اس میں ایک ذرہ بھر اور ایک شعشہ بھی نہ بدلے اور اس کی اتباع میں فنا ہو کر اپنا آپ کھو دے اور اپنے وجود کا ہر ذرّہ اسی راہ میں لگائے عملاً اور علماً اس کی شریعت کی مخالفت نہ کرے تب پکا مسلمان ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک ہم اس میں پورا اترتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم کے آخری کتاب ہونے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : قرآن شریف ایسے زمانے میں آیا تھا کہ جس میں ہر ایک طرح کی ضرورتیں جن کا پیش آنا ممکن ہے، پیش آ گئی تھیں۔ یعنی تمام امور اخلاقی اور اعتقادی اور قولی اور فعلی بگڑ گئے تھے اور ہر ایک قسم کا افراط اور تفریط اور ہر ایک نوع کا فساد اپنے انتہا کو پہنچ گیا تھا۔ اس لئے قرآن شریف کی تعلیم بھی انتہائی درجہ پر نازل ہوئی۔ پس انہی معنوں سے شریعت فرقانی مکمل ٹھہری اور پہلی شریعتیں ناقص رہیں کیونکہ پہلے زمانوں میں وہ مفاسد کہ جن کی اصلاح کے لئے الہامی کتابیں آئیں وہ انتہائی درجہ پر نہیں پہنچے تھے اور قرآن شریف کے وقت میں وہ سب اپنے انتہا کو پہنچ گئے تھے۔ فرمایا: پہلی کتابیں اگر ہر ایک طرح کے خلل سے محفوظ بھی رہتیں پھر بھی وہ بوجہ ناقص ہونے تعلیم کے، ضرور تھا کہ کسی وقت کامل تعلیم یعنی فرقان مجید ظہور پذیر ہوتا۔ مگر قرآن شریف کے لئے اب یہ ضرورت پیش نہیں کہ اس کے بعد کوئی اور کتاب بھی آوے کیونکہ کمال کے بعد اور کوئی درجہ باقی نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : آج روئے زمین پر سب الہامی کتابوں میں سے ایک فرقان مجید ہی ہے کہ جس کا کلامِ الٰہی ہونا دلائل قطعیہ سے ثابت ہے۔ جس کے عقائد ایسے کامل اور مستحکم ہیں جو براہین قویہ ان کی صداقت پر شاہد ناطق ہے جس کے احکام حق محض پر قائم ہیں۔ جس کی تعلیمات ہر یک طرح کی آمیزش شرک اور بدعت اور مخلوق پرستی سے بکلی پاک ہیں۔ جس میں توحید اور تعظیم الٰہی اور کمالات حضرت عزت کے ظاہر کرنے کے لئے انتہا کا جوش ہے۔ جس میں یہ خوبی ہے کہ سراسر وحدانیت جنابِ الٰہی سے بھرا ہوا ہے اور کسی طرح کا دھبہ نقصان اور عیب اور نالائق صفات کا ذاتِ پاک حضرت باری تعالیٰ پر نہیں لگاتا اور کسی اعتقاد کو زبردستی تسلیم کرانا نہیں چاہتا بلکہ جو تعلیم دیتا ہے اس کی صداقت کی وجوہات پہلے دکھلا لیتا ہے اور ہر ایک مطلب اور مدعا کو حجج اور براہین سے ثابت کرتا ہے۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا : اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم پر حقیقی طور پر عمل کرنے والا، اس کو سمجھنے والا اور اپنی زندگیاں اسکے مطابق گزارنے والا بنائے۔ رمضان کے بعد بھی اس نعمت سے فیض اٹھانے کی اسی طرح کوشش کرتے رہیں جس طرح رمضان میں کر رہے ہیں۔ رمضان میں جماعت کے مخالفین کے شر سے بچنے کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر شریر کے ہاتھ کو روکے اور ان کی پکڑ کے سامان فرمائے۔ دنیا کے فتنہ وفساد سے بچنے کے لئے بھی عمومی طور پر بہت دعا کریں۔ اسی طرح فلسطین میں بھی آجکل بڑا فساد برپا ہے فلسطین کے مسلمانوں کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ظالموں کے ظلم سے بچائے اور مسلم دنیا کے لیڈروں کو بھی عقل دے کہ وہ اپنے مفادات سے باہر نکل کر مسلمانوں کے عمومی مفادات کی حفاظت کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس رمضان میں ہمارے لئے رحمتوں اور برکتوں کے دروازے پہلے سے بڑھ کر کھولے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad